آیت ختم نبوت کے بارے مرزائیوں کے شبہات کے ایک سو دس (۱۱۰)
جوابات اور منفرد اسلوب پر مشتمل علمی و تحقیقی مقالہ
اَلْحَقُّ الْمُبِیْن فِی تَفْسِیْرِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن
معروف بہ
آیتِ ختم نبوت وردِّ مرزائیت
بفیضانِ نظر
شہید ختم نبوت، اجمل العلماء
پیر سید محمد اجمل گیلانی
مصنف
محقق اہلسنّت
مفتی سجاد علی فیضی
تحریک فدایان ختم نبوت (پاکستان)

آیت ختم نبوت کے بارے مرزائیوں کے بیس شبہات کے ایک سو دس (۱۱۰)
جوابات اور منفرد اسلوب پہ مشتمل علمی و تحقیقی مقالہ

اَلْحَقُّ الْمُبِیْن فِیْ تَفْسِیْرِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن

معروف بہ

آیتِ ختم نبوت وردِّ مرزائیت

بفیضانِ نظر
شہید ختم نبوت، اجمل العلماء
پیر سید محمد اجمل گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف
محقق اہلسنّت مفتی
سجاد علی فیضی

نام کتاب ...... اَلْحَقُّ الْمُبِیْن فِی تَفْسِیْرِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْن
معروف بہ
آیت ختم نبوت وردِّ مرزائیت

مصنف ...... محقق اہلسنّت علامہ سجاد علی فیضی

پسند فرمودہ ...... پیر سیّد رضا حسین شاہ صاحب قندھاری مدظلہ

نظر ثانی مولانا محمد عمران فیضی صاحب مدرس جامعہ فیضیہ

تاریخ اشاعت اوّل ...... ستمبر ۲۰۲۰

صفحات ۱۴۴

تعداد ۱۱۰۰

کمپوزنگ و ڈیزائننگ سبحان کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز فیصل آباد 0301-7008928

ملنے کے پتے

- ...... دار العلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالا فیصل آباد فون نمبر: 0332-3409714
- ...... مکتبہ شہید ختم نبوت، جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ)
  فون نمبر: 0333-3333044
- ...... المدینہ لائبریری P-90 بازار نمبر 2 مرضی پورہ نڑوالا روڈ فیصل آباد
  فون نمبر: 0321-7031640
- ...... جامعہ حنفیہ ۴۳۷ گ ب کرول سمندری (فیصل آباد)
  فون نمبر: 0344-8672550
- ...... جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور فون نمبر 0316-3040321, 0333-4183350

ترانہ ختم نبوت

اعلان مصطفیٰ کا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
احسان یہ خدا کا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

جان ہے ایمان کی شان ہے قرآن کی
فیصلہ قضا کا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

آفتوں کے دور میں پر امن بے خطر
نام سیدھی راہ کا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

مصطفیٰ ہیں اوّلین مصطفیٰ ہیں آخریں
کہنا انبیاء کا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

دین کی ناموس کا قوم کی حیات کا
آسرا بقاء کا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

بدر کا حنین کا اُحد کا حسین کا
پیغام کربلا کا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

مسیلمہ شیطان کا مرض قادیان کا
علاج ہر بلا کا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

فیضیؔ لاکھ جان سے کیوں نہ جانثار ہو
تاج مصطفیٰ کا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(از مصنف)

احوالِ واقعی

استاذی مکرم، سلطان الادب، جامع المعقول والمنقول علامہ غلام نصیر الدین چشتی صاحب زید شرفہ شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور نے (آپ کی زیارت و ملاقات کے وقت) کئی بار فقیر کو ترغیباً ارشاد فرمایا کہ "مرزائیوں کی کتاب احمدیہ پاکٹ بک کا جواب لکھیں۔" (کیونکہ وہ حضرات اس کتاب کو بڑا مدلل اور اپنے مذہب کا انسائیکلوپیڈیا سمجھتے ہیں)

پھر

رمضان شریف ۲۰۱۸ء میں راقم نے ۹۲ ٹی وی چینل کے پروگرام نورِ قرآن میں عقیدہ ختم نبوت پر بالدلائل تفصیلی گفتگو کی۔ جس کے بعد پروگرام کے اینکر جناب ڈاکٹر مجاہد احمد صاحب نے مجھے ایک تحریر واٹس ایپ کی جس میں مرزائیوں کی طرف سے اجرائے نبوت (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی نبوت جاری ہے، نعوذ باللہ) کے دلائل تھے۔

ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ ان کا جواب مانگا گیا ہے۔ بحمد اللہ راقم نے ان کا جواب دیا۔

یونہی:

ایک علمی نشست میں بیٹھے ہوئے مناظر اسلام علامہ کاشف اقبال مدنی صاحب (حال مقیم ستیانہ بنگلہ فیصل آباد پاکستان) فرمانے لگے کہ مرزائی حضرات کہتے ہیں کہ تم لوگ اپنی تحریروں اور تقریروں میں صرف اور صرف ہمیں گالیاں دیتے ہو۔ اجرائے نبوت پر پیش کئے گئے ہمارے سینکڑوں دلائل کا جواب نہیں دیتے، نہ ہی دے سکتے ہو۔

کاشف صاحب کہنے لگے کہ یہ کام بہت اہم ہے اور فوراً کرنا چاہئے۔ اس لئے آپ یہ ذمہ داری لیں۔

یہ اور اس جیسے دیگر کئی اسباب تھے جنہوں نے مجھ فقیر بے مایہ کے دِل میں نہ تھمنے والی ایک تحریک پیدا کر دی۔ پھر رب تعالیٰ سے اس پاک مشن کے لئے توفیق رفیق چاہی اور اپنے آقا و مولا تاجدار ختم نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تسہیل و تکمیل اور شرح صدر کیلیئے استغاثہ کیا۔

اور اس بابت مرزائیوں کے پیش کردہ دلائل کو یکجا کر کے جب انفرادی طور پر ان میں سے ہر دلیل کے جوابات لکھے جانے لگا تو وہ تقریباً ۱۵۰۰ تک پہنچ گئے اور مسودہ بھی کافی ضخیم اور مجلد ہو گیا۔

ع

ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

خصوصی التماس:

قارئین کرام! سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ رب تعالیٰ اس کی اشاعت کے غیبی اسباب پیدا فرمائے تاکہ یہ علمی و تحقیقی خزانہ جلد از جلد اہل اسلام کے ہاتھوں میں پہنچے۔

یہ کتاب (اَلْحَقُّ الْمُبِیْن فِیْ تَفْسِیْرِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن معروف بہ آیتِ ختم نبوت و ردِّ مرزائیت) جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جو بعض مخلص احباب کے بالتکرار حکم سے شائع کی جارہی ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ آپ اس میں ایسے کثیر اور علمی جواہر پارے پائیں گے جو شائد کہیں اور جگہ نہ مل پائیں۔

اللہ رب العزت فقیر حقیر کی اس ادنیٰ کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے میرے اور میرے جملہ محبین و معاونین کی بے حساب مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام

ختم نبوت کا ادنیٰ خادم
ابو سعید سجاد علی فیضی

۲۰۲۰-۸-۲۴ بروز پیر شریف

الاھــداء

ہدیہ عقیدت برائے

قطب الاقطاب، آفتاب نقشبندیت، غوث زماں، حضور قبلۂ عالم (راقم کے دادا مرشد)

حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب

المعروف پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

حاجی الحرمین، غریب نواز، نقش قندہاری

حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

سیدی و مرشدی، امین و قاسم فیض قندہاری شیخ کامل

حضرت پیر سید اکبر علی شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی

(کوٹلی میانی شریف، گوجرانوالہ)

و

شاہین ختم نبوت

حضرت علامہ صاحبزادہ

پیر سید محمد واجد گیلانی مدظلہ

امیر تحریک فدایانِ ختم نبوت پاکستان

(کوٹلی میانی شریف گوجرانوالہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿۴۰﴾

''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' (ترجمہ کنزالایمان، الاحزاب:۴۰)

مرزائیوں کی پہلی فاسد تاویل کہ خاتم بمعنی نبی تراش مہر کے ہے:

مرزائی حضرات آیت پاک میں موجود الفاظ ''خاتم النبیین'' کا معنی نبیوں کی مہر (یعنی ایک ایسی مہر جو نبی تراش ہو۔ نبی بنانے والی ہو) کرتے ہیں جیسا کہ مرزائیت کا بانی مبانی مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے:

''اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا ہے۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ یہی وجہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ٹھہرا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۹۷، روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۱۰۰)

یونہی مرزا غلام قادیانی کا بیٹا اور مرزائیوں کا خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود آیت بالا کے ترجمہ میں لکھتا ہے:

''نہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہوں گے) لیکن اللہ کے رسول ہیں بلکہ)(اس سے بھی بڑھ کر) نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر چیز پر آگاہ ہے۔'' (تفسیر صغیر، ص ۵۴۷)

یہی مضمون مرزائیوں کی درج ذیل کتب میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔علمی تبصرہ ص ۳۵ از قاضی نذیر النبوہ فی القرآن ص ۲۳۹ از قاضی محمد یوسف، شان محمد ص ۱۵ از مولوی عبدالغفور، فیضان نبوت ص ۲۰، از طفیل شاہ، الحق المبین ص ۲۵ از قاضی نذیر، تین مسئلے ص ۵۸ از عزیز الرحمٰن، حقانیت احمدیت ص ۱۹۶ از صادق سماٹری، ختم نبوت اور تحریک احمدیت پر تبصرہ ص ۱۵۱ از ابو قیصر آدم خاں وغیرہ۔

جواب نمبر ۱:

یہ تاویل باطل ہے اس لئے کہ قرآن وسنت اور لغت میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے:

مرزا غلام قادیانی اور اس کی ذریت کا یہ معنی بیان کرنا سراسر دجل وفریب کا پلندہ اور مرزے کی جھوٹی نبوت کو بے سود سہارا دینے کی سعیٔ مذموم ہے اس لئے کہ قرآن وسنت اور لغت میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

جواب نمبر ۲:

یہ تاویل قرآن اور لغت کے مخالف ہے:

بفرض محال اگر مرزائیوں کا یہ من گھڑت معنی مان لیا جائے تو پھر اس آیت کا ترجمہ یوں بنے گا:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ط

''اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور کانوں کو مہر بنا دیا یا پھر یہ کہ ان کو مہر عطا کی۔''

حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

''اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا

دی۔" (ترجمہ کنز الایمان)

مرزا بشیر الدین نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

تفسیر صغیر ص ٦:

یونہی خاتم الاولاد کا معنی بنے گا وہ شخص کہ جس کی مہر سے اولاد بنے۔ حالانکہ اس کا مطلب ہے اولاد میں سے آخری بچہ اور خاتم القوم کا معنی بنے گا وہ کہ جس کی مہر سے قوم بنے۔ حالانکہ اس کا مطلب کا ہے قوم کا آخری فرد۔ ثابت ہوا مرزائیہ کی یہ تاویل قرآن مجید اور لغت دونوں کے مخالف ہے۔

جواب نمبر ۳:

اس تاویل سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی بنانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اختیار اور معمول ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ رب تعالیٰ کا فعل ہے:

بفرض محال اگر مرزائیوں کی یہ تاویل تسلیم کی جائے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ کسی کے سر پر بھی نبوت و رسالت کا تاج رکھنا اور اسے نبی بنانا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات ومعمولات میں سے ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ فعل مبارک خاص کر کے رب تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے۔ اس ذات کا انتخابِ ازل ہے کہ اس نے جس جس کو اس کا اہل جانا اسے اس دولت سے سرفراز فرما دیا۔ بطور دلیل اس پر کچھ نصوص قرآنیہ ملاحظہ ہوں:

فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ (مومنون:۳۲)

"اور ہم نے ان میں سے رسول بھیجا۔"

(تفسیر صغیر ص ۴۳۷، از مرزا بشیر الدین قادیانی)

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

(النحل:۳۶)

اور ہم نے یقیناً ہر قوم میں (کوئی نہ کوئی) رسول (یہ حکم) دے کر بھیجا ہے کہ (اے لوگو) تم اللہ کی عبادت کرو۔" (تفسیر صغیر ص ۳۶۲)

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ (البقرہ:۸۷)

"اور ہم نے یقیناً موسیٰ کو کتاب دی تھی اور اس کے بعد ہم نے (ان) رسولوں کو (جنہیں تم جانتے ہو اس کے) پیچھے بھیجا۔"

(تفسیر صغیر ص ۱۱۳)

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ط (الانعام:۱۲۴)

"اللہ (سب سے) زیادہ جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں رکھے۔" (تفسیر صغیر ص ۱۳۱)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ (الرعد:۳۸)

"اور ہم نے تجھ سے پہلے (بھی) یقیناً کئی رسول بھیجے تھے۔"

اس مضمون کی درجنوں آیات پیش کی جاسکتی ہیں کہ جن میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ نبی اور رسول بھیجنا صرف اور صرف رب تعالیٰ کا فعل واختیار ہے۔

آپ غور کریں کہ مرزا بشیر الدین قادیانی نے بھی باوجود اپنی بدعقیدگی و خرابی ترجمہ کے ان آیات میں ارسال، بعثت، اعطاء کتاب، تقفیۂ رسل اور وضعِ رسالت کی نسبت رب تعالیٰ ہی کی طرف کی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوا کہ مرزائیوں کی یہ تاویل باطل ہے۔

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ا کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعد اجرائے نبوت کے واسطہ ہیں:

مرزائی حضرات ہمارا یہ جواب سننے کے فوراً بعد کہہ دیتے ہیں کہ اس سے

ہماری مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے بعد اجرائے نبوت کا واسطہ ہیں۔ مشہور مرزائی مناظر قاضی نذیر لکھتا ہے:

''ہم بھی یہی مانتے ہیں کہ نبی خدا ہی بناتا ہے۔ مگر خدائے تعالیٰ نے آپ کی عظمت روحانیہ کو قائم کرنے کے لئے آپ کو سب انبیاء اور مخلوق سے پہلے خاتم النبیین بنا کر بطور خاتم روحانی کے انبیاء کے ظہور میں واسطہ قرار دیا اور خدا تعالیٰ کا کئی دوسرے کام ملائکہ کے واسطہ سے کرنا مسلم ہے۔ پس نبی خدا ہی بناتا ہے لیکن بننے میں سبب اور واسطہ خاتم النبیین ﷺ ہوتے ہیں۔ یہی مفہوم ہے مہر لگ کر نبی بننے کا۔'' (الحق المبین ص ۱۵۹)

جواب الجواب نمبر ا:

بلاشبہ آپ ﷺ تمام نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہیں مگر اپنے بعد اجرائے نبوت کا ہرگز واسطہ نہیں ہیں:

اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ مخلوقات میں جس کو بھی جو کچھ بھی ملا ہے وہ آپ ہی کے واسطے سے ملا اور آپ ہی کے در سے ملتا رہے گا۔

لَاوَرَبِّ الْعَرْشِ جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
(حدائق بخشش)

مگر یہ بات قطعاً درست نہیں کہ آپ اپنے بعد بھی اجرائے نبوت کے لئے واسطہ ہیں اس لئے کہ ''خاتم النبیین'' کی نص صریح نے اس پر مہر ثبت کر دی ہے کہ اب آپ کے بعد اجرائے نبوت قیامت تک کے لئے بند ہے۔

جواب الجواب نمبر ۲:

یہ دعویٰ، بے دلیل ہونے کی وجہ سے مردود ہے:

عجیب منطق ہے کہ پہلے خود ہی بشکل حصر اقرار کیا ہے کہ:

''ہم بھی یہی مانتے ہیں کہ نبی خدا ہی بناتا ہے۔'' پھر اگر مگر کے چکر میں پڑ کر بے دینی پہ اُتر آئے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ بفرض محال اگر بات اسی طرح ہے جیسا تم نے لکھا تو لازم تھا کہ تم اس پر قرآن وسنت سے کوئی دلیل صحیح پیش کرتے۔ ثابت ہوا کہ تمہارا یہ دعویٰ بے دلیل ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔''

جواب الجواب نمبر ۳:

قرآن مجید نے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داریاں بیان کی ہیں نبی بنانا ان میں ہرگز شامل نہیں ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں عطا فرما کر مبعوث کیا اس کی درجہ ذیل چار اقسام ہیں:

۱۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

۲۔ بندگانِ خدا کا تزکیہ کرنا۔

۳۔ انہیں کتاب اللہ کی تعلیم دینا

۴۔ انہیں حکمت سکھانا

قرآن مجید فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

''بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔''

(ترجمہ کنزالایمان)

اگر نبی بنانا بھی آپ کے اختیارات ومناصب نبوت میں سے ہوتا تو لامحالہ اسے بھی آپ کی ذمہ داریوں میں شامل کر کے ادھر ذکر کیا جاتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ ثابت ہوا مرزائیہ کا دعویٰ بے بنیاد ومردود ہے۔

جواب الجواب نمبر ۴:

مرزائی مناظر کا فرشتوں پہ قیاس کرنا سراسر باطل ہے:

مرزائی مناظر کا اپنے مضمون کو فرشتوں پر قیاس کرنا بھی سراسر باطل اور قیاس مع الفارق ہے۔ اس لئے کہ جہاں رب تعالیٰ نے دوسرے کام (جیسے بارش کا برسنا وغیرہ) فرشتوں کے سپرد کر رکھے ہیں وہاں کئی آیات میں یہ بھی صاف صاف فرما دیا ہے کہ نبی بنانا صرف اور صرف ہمارا فعل ہے۔ مزید تفصیل کے لئے جواب نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب الجواب نمبر ۵:

یہ قیاس اس لئے بھی باطل ہے کہ اس میں قیاس کی شرط نہیں پائی جاتی:

قاضی نذیر قادیانی کا یہ قیاس اس لئے بھی باطل ہے کہ اس میں قیاس کی یہ شرط نہیں پائی جاتی کہ مقیس (جس کو کسی دوسری چیز پر قیاس کیا گیا ہو) منصوص علیہ نہ ہو یعنی اس کے بارے نص وارد نہ ہوئی ہو۔ جیسا کہ اصول فقہ کی مشہور درسی کتاب

اصول الشاشی میں ہے:

والخامس ان لایکون الفرع منصوصا علیہ

''اور قیاس کی پانچویں شرط یہ ہے کہ فرع (مقیس) منصوص علیہ نہ ہو۔'' (اصول الشاشی ص ۸۵، مطبوعہ شرکت علیہ)

قاضی نذیر نے اپنے زعم باطل کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقیس اور فرع قرار دیتے ہیں اور فرشتوں پر قیاس کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ جس طرح بارش وغیرہ برسانا فرشتوں کی ڈیوٹی ہے اسی طرح نبی بنانا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ڈیوٹی ہے۔ جو قطعاً درست نہیں۔ کیونکہ قاضی نذیر کے مفروضہ مقیس کے بارے صرف ایک نص نہیں بلکہ کئی نصوص وارد ہو چکی ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ مزید برآں کہ نبی بنانا صرف اور صرف رب تعالیٰ کا فعل ہے۔

مرزائیوں کی پہلی باطل تاویل کا جواب نمبر ۴:

بفرض تسلیم اگر خاتم بمعنی نبی تراش ہو تو پھر نبوت ایک کسبی چیز قرار پائے گی۔ جو بداہۃً باطل ہے:

اگر مرزائیوں کا من گھڑت معنی (خاتم بمعنی نبی تراش مہر) صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر نبوت تو ایک کسبی چیز قرار پائے گی کہ جو کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کر لے وہی نبی بن جائے۔ حالانکہ یہ صریح باطل ہے۔ اس لئے کہ نبوت عمل اور اکتساب سے نہیں ملتی بلکہ خالصتاً وہباً عطائے ربانی سے ملتی ہے۔ ملاحظہ ہو رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط

''اور ہم نے انہیں اسحٰق اور یعقوب عطا کئے۔''

(ترجمہ کنز الایمان، الانعام: ۸۴)

جواب نمبر ۵:

اگر خاتم بمعنیٰ نبی تراش مہر ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ صحابہ کرام وَمَنۡ بَعۡدَھُمۡ باحسان میں سے کوئی نبی کیوں نہیں بنا؟

بقول قومِ مرزائی اگر خاتم بمعنیٰ نبی تراش مہر ہے تو کیا وجہ ہے کہ صحابہ ومن بعدہم باحسان میں سے کوئی نبی کیوں نہیں بنا؟ طرفہ تماشہ ہے کہ کم وبیش سوا لاکھ صحابہ اور خیر قرون ثلثہ سمیت آج تک بے شمار اولیاء کاملین و علماء ربانیین میں سے کوئی بھی نبی نہ بن سکا۔

یہ صورت تو معاذ اللہ آپ کی توجہ روحانی اور مہر کی تاثیر میں نقص ثابت کرے گی جو قطعاً درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کی ذات وصفات کو عیوب سے پاک رکھا ہے۔

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۲ کہ:

آپ کی روحانی توجہ تو نبی تراش ہی ہے، مگر نبی بنتا وہ ہے جو آپ کا کامل پیروکار ہو:

ہمارا سابقہ جواب سن کر مرزائی جھٹ سے پینترا بدلتے ہوئے کہہ دیتے ہیں جی آپ تو نبی تراش ہیں ہی مگر نبوت ملتی اسے ہے جو آپ کا کامل اور سچا پیروکار ہو۔

مرزا غلام قادیانی کہتا ہے:

"اللہ تعالیٰ جب کسی ضرورت حقہ کے وقت کسی کو مامور کرتا ہے تو ان معنوں سے کہ مکالمات الٰہیہ کا شرف اس کو دیتا ہے اور غیب کی خبریں اس کو دیتا ہے اس پر نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اور وہ مامور نبی کا خطاب پاتا ہے...... جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آں

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اور کامل اتباع سے ملتا ہے۔"
(اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۴، مندرجہ ختم نبوت اور بانی سلسلۂ احمدیہ ص ۱۵)

جواب الجواب:

اس کا دوسرا مطلب تو یہ ہوا کہ پوری امت میں ایک مرزا غلام قادیانی ہی ہے جس نے کامل طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک کوئی دوسرا آپ کی سچی اور کامل پیروی نہیں کر سکا؟؟؟

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی الظیم

یہ مرزائیہ کی خام خیالی ہے ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی ایسی سچی اور کامل پیروی کی ہے کہ رب تعالیٰ نے ان کے ایمان کو قیامت تک کے لوگوں کے لئے معیار قرار دے دیا۔ فرماتا ہے:

اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ (البقرہ:۱۳)

"ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے۔"

تو جب ایسی اعلیٰ اور کامل پیروی کرنے والوں میں سے بھی کسی کو نبوت نہ مل سکی تو مرزا کس باغ کی مولی ہے؟؟؟

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۳ کہ:

صحابہ میں سے کسی کو نبوت اس لئے نہیں ملی کہ وہ زمانۂ نبوت کے قریب تھے:

مرزائی حضرات ہمارے درج بالا دندان شکن جواب کو سن کر کہہ دیتے ہیں کہ صحابہ میں سے کسی کو نبوت نہ ملنے کی وجہ ان کا قریب بہ زمانہ نبوت ہونا ہے، مرزائیہ کا مناظر اعظم قاضی نذیر یہی بے سود حیلہ سازی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"صحابہ کرام نے بڑے مدارج حاصل کئے وہ انبیاء کے کمالات

کے جامع تھے مگر ان میں سے کسی کو نبی کا نام اس لئے نہ دیا گیا
کہ خاتم النبیین کے ظہور کے قریب زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے
نزدیک کسی نبی کے بھیجے جانے کی ضرورت نہ تھی۔''
(الحق المبین ص ۱۶۱، ۱۶۲)

جواب الجواب نمبر ا:

نبوت ملنے کا معیار کسی نبی کے زمانہ سے دوری نہیں بلکہ یہ محض اللہ کا فضل ہے، اس نے جسے چاہا عطا کیا:

مرزائیہ کے خود ساختہ قانون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبوت ملنے کا معیار زمانہ نبوت سے دوری ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ محض اس کا فضل ہے اس نے جسے چاہا عطا فرمایا جیسا کہ ہم بار بار لکھ چکے۔

جواب الجواب نمبر ۲:

یہ معیار اس لئے بھی مردود ہے کہ کئی نبی دوسرے نبی کے زمانے میں آئے ہیں:

مرزائیہ کا بیان کردہ یہ معیار اس لئے بھی مردود ہے کہ اگر نبوت کا ملنا پہلے نبی کے زمانے سے دوری ہی ہوتا تو کبھی بھی ایک نبی کے زمانہ میں دوسرا نبی نہ بھیجا جاتا، حالانکہ کئی نبی ایسے ہوئے ہیں جو دوسرے نبی کے زمانے میں ہوئے ہیں۔ جیسے:

حضرت ابراہیم کے زمانہ میں حضرت یوسف کا ہونا

حضرت یعقوب علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت یوسف ہونا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت ہارون علیہم السلام کا ہونا وغیرہ۔

غور کریں یہاں زمانے کی قربت نہیں بلکہ زمانہ ہی ایک ہے۔

جواب الجواب نمبر ۳:

اگر یہ معیار درست ہوتا تو آج تک کئی نبی ہو چکے ہوتے:

بفرض محال اگر یہ معیار درست ہوتا تو لازم تھا کہ جیسے جیسے زمانہ کو ظاہری زمانہ نبوی سے دوری ہوتی بے شمار نبی ہو چکے ہوتے۔ مزید یہ کہ قیامت تک لاکھوں اور ہوں، حالانکہ خارج اور نفس الامر میں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ ثابت ہوا کہ مرزائیہ کی یہ حیلہ سازی سوائے دھوکہ دہی کے کچھ نہیں۔

مرزائیوں کی پہلی فاسد تاویل کا جواب نمبر ۶:

اگر خاتم بمعنی مہر کے ہو پھر بھی مراد آخری نبی ہونا ہی مراد ہوگا:

اولاً تو خاتم النبیین کا معنی ہی آخری نبی ہے اور اگر اس کا معنی ''مہر'' بھی ہو (اس طور پر نہیں جو مرزائیہ کی من ساختہ مراد ہے) تو بھی اس کی مراد آخری نبی ہی ہو گا۔ کیونکہ اب اس کا مطلب ہوگا وہ مہر جو خط وغیرہ کے لفافے پر لگائی جاتی ہے جس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس مہر کے لگ جانے کے بعد اب اندر کی کوئی چیز باہر نہیں آسکتی اور باہر کی کوئی چیز اندر نہیں جاسکتی۔

اب خاتم النبیین کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ ذات جس نے سلسلۂ انبیاء کو یوں بند کر دیا کہ اب زمرۂ انبیاء سے کوئی نکل نہیں سکتا اور کوئی غیر نبی زمرہ انبیاء میں داخل نہیں ہوسکتا۔

تفسیر الہدایہ میں ہے:

ای طبع علی النبوۃ فلا تفتح لاحد بعدہ

''یعنی نبوت پر یوں مہر لگا دی گئی ہے کہ اب آپ کے بعد کسی

اور کے لئے نہیں کھولی جائے گی۔''

(تفسیر الہدایہ از علامہ مکی بن ابی طالب، زیر آیت احزاب: ۴۰)

تفسیر طبری میں ہے:

ولکن رسول اللہ... الذی ختم النبوۃ طبع علیہا فلا تفتح لاحد بعدہ الی قیام الساعۃ

''لیکن اللہ کے رسول ہیں وہ کہ جنہوں نے نبوت کو ختم کر کے اس پر یوں مہر لگادی کہ اب آپ کے بعد تا قیام قیامت کسی کے لئے نہیں کھولی جائے گی۔'' (تفسیر ابن جریر ج ۲۲، ص ۱۲)

جواب نمبر ۷:

آپ خاتم اس معنیٰ کر کے بھی ہیں کہ آپ کے بغیر اسرارِ قرآنی اور کنز وجودی نہیں کھل سکتے:

تفسیر روح البیان میں ہے:

''مہر جب کسی کتاب پر لگ جاتی ہے تو کوئی بھی اسے توڑنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اسی طرح خاتم (مہر والے کے) سوا علوم قرآن کی حقیقت کا کوئی بھی احاطہ نہیں کرسکتا اور جب تک نگران خزانہ موجود ہوتا ہے کوئی بھی اسے کھولنے کی جسارت نہیں کرسکتا اور اس میں ذرا بھر شک نہیں ہے کہ قرآن مجید میں جانب اللہ نازل شدہ تمام کتب الٰہیہ کا خزانہ ہے جواہر علوم الٰہیہ اور حقائق دنیویہ کا محور ومنبع ہے۔''

فلذلك خص به خاتم النبيين محمد صلى الله عليه وآله وسلم ولهذا السر كان خاتم النبوة على

ظهره بين كتفيه لان خزانة الملك تختم من خارج الباب لعصمة الباطن وما فى داخل الخزانة و فى الخبر القدسى، ''كنت كنزا'' مخفيا فلابد لكنز من المفتاح والخاتم فسمى عليه السلام بالخاتم لانه خاتمه على خزانة كنزالوجود وسمى بالفاتح لانه مفتاح الكنز الازلى به فتح وبه ختم ولا يعرف ما فى الكنز الا بالخاتم الذى هو المفتاح۔

''اسی وجہ سے محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اور اسی راز کی وجہ سے آپ کی پشت پر دو کندھوں کے مابین مہر نبوت تھی۔ اس لئے کہ بادشاہی خزانے کو باہر سے بند کیا جاتا ہے تا کہ باطن اور خزانہ کے مافیہ کو محفوظ کیا جا سکے اور حدیث قدسی میں ہے ''میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا''

پس خزانے کے لئے چابی اور مہر کا ہونا ضروری ہے۔'' پس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم اس لئے فرمایا گیا ہے کہ آپ کنز وجود کے خزانہ کے لئے مہر ہیں اور آپ کو فاتح اس لئے کہا گیا کہ خزانہ ازلی کی چابی بھی آپ ہیں (نتیجہ یہ ہے کہ) وہ خزانہ آپ سے کھولا گیا آپ ہی سے بند کیا گیا۔''

(تفسیر روح البیان ج ۷، ص ۲۲۸)

ع

باب فتح نبوت پہ بے حد درود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جواب نمبر ۸:

آپ کو خاتم اس لئے فرمایا گیا کہ آپ کے دل اقدس میں گزشتہ تمام انبیاء کی نبوتوں کو جمع کر کے اوپر مہر لگا دی گئی ہے:

حضرت علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''معنی خاتم النبیین آنست کہ رب العزۃ نبوۃ ہمہ جمع کرد و دل مصطفیٰ را معدن آں کردو مہر نبوۃ برآن نہاد تا ہیچ دشمن بموضع نبوت راہ نیافت

''خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے تمام نبوتوں کو جمع فرمایا اور دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا معدن بنا دیا اور اس پر مہر نبوت ثبت فرما دی تا کہ کوئی دشمن موضع نبوت کی طرف راہ نہ پا سکے۔'' (بمرجع سابق)

جواب نمبر ۹:

خاتم اسم آلہ ہونے کے باوجود بمعنی آخر کے ہے:

مرزائیہ کی فاسد تاویل کا سارا انحصار اس پر ہے کہ خاتم کو بفتح تاء پڑھیں جو اسم آلہ بنتا ہے، مگر آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ ہمارے سلف صالحین نے صدیوں قبل ہی مرزائیہ کا رد بلیغ فرما دیا ہے اس لئے کہ اگرچہ یہ بفتح تاء کے بھی منقول ہے مگر مفسرین نے اس کا معنی آخری ہی کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تفسیر طبری میں ہے:

خاتم النبيين بفتح التاء بمعنى أنه آخر النبيين

''خاتم النبیین تاء کے فتح کے ساتھ اس معنی میں ہے کہ آپ آخر

النبیین ہیں۔"

(تفسیر طبری، تفسیر التحریر والتنویر، تفسیر کبیر للطبرانی، زیر آیت ما کان محمد......)

جواب نمبر ۱۰

خاتم کا معنی ہی آخری ہے اور یہی قرأتِ جمہور ہے:

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ مرزائی جو خاتم بمعنیٰ مہر کر کے الٹی سیدھی تاویلات کرتے ہیں وہ صرف اور صرف بفتح تاء کی بنیاد پر ہیں جبکہ اس کی دوسری قرأت خَاتِمْ بکسر تاء میں ذرا بھر بھی ایسا احتمال نہیں ہے اس لئے کہ اس کا معنی ہی آخری ہونا ہے۔

مزید برآں یہی قرأت جمہور ہے ملاحظہ ہو:

تفسیر قرطبی میں ہے:

قرء الجھور بکسر التاء بمعنی أنه ختمهم ای جاء آخرهم

"جمہور نے اس کو تاء کے کسرہ کے ساتھ (یعنی خَاتِمْ) پڑھا ہے۔ یہ اس معنی میں ہے کہ آپ نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما دیا، یعنی ان سب کے آخر میں تشریف لائے۔

(ج ۱۴، ص ۱۷۳، یونہی زیر بحث آیت کے تحت دیکھئے تفسیر المحرر الوجیز تفسیر جمالین ج ۲، ص ۱۸۵، تفسیر البحر المحیط ج ۷، ص ۲۱۴)

جواب نمبر ۱۱:

خاتَم ہو یا خاتِم مفسرین نے دونوں کا معنی ہی آخری کیا ہے:

قارئین کرام!

آپ قدیم وجدید تمام تفاسیر اسلامیہ کا مطالعہ کریں آپ کو یہ بات مشترک

ملے گی کہ جس مفسر نے بھی خاتم کی قرأت پر کلام کیا ہے اس نے نتیجۃً اور خلاصۃً یہی لکھا ہے کہ اس کی دونوں قرأتوں کا معنی آخر النبیین ہے۔

تفسیر روح البیان میں ہے:

وخاتم النبيين، قرء عاصم بفتح التاء وهو آلة الختم بمعنىٰ ما يختم به كالطابع بمعنىٰ ما يطبع به والمعنىٰ وكان آخر هم الذى ختموا به...... وقرء الباقون بكسر التاء اى كان خاتمهم...... وهو بالمعنىٰ الاول ايضا وفى المفردات: لانه ختم النبوة اى: تممت بمجيئه

''عاصم نے تاء کے فتح کے ساتھ پڑھا اس وقت یہ اسم آلہ ہوگا اس معنیٰ کر کے کہ وہ چیز کہ جس کے ذریعہ ختم کیا جائے۔ جیسے طابع کا معنیٰ ہے وہ شئی جس کے ذریعے طبع کیا جائے۔ (اس قرأت کے لحاظ سے یہ معنیٰ ہوگا) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء میں سے ایسے آخری ہیں کہ آپ کے ذریعے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما دیا گیا ہے اور باقی قراء نے اسے تاء کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ان کو ختم کرنے والے۔ یہ بھی پہلی قرأت کا ہم معنیٰ ہے۔ مفردات میں ہے۔ اس لئے کہ آپ نے نبوت کو ختم فرما دیا یعنی آپ کے آنے سے نبوت مکمل ہوگئی۔''

(روح البیان ج ۷ ص ۲۲۳، تفسیر بغوی ج ۳، ص ۵۰۷، قرطبی ج ۱۴، ص ۱۸۳، مزید اس مقام پہ دیکھئے، تفسیر سمرقندی، المحرر الوجیز، التسھیل البحر المدید، تفسیر الوسیط، تفسیر ثعلبی، تفسیر زاد المسیر، تفسیر الدر المصون)

جواب نمبر ۱۲:

بلکہ کثیر مفسرین نے خلاصۃً اس کا معنیٰ ہی آخِرُھُمْ کیا ہے:

بوجہ اس کے کہ خاتَم ہو یا خاتِم دونوں کا معنیٰ ہی آخری ہوتا ہے۔ اس لئے بہت سارے مفسرین نے خلاصۃً اس کا معنیٰ ہی آخری نبی کیا ہے ملاحظہ ہو:

تفسیر ماوردی میں ہے:

وخاتم النبیین یعنی آخرھم (ج ۴،ص ۴۰۹)

''اس کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ صابونی لکھتے ہیں:

ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ای ولکنہ علیہ السلام آخر الانبیاء والمرسلین، ختم اللہ بہ الرسالات السماویہ فلا نبی بعدہ

''لیکن آپ تمام نبیوں اور رسولوں میں سے آخری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے تمام آسمانی نبوتوں کو ختم فرما دیا ہے۔ لہٰذا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

(تفسیر صفوۃ التفاسیر تحت آیت ما کان محمد ابا احد......)

مزید دیکھئے تفسیر ابن عبد السلام، تفسیر مقاتل، تفسیر ثعلبی، تفسیر التسہیل، تفسیر عبد الرزاق، تفسیر بیضاوی، تفسیر الھدایہ، تاویلات نجمیہ، تفسیر الوجیز للواحدی، تفسیر الصراط المستقیم، تفسیر التحریر والتنویر، تفسیر الخواطر، تفسیر مختصر ابن کثیر، تفسیر ایسر التفاسیر، تیسر التفسیر للقطان وغیرہ۔

جب یہ ثابت ہو چکا کہ خاتم کا معنیٰ ہی آخری نبی ہے تو مرزائیہ کو اس کی فاسد تاویل کرتے ہوئے کچھ تو شرم کرنی چاہئے۔

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۴ کہ:

نبی تراش مہر نے صرف مرزے کو ہی نبی بنایا ہے:

مرزا غلام قادیانی اور اس کی ذریت بڑے شاطرانہ انداز سے پہلے تو یہ کہتے ہیں کہ خاتم کا معنی نبی تراش مہر ہے معہذا اہل اسلام کے اس اعتراض سے بچنے کے لئے کہ:

''پھر تو اس مہر نے اور کئی نبی تراشے ہوں گے؟''

جھٹ سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ نہیں وہ صرف اور صرف مرزا صاحب ہی ہیں۔

اس بابت مرزا غلام قادیانی کی اپنی عبارت پڑھیئے۔ وہ لکھتا ہے:

''اس امت میں سے میں ہی اک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۳۹۳۔۳۹۲، روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۴۰۶۔۴۰۷)

جواب الجواب:

بفرض محال اگر یہ درست ہو تو پھر مہر میں نقص لازم آئے کہ اس نے اور نبی کیوں نہیں تراشے؟

مرزائی حضرات کے بقول جب خاتم النبیین کا معنی نبی تراش قرار پایا تو لازم تھا کہ یہ مہر اور بھی نبی تراشتی، کیونکہ ایک استاد کے جتنے زیادہ شاگرد ہوتے ہیں اس کی اتنی ہی عزت وشان بلند ہوتی ہے۔ اگر وہ استاد عمر بھر ایک ہی شاگرد بنا سکے یا

کوئی بھی نہ بنا سکے تو اعتراض استاد پر جائے گا کہ وہ اس لائق نہ تھا۔

اس طرح کسی چیز کی تیاری کے لئے کوئی مشین تیار کی جاتی ہے تو وہ مشین جتنی زیادہ مطلوبہ چیزیں تیار کرے گی۔اس کی قیمت و اہمیت اتنی ہی بڑھ جاتی ہے اور اگر وہ لاکھوں کی مشین مطلوبہ ایک ہی چیز بنا سکے یا کوئی بھی نہ بنا سکے تو ہر شخص اس مشین کی خرابی کا ہی قول کرے گا۔

مرزائیہ کا یہ کہنا کہ اس نبی تراش مہر نے صرف اور صرف مرزا غلام قادیانی کو ہی تراشا ہے۔ان کے جھوٹے اور گستاخ نبی ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے کیونکہ اس پر یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ یہ کیسی مہر ہے کہ جس نے صرف ایک ہی نبی تراشہ ہے؟ وہ بھی کانا اور دائمی مریض؟؟؟؟

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۵ کہ:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اپنے سے پہلے والے انبیاء کے خاتم ہیں نہ کہ بعد والے انبیاء کے:

لفظ خاتم کی لغوی اور قرآنی بحث کے لحاظ سے جب مرزائیہ کو منہ کی کھانی پڑتی ہے تو فوراً پینترا بدلتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ خاتم کا معنی آخری نبی تو ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سے پہلے والے انبیاء کے خاتم ہیں نہ کہ اپنے سے بعد والے انبیاء کے۔

جواب الجواب نمبر ا:

مرزائیہ کی یہ بات اس لئے مردود ہے کہ در ایں صورت یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ نہیں رہتا:

اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا یہی مطلب ہے جو قوم مرزائیہ

نے بیان کیا تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا خصوصیت رہ جاتی ہے؟ کیونکہ در ایں صورت حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ ہر نبی اپنے سے پہلے والے نبی کے لحاظ سے خاتم النبیین قرار پاتا ہے۔ حالانکہ خاتم النبیین ہونا آپ علیہ السلام کی صفت اضافی نہیں بلکہ صفت حقیقی اور خصوصیت غیر شاملہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بایں الفاظ خود وضاحت فرمائی ہے:

فضلّت علی الانبیاء بست: اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت بی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون

''مجھے چھ (۶) چیزوں کے ساتھ انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لئے ساری زمین کو پاک اور سجدہ گا بنا دیا گیا اور مجھے ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور میرے ذریعے نبیوں کو ختم کر دیا گیا۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۸۱۷)

جب یہ ثابت ہو چکا کہ خاتم النبیین ہونا آپ کا خاصہ غیر شاملہ ہے تو پھر یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ مبارک نام آپ کے سوا کسی اور پر نہیں بولا جائے گا۔

لہٰذا مرزائیہ کا دعویٰ تارِ عنکبوت کی طرف ہباءً منثورا ہو گیا۔ کیونکہ اس سے یہ آپ کا خاصہ نہیں رہتا۔

جواب الجواب نمبر ۲:

خاتم النبیین میں نہ کوئی تخصیص ہے اور نہ ہی کوئی تاویل ہے:

مرزائیہ کی یہ بات اس لئے بھی مردود و باطل ہے کہ اس وقت ''خاتم

النبیین‘‘ میں تخصیص لازم آئے گی حالانکہ آیت کریمہ میں کسی قسم کی نہ کوئی تاویل ہے اور نہ ہی تخصیص ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلاف امت نے صدیوں قبل ہی اس کی وضاحت کر کے قیامت تک کے منکرین ختم نبوت کے منہ بند کر دیئے ہیں۔ ملاحظہ ہو تفسیر التحریر والتنویر میں ہے:

والا یہ نص فی ان محمدا ﷺ خاتم النبیین وأنہ لانبی بعدہ فی البشر لان النبیین عام فخاتم النبیین ھو خاتمھم فی صفۃ النبوۃ... وقد اجمع الصحابۃ علی ان محمدا ﷺ خاتم الرسل و الانبیاء وعرف ذلک و تواتر بینھم وفی الاجیال من بعدھم ولذلک لم یترددوا فی تکفیر مسیلمۃ والاسود العنسی

’’یہ آیت کریمہ اس بارے نص ہے کہ بے شک محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی خاتم النبیین ہیں اور یہ کہ آپ کے بعد انسانوں میں کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اس واسطے کہ لفظ ’’النبیین‘‘ عام (لم یخص عنہ البعض) ہے۔ پس خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوا کہ آپ تمام انبیاء کے صفت نبوت میں خاتم ہیں۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع تھا کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الرسل والانبیاء ہیں اور یہ بات صحابہ و من بعد ہم باحسان کے مابین مشہور بھی تھی اور تواتر سے ثابت تھی۔ اسی لئے انہوں نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی تکفیر میں تردد نہیں کیا۔‘‘ (تحت آیت ماکان محمد ابا احد............)

تفسیر نظم الدرر میں ہے:

وخاتم النبيين لان رسالته عامة و نبوته معها اعجاز القرآن، فلاحاجة مع ذلك الى استنباء الارسال فلا يولد بعده من يكون نبيا

''اور آپ ہی خاتم النبیین ہیں اس لئے کہ آپ کی نبوت و رسالت عام ہے درانحالیکہ کہ ان کے ساتھ اعجاز قرآن بھی آپ کو حاصل ہے۔ لہٰذا اس سب کے ہوتے ہوئے کسی نئی نبوت و رسالت کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ نہ ہی آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہوگا۔'' (تحت آیت ما کان محمد ابا احد......)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان الامة فهمت هذا اللفظ انه افهم عدم نبى بعده ابدا وعدم رسول بعده ابدا وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص ومن اوّله بتخصيص فكلامه من انواع الهذيان لايمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذا النص الذى اجمعت الامة على أنه غير ماوّل ولا مخصوص

''یعنی ساری امت نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے کہ یہ آیت کریمہ سمجھا رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ ہی رسول ہوگا اور یہ کہ اس آیت کریمہ میں کسی بھی قسم کی نہ کوئی تاویل ہے اور نہ ہی تخصیص ہے اور جو کوئی (اس میں عموم و استغراق کے سوا) کوئی تاویل کرے گا اس کی بات

بکواس ہے۔ اس کی تکفیر کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔
کیونکہ اس نے قرآن مجید کی اس نص کی تکذیب کی ہے کہ جس
کے بارے ساری امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ تاویل ہے
اور نہ ہی تخصیص ہے۔'' (الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۱۲، مطبوعہ مصر)

یوں تو تینوں تصریحات ہی ایک سے بڑھ کر ایک کے طور پر مرزائیت کا رد کر رہی ہیں مگر تفسیر التحریر و التنویر کے الفاظ ہو خاتمھم فی صفة النبوة نے تو گویا مرزائیت کے قلعے کو جڑ سے اکھاڑ پھینک کر دنیائے مرزائیت کے منہ پر تکفیر و ناکامی کی سیاہی مل دی ہے۔

جواب الجواب نمبر ۳:

مرزائیہ کی یہ بات اس لئے بھی باطل و مردود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت ہے ہی نہیں ہے:

ہماری نقل کردہ تفسیری شہادتوں سے روز روشن کی طرح عیاں ہو چکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ ہی رسول۔

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ٦ کہ:

النبیین میں الف لام عہد خارجی یا استغراق عرفی کا ہے:

قوم مرزائیہ کی جب کسی طور پر دال نہیں گلتی تو وہ نیم خواندہ اور ان پڑھ لوگوں کو جھانسہ دینے کے لئے آیت خاتم النبیین میں الف لام کی بحث چھیڑ دیتے ہیں تاکہ عامی لوگوں پر اپنی علمی دھاک بٹھاتے ہوئے انہیں اپنے دام تزویر میں پھنسا سکیں وہ کہتے ہیں کہ لفظ ''النبیین'' میں الف لام عہد خارجی کا ہے یا پھر استغراق عرفی ومجازی کا ہے۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ آپ سب نبیوں کے خاتم نہیں ہیں بلکہ ان

مخصوص نبیوں کے خاتم ہیں جو صاحب شریعت و مستقل نبی تھے۔ نہ کہ انکے جو غیر تشریعی و غیر مستقل ہوں۔ لہٰذا آپ کے بعد تابع اور غیر تشریعی اور غیر صاحب کتاب نبی آسکتا ہے۔

مرزائیوں کا معروف مناظر اور سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ قاضی نذیر لکھتا ہے:

''(النبیین میں) الف لام استغراق عرفی یا عہد خارجی کا ہی ہو سکتا ہے۔'' (شان خاتم النبیین ص ۲۲۷)

پھر صفحہ ۲۲۶ پر لکھا:

''اس صورت میں ہم لام تعریف استغراق عرفی یا عہد خارجی کا تسلیم کریں گے۔''

یونہی اپنی اپنی دوسری کتاب الحق المبین کے صفحہ ۴۲ تا ۶۲ پر اس پہ کلام کیا۔

فائدہ مہمہ:

الف لام کی بحث:

قارئین کرام کی آسانی کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تفصیلی جواب سے پہلے آسان پیرایہ میں الف لام کی بحث پیش کر دی جائے تا کہ آنے والی گفتگو بآسانی سمجھ آسکے۔ الف لام کی یوں تو کئی اقسام ہیں لیکن ہم ان میں سے انہیں اقسام کی وضاحت کرتے ہیں جو ہماری گفتگو سے تعلق رکھتی ہیں۔

۱۔ الف لام جنسی:

یہ اس الف لام کو کہتے ہیں جس کے مدخول سے نفس ماہیت مراد ہو افراد کا بالکل لحاظ نہ ہو جیسے الرجل خیر من المرأۃ جنس مرد جنس عورت سے بہتر ہے۔

۲۔ الف لام استغراق حقیقی:

یہ اس الف لام کو کہتے ہیں جس کے مدخول کے تمام افراد مراد ہوں جیسے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (بے شک تمام انسان خسارے میں ہیں) اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ ''کل'' کو رکھنا درست ہو جیسے ان کل انسان لفی خسر۔

۳۔ الف لام استغراق مجازی و عرفی:

یہ وہ الف لام ہے جو مجازاً مبالغہ کے طور پر جنس کی تمام صفات کی شمولیت کے لئے ہو جیسے زَیْدٌ الرَّجُلُ عِلْمًا یعنی زید تمام مردوں کے علم کا جامع ہے۔

۴۔ الف لام عہد خارجی:

یہ اس الف لام کو کہتے ہیں جس کے مدخول سے وہ فرد مراد ہو جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو جیسے ارسلنا الی فرعون رسولا فعصیٰ فرعون الرسول، اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ ضمیر غائب کو رکھنا بھی درست ہو۔ جیسے فرعون الرسول کو فرعون ایاہ کہنا۔

۵۔ الف لام عہد حضوری:

یہ اس الف لام کو کہتے ہیں جس کے مدخول سے وہ فرد مراد ہو جو مشاہد و حاضر ہو جیسے الیوم اکملت لکم دینکم (تفصیل کے کے لئے دیکھئے، شرح ابن عقیل ج۱، ص ۱۷۷ تا ۱۸۷، معجم النحو والصرف ص ۸۰ تا ۸۲، وغیرہ)

جواب الجواب نمبر ۱

سرکار علیہ السلام کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے جس کی نصوص تخصیص کو قبول نہیں کرتیں:

امام اہلسنّت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مستطاب ''المبین ختم النبیین'' میں مرزائیہ کے اس بھونگے استدلال کا ایسا زبردست رد کیا ہے کہ گویا مرزائی فکر کو قیامت تک کے لئے دفن کر کے رکھ دیا ہے۔ راقم کوشش کرتا ہے کہ اسی کتاب سے تسہیلاً اور خلاصۃً جواب نقل کرے۔ وباللہ التوفیق۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر لحاظ سے آخری نبی ہونا ہر زمانے میں تواتر سے ثابت ہے اور آپ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین سے ہے۔ جس طرح اللہ رب العزت کو ایک ماننا اور جو چیز ضروریات دین سے ہو وہ نصوص کی تخصیص کی محتاج نہیں رہتی۔ (اور نہ ہی وہ نصوص تخصیص کو قبول کرتی ہیں)

حضرت امام نووی کتاب الروضہ میں اور امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

اذا جحد مجمعا علیه یعلم من دین الاسلام ضرورة سواء کان فیه نص اولا فان جحده یکون کفرا

”جب کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریاتِ دین اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے۔“ (الاعلام بقوطع الاسلام ص ۳۵۲)

بعینہ یہی معاملہ یہاں پر بھی ہے کہ اگرچہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیشہ کے لئے دروازہ نبوت بند ہو جانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک کبھی کسی وقت کسی جگہ، کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہوسکنا کچھ اس آیت کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاہر و باہر، متواتر و متظافر متکاثر و متواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بحمد للہ تعالیٰ مسئلہ خود ضروریات دین سے ہے۔ مگر آیت کے معنی متواتر مجمع علیہ، قطعی ضروری کا انکار اس (کے منکر پر) کفر ثابت کرے گا۔

(المبین ختم النبیین، فتاویٰ رضویہ ج ۱۴، ص ۴۰-۳۹، باضافہ یسر)

اس سارے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتم النبیین میں الف لام کون سا ہے یہ بحث تو ایک طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نبی ہونا بذات خود ضروریات دین سے ایسا قطعی مسئلہ ہے کہ اس کا ثبوت فقط اسی آیت پر موقوف نہیں ہے۔

جواب الجواب نمبر ۲

''النبیین'' میں الف لام استغراق عرفی کا ہونا ممکن نہیں ہے:

''النبیین'' میں الف لام عہد خارجی کا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ الف لام عہد خارجی کا ہوتا ہی وہ ہے جس کے مدخول کا پہلے ذکر ہو چکا ہو۔ اب غور کرنے کی یہ چیز ہے کہ الف لام کا مدخول ہے ''نبیین'' اب دیکھنا یہ ہے کہ انبیاء کا اس سے پہلے ذکر ہوا ہے کہ نہیں؟ اگر ہوا ہے تو کس طور پر؟

مطالعۂ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام کا اس سے پہلے ذکر کئی طرح سے ہوا ہے۔ مثلاً

نمبر ا:

فرداً فرداً خواہ ان کے ناموں کی صراحت کے ساتھ ہو، ان کی تعداد چھبیس ہے۔ (۱) آدم (۲) ادریس (۳) نوح (۴) ہود (۵) صالح (۶) ابراہیم (۷) اسحٰق (۸) اسمٰعیل (۹) لوط (۱) یعقوب (۱۱) یوسف (۱۲) ایوب (۱۳) شعیب (۱۴) موسیٰ (۱۵) ہارون ۱۶٭) الیاس (۱۷) الیسع (۱۸) ذوالکفل (۱۹) داؤد (۲۰) سلیمان (۲۱) عزیر (۲۲) یونس (۲۳) زکریا (۲۴) یحییٰ (۲۵) عیسیٰ (۲۶) محمد صلی اللہ علیہم وسلم۔

نمبر ۲

یا پھر انکا ذکر ابہامی طور پر کیا گیا ہو جیسے قال لہم نبیہم۔

نمبر ۳:

یا پھر عموم اور استغراق کے طریقے پر انکا ذکر کیا گیا۔ اکثر طور پر یہ ہی انداز اختیار کیا گیا ہے جیسے:

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا (الی قولہ تعالیٰ)

وَمَآ اُوۡتِیَ النَّبِیُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ ۖ (البقرہ:۱۳۶)

''یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا (الی قولہ تعالیٰ) اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔'' (البقرہ:۱۳۴)

وَلٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِکَةِ وَالۡکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ (البقرہ:۱۷۷)

''ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔''

نمبر ۴:

یا پھر قبلیّت کے وصف کو ملحوظ رکھتے ہوئے جیسے:

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰی ؕ (الیوسف:۱۰۹)

''اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے تھے اور سب شہر کے ساکن تھے۔''

نمبر ۵:

یا پھر ان کا ذکر ایسے معنیٰ جنسی کے طور پر ہوا ہو جو فرد وجمع کو تو شامل ہو مگر اس میں کسی بھی قسم کے خصوص وشمول کے خاص کا لحاظ نہ ہو جیسے

من کان عدوا اللہ وملائکتہ ورسلہ (البقرہ:۹۸)

''جو کوئی دشمن ہوا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا۔''

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ (آل عمران:۲۱)

''وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی۔''

نمبر ۶:

یا انبیاء میں سے کسی خاص جماعت کا ذکر کیا گیا ہو خواہ اس جماعت کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجوہِ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور مستفاد ہو۔ جیسے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ (البقرہ:۸۷)

''اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔''

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ

''اور بے شک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے۔'' (المائدہ:۴۴)

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا

''اس (تورات) کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی۔'' (المائدہ:۴۴)

نمبر ۷

یا بوجہ عہد حضوری کے جیسے:

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ ۙ

''بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو۔'' (یٰسین:۲۰)

نمبر ۸:

یا بوجہ ذکری کے جیسے حضرت نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم السلام کی قوم کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ (الاعراف:۱۰۱)

''یہ انبیاء ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بے شک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے۔'' (اعراف:۱۰۱)

نمبر ۹:

یا بوجہ علمی کے جیسے:

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۳ (یٰسین:۱۳)

''اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی جب ان کے پاس فرستادے آئے۔''

قارئین کرام!

آپ نے غور کیا کہ انبیاء کرام کا تذکرہ خیر کس طرح کثیر اور مختلف طریقوں سے کیا گیا ہے اور یہاں پر کوئی قرینہ اور دلیل ظاہری بھی موجود نہیں ہے جو ان وجوہ کثیرہ میں سے کسی وجہ کو معین کرے۔ اس لئے ''النبیین'' کے الف لام سے یہ قطعاً نہ معلوم ہوگا کہ ان میں سے کس مذکور کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ تو جب مذکور معلوم ہی نہیں تو اس کی تعین بھی نہ رہی تو پھر عہد کہاں رہا؟

تعیین جو کہ عہد کی اساس اور بنیاد تھی جب سرے سے وہ ہی نہیں تو عہد کا بھی نام ونشان نہ رہا۔ کیونکہ اگر اختلاف اور تنوع مطلقاً پایا جائے تو تعیین نہیں رہتی تو پھر اتنے کثیر اختلاف کے بعد عہدیت کا پایا جانا کیونکر ممکن ہوسکتا ہے؟

جواب نمبر ۳:

اس میں الف لام استغراق حقیقی کا ہے جس کی تائید بے شمار نصوص قرآن وحدیث کرتی ہیں:

جب یہ ثابت ہو چکا کہ ''النبیین'' کے مذکور میں کثیر وجوہ کا احتمال ہے اور ان الفاظ میں ظاہراً کوئی وجہ بھی بیان نہیں کی گئی اور حدیث ''لا نبی بعدی'' اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا (اے حبیب آپ فرما دو، اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بن کر آیا ہوں) جیسی نصوص کا بیان بھی صحیح اور اس کا مؤید ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہی عموم اور استغراق حقیقی ثابت ہوگا جو ہمارا مطلوب ومقصود ہے۔

اس تقدیر پر کہ جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا تو عہد واستغراق کا حاصل ایک ہی ہو گیا یعنی احاطہ تامہ، مطلب یہ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم ہر جہت و ہر لحاظ سے سب نبیوں سے آخری ہیں نہ کہ فقط صاحب شریعت ومستقل انبیاء کے۔
(المبین ختم النبیین، فتاویٰ رضویہ ج ۱۴، ص ۳۴۹، خلاصۃ مع اضافہ میسر)

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۷:

جب الف لام میں اصل عہد ہے تو پھر مراد بھی یہی ہوگا:

قوم مرزائیہ اس بات پر بہت زور دیتے ہیں کہ جب الف لام میں اصل عہد ہی ہے تو پھر مراد بھی یہی ہوگا۔

وہ کہتے ہیں دیکھیں ج توضیح میں ہے:

الاصل ای الراجح ھو العھد الخارجی لانہ حقیقۃ التعیین و کمال التمییز

"اصل یعنی راجح عہد خارجی ہی کا ہے۔ اس لئے کہ عہد خارجی حقیقت تعیین اور کمال تمیز ہے۔"

(توضیح تلویح ج ۱، ص ۱۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور)

جب اس کا حقیقی اور راجح معنی عہد ہے تو پھر اسے چھوڑ کر کوئی اور معنی کیونکر درست ہوسکتا ہے۔

(خلاصہ عبارت)

جواب الجواب نمبر ا:

اگر چہ یہ اس کا حقیقی معنی ہے، مگر اس کے محال ہونے کی وجہ سے استغراق مراد لیا جائے گا:

گزشتہ صفحات میں یہ پوری شرح و بسط کے ساتھ ثابت کیا جا چکا ہے کہ النبیین میں الف لام کا برائے عہد خارجی ہونا ممکن نہیں ہے تو جب اس کا امکان ہی ختم ہو گیا تو اب اس کے سوا اس دوسرے معنی کی طرف جایا جائے گا جس کا زیر بحث مقام بھی تقاضا کرتا ہوا اور دیگر نصوص بھی اس کی تائید کرتی ہیں اور وہ استغراق حقیقی ہی ہوسکتا ہے۔

خدا کی قدرت دیکھیئے کہ مرزائیہ نے توضیح کے جس مقام سے اپنی مطلوبہ عبارت نقل کی ہے اسی مقام پر یوں فرمایا گیا ہے:

العھد ھو الاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبعیۃ

"یعنی عہد اصل پھر استغراق اور پھر الف لام برائے جنس
(توضیح علی التنقیح الفاظ العام الجمع معرف باللام)

پھر تلویح میں فرمایا:

ثم الاستغراق الی ان قال فالاستغراق هو المفهوم من اطلاق حیث لاعهد فی الخارج خصوصا فی الجمع الی قوله هذا ما علیه استغراق الی ان قال جہاں پر عہد خارجی نہ ہو وہاں پر اطلاق کے وقت استغراق ہی سمجھا جاتا ہے۔ خصوصاً جمع میں محققین کی یہی رائے ہے۔
(ج ۱، ص ۱۵۰، مکتبہ رحمانیہ)

اس سے ثابت ہوا کہ جب عہد خارجی نہ ہو تو استغراق مراد ہوتا ہے، خصوصاً جمع میں اور ہم بالدلائل ثابت کر چکے ہیں کہ یہاں عہد خارجی مراد نہیں ہوسکتا نیز یہاں ہے بھی جمع ہے لہٰذا استغراق حقیقی ہی مراد ہوگا۔

جواب الجواب نمبر ۲:

یہاں عہد خارجی تسلیم کرنے کی صورت میں بھی استغراق حقیقی ہی مراد ہوگا:

بفرض تسلیم اگر یہاں عہد خارجی کا بھی ہو تو بھی اس سے یقینی طور پر استغراق حقیقی ہی ثابت ہوگا۔ اس لئے کہ کلام الٰہی کا اولاً اور اصالۃً جن سے خطاب تھا یعنی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہوں نے ہرگز اس آیت سے صرف بعض معین افراد انبیاء یا کسی ایک خاص جماعت انبیاء کو نہ سمجھا بلکہ آپ نے سارے کے سارے انبیاء و رسل ہی سمجھے تو اس عہد سے بحمد للہ تعالیٰ وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے حاصل ہوا اور ختم کا حاصل نفی معیت اور بعدیت ہے۔ یعنی آپ کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر لحاظ سے آخری نبی ہیں۔ نہ ہی آپ کے

ساتھ کوئی دوسرا نبی ہے اور نہ ہی آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی ہوگا۔

(ایضاً ص ۴۵۴، خلاصۂ اضافہ سیر)

جواب الجواب نمبر ۳:

یہاں پر استغراق عرفی (مجازی) مراد لینا بھی قطعاً غلط ہے:

جیسا کہ دلائل قاطعہ کی روشنی میں آپ پڑھ چکے کہ یہاں عہد خارجی مراد نہیں ہوسکتا اب یہ بھی پڑھئے کہ یہاں استغراق مجازی بھی مراد نہیں ہوسکتا۔ بلکہ فقط استغراق حقیقی ہی مراد ہوگا کیونکہ عرفی ہونا اس کا مجازی معنی ہے جو مراد لینا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا حقیقی معنی مراد لینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

استغراق کی دو اقسام ہیں:

نمبر ا حقیقی

نمبر ۲: عرفی یعنی مجازی

مرزائیہ کا استغراق حقیقی کا انکار کرتے ہوئے مجازی معنی مراد لینا قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجازی تب لیا جاتا ہے جب حقیقی معنی مراد لینا متعذر رہو اور وہاں پر کوئی قرینہ صارفہ بھی موجود ہو۔

بلاغت کی درسی کتاب دروس البلاغہ میں ہے:

المجاز هوا اللفظ المستعمل فی غير ما وضع له لعلاقة مع قرينة مانعة من ارادة المعنى السابق

"مجاز وہ لفظ ہے جو کسی مناسبت کی وجہ سے اپنے معنی غیر موضوع لہ میں استعمال ہو اس حال میں کہ وہاں کوئی قرینہ بھی پایا جاتا ہو جو سابق (حقیقی) معنی مراد لینے سے مانع ہو۔ (ص ۱۱۲۔ ۱۱۳، مع شرح شموس البراعہ)

اب قوم مرزائیہ بتائے کہ وہ کون سا قرینہ ہے جو یہاں استغراق حقیقی سے مانع ہے؟؟؟

ہاں استغراق حقیقی کی ممانعت پر تو کوئی قرینہ نہیں البتہ اس کے ثبوت پر سینکڑوں دلائل وقرائن ضرور موجود ہیں۔ جیسا کہ زیر بحث آیت کریمہ:

نوٹ:

اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ رب تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء کی صفات عطا کیں بلکہ ان کے ساتھ ساتھ مزید بے حد وحساب اوصاف عطا فرما کر آپ کے سرانور پر امام الرسل والانبیاء اور ختم نبوت کا تاج پہنا دیا۔

اس لئے آپ کو من کل الوجوہ آخری نبی مانتے ہوئے ہی جامع صفات مانا جائے گا اور یہی ایمان ہے۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری

آنچہ ہمہ خوباں دارند تو تنہا داری

مگر مرزائیہ کی طرح آپ کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے استغراق عرفی کے طور پر آپ کو جامع صفات ماننا نہ ممکن ہے اور نہ ہی یہ ایمان کے مطابق ہے۔ اس لئے کہ جب جامع ترین صفت ختم نبوت کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو جامع صفات کا کیا معنیٰ؟ مزید برآں اس صورت میں قرآن وسنت کی سینکڑوں نصوص کا انکار لازم آتا ہے جو صریح کفر ہے۔

مرزائیوں کی دوسری فاسد تاویل کہ:

خاتم النبیین بمعنی زِیْنَةُ الْاَنْبِیَاءِ کے ہے:

مرزائی حضرات اس کی ایک اور فاسد تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں لغوی طور پر اس کا لغوی معنی انگشتری بھی آتا ہے۔

جواب نمبر ۱:

مرزائیہ کی یہ تاویل بھی مردود ہے اس لئے کہ تمام ائمہ لغت نے اس کا معنی آخری ہی کیا ہے:

مرزائیہ کی یہ تاویل بھی ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس لئے کہ لغوی طور پر خاتم بمعنی زینت کے نہیں آتا بلکہ آخری کے معنی میں ہی آتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

قرآنی لغت کے امام، امام راغب فرماتے ہیں:

وخاتم النبيين لانه ختم النبوة اى تممها بمجيئه

''اور آپ خاتم النبیین ہیں اس لئے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آپ نے اپنی تشریف آوری سے اسے مکمل کر دیا۔''

(مفردات ص ۱۴۴)

لسان العرب میں ہے:

خاتم كل شيئ و خاتمته و عاقبة آخره

''ہر چیز کا خاتم، خاتمہ اور عاقبت اس کے آخر کو کہتے ہیں:

اسی لسان میں ہے:

ومعنى ختم وطبع فى اللغة واحد وهو الطبيعة على الشيء والانسداد من ان لا يدخله شئ

''لغت میں ختم اور طبع کا ایک ہی معنی ہے اور وہ یہ کہ کسی چیز کو اس طرح ڈھانپ لینا اور مضبوطی سے بند کر دینا کہ اس میں باہر سے کوئی چیز داخل نہ ہو سکے۔''

اسی میں ہے:

الخاتِم والخاتَم من اسماء النبى و فى التنزيل

العزیز ما کان محمدٌ ابا احد ای آخرھم

''خاتِم اور خاتَم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں میں سے ہیں قرآن مجید میں ہے ما کان محمد ابا احد............یعنی سب نبیوں میں سے آخری،(لسان العرب ج ۴،ص ۴۲۵))

الصحاح میں ہے:

ختم اللہ بخیر

''اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ بالخیر کرے۔''

ختمت القرآن الی آخرہ

''میں نے قرآن مجید ختم کرلیا یعنی پڑھتے پڑھتے اس کے آخر کو پہنچ گیا۔''

اختتمت الشیئ نقیض افتتح

''اختتام، افتتاح کی ضد ہے۔''

والخاتِم والخاتَم بکسر تاءہ وفتح تاءہ والختام وما خاتام کلہ یعنی واحد و خاتم الشیٔ آخرہ و محمد خاتم الانبیاء علیہ السلام خاتِم تاء کی زیر کے ساتھ خاتَم تاء کی زبر کے ساتھ ختام اور خاتام سب کا ایک ہی معنی ہے اور شیٔ کے خاتم سے مراد ہے اس کا اختتام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں میں سے آخری ہیں۔''(ج ۴،ص ۲۵)

القاموس میں ہے:

والخاتم آخر القوم کخاتم ومنہ قول تعالیٰ خاتم النبیین ای آخرھم

''اور خاتَم خاتَم کی طرح ہے اور یہ قوم کے آخری فرد کو کہتے ہیں،
اسی سے رب تعالیٰ کا یہ فرمان ہے، خاتم النبیین، یعنی سب نبیوں
میں سے آخری نبی۔

(القاموس ج ۴، ص ۱۰۴)

ان لغت کی معتبر کتب سے معلوم ہوا کہ ''خاتم النبیین'' کا حقیقی
معنی آخری نبی ہی ہے۔ مرزائیہ کا خاتم بمعنی زینۃ قرار دینا وہ بھی
ختم نبوت کا انکار کر کے یہ سراسر باطل اور لغت اور قرآن و
حدیث کے صریح خلاف ہے۔

جواب نمبر ۲:

آپ کو زینۃ الانبیاء ماننا درست ہے مگر آخری مان کر:

ہاں اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو من کل الوجوہ آخری نبی مان کر بطور مدح کے
زینۃ الانبیاء مانا جائے تو سر آنکھوں پر، بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صرف
نبیوں ہی کی زینت نہیں ہیں بلکہ ماسوا اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز کی زینت ہیں۔

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

جواب نمبر ۳:

آخری ہونا اس کا حقیقی معنی ہے جس کے چھوڑنے پہ کوئی قرینہ صارفہ نہیں پایا جاتا:

آخری ہونا خاتم کا حقیقی معنی ہے اور بمعنی زینۃ کے ہونا زیادہ سے زیادہ
مجازی ہے اور حسب تصریحات ائمہِ لغت و اصول و بلاغت کے جب بغیر کسی تکلف

کے حقیقی معنی لینا ممکن ہو تو مجازی معنی مراد نہیں لیا جاتا۔ اس لئے حقیقی معنی سے انکار کرتے ہوئے مجازی معنی کی طرف جانا وہ بھی استقلالی طور پر یہ سوائے حماقت و غوایت کے کچھ نہیں ہے۔

جواب نمبر ۴

مرزائیہ کا یہ من گھڑت معنی اس لئے بھی درست نہیں کہ یہ بہت بڑی خرابیوں کا باعث ہوسکتا:

مرزائیہ کے اس من گھڑت معنی کو تسلیم کرنا بہت بڑی خرابیوں کا باعث ہے۔

اس لئے کہ اس طرح تو کوئی بھی کس و ناقص اٹھ کر من چاہی تفسیر کرتا پھرے گا۔

جیسے کوئی یہ کہنا شروع کر دے کہ اقِیۡمُو الصَّلٰوۃَ سے نماز کی فرضیت مراد نہیں ہے بلکہ دعا اور درود مراد ہے۔ کیونکہ مجازاً یہ ان کے معنی میں بھی آتا ہے۔

یونہی فمن شهد منكم الشهر فليصمه سے فرضیت روزہ مراد نہیں ہے، بلکہ "رک جانا" ہے۔ کیونکہ لغوی طور پر یہ اس کے یہی معنی ہیں، علی ہذا القیاس۔

تو کیا اس کی بات کو قبول کیا جائے گا؟؟

ہرگز نہیں، اس لئے کہ ایسے تو دین کا شیرازہ ہی بکھر کر رہ جائے گا۔

اس لئے ضروری ٹھہرا کہ قرآن مجید کی کسی آیت یا لفظ کی تفسیر معلوم کرنی ہو تو قرآن مجید یا صاحب قرآن یا صحابہ و من بعد ہم باحسان کی تصریحات اور لغت معتبرہ کی طرف رجوع کیا جائے اور ان سب سے خاتم کا معنی آخری ہونا ہی ثابت ہے۔

جواب نمبر ۵:

خاتم بمعنی آخری نبی ہونے پہ چالیس (۴۰) تفاسیر کے حوالاجات:

مرزائیہ کی من چاہی تفسیر کی تمام تفاسیر معتبرہ کلیتاً تردید کرتی ہیں اور

بالاتفاق ''خاتم النبیین'' کا معنی آخری نبی ہی کرتی ہیں۔ ان تفاسیر میں سے بیس سے زائد کے حوالہ جات ہم گزشتہ سطور میں نقل کر چکے ہیں (دیکھئے پہلی فاسد تاویل کا جواب نمبر ۸ تا ۱۱) اتنے ہی حوالا جات اور لیجئے۔

۱۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ترجمان القرآن اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں

خاتم النبیین... ختم الله به النبیین قبله فلا یکون نبی بعده

''رب تعالیٰ نے آپ کے ذریعے آپ سے پہلے والے تمام انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم فرما دیا اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔'' (تفسیر ابن عباس ص ۵۳۵)

۲۔تفسیر طبری میں ہے:

وخاتم النبیین...الذی ختم النبوة وطبع علیها فلم تفتح لاحد بعده الی قیام الساعة

''یعنی وہ ذات کہ جس نے سلسلہ نبوت کو ختم کر کے اس پر یوں مہر لگا دی کہ اب آپ کے بعد تا قیام قیامت کسی کے لئے نہیں کھولی جائے گی۔''

(زیر آیت ما کان محمد ابا احد............)

۳۔تفسیر کبیر میں ہے:

''خاتم النبیین'' وذلك لان النبی الذی یکون بعده نبی ان ترك شیئا من النصیحة والبیان یستدرکه من یاتی من بعده اما من لا نبی بعده یکون اشفق علی امة و اهدیٰ لهم و احدیٰ اذهو

کو الدلولدہ الذی لیس لہ غیرہ من احد

''آپ کو خاتم النبیین اس لئے فرمایا گیا ہے کہ وہ نبی کہ جس کے بعد کوئی دوسرا نبی آنا ہو وہ اگر نصیحت اور بیان میں کوئی کمی چھوڑ بھی جائے تو اس کے بعد آنے والا اس کمی کو پورا کر دیتا ہے لیکن وہ نبی کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ آنا ہو وہ اپنی امت پر زیادہ شفیق اور زیادہ واضح رہنمائی کرنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی مثال اس باپ کے جیسی ہوتی ہے جس کے بعد اس کی اولاد کی سرپرستی کرنے والا کوئی نہیں۔'' (ج۹،ص۱۷۱)

۴۔ حضرت امام قرطبی فرماتے ہیں:

ھذہ الالفاظ عند جماعۃ علماء الامۃ سلفًا و خلفاً متلقاۃ علی العموم التام مقتضیۃ نصا انہ لانبی بعدہ ﷺ

''ہمیشہ اور ہر دور میں علماء امت اس بات پر متفق رہے ہیں کہ یہ الفاظ (یعنی خاتم النبیین) اس بارے نص ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (تفسیر قرطبی ج۴،ص۱۹۶)

۵۔ تفسیر بیضاوی میں ہے:

وخاتم النبیین و آخر ھم الذی ختمھم اوختموا بہ علی قراۃ عاصم بالفتح

''خاتم النبیین یعنی سب انبیاء میں سے آخری کہ جنھوں نے انبیاء کے آنے کو ختم فرما دیا، یا پھر عاصم کی قرأت خاتَم کے لحاظ سے (یہ معنی ہوگا کہ) آپ کے ذریعے انبیاء کا آنا ختم ہو چکا۔''

(زیر آیت ما کان محمد ابا احد...........)

۶۔تفسیر مدارک میں ہے:

وخاتم النبیین... ای آخرھم یعنی لا ینبأ احد بعدہ

''خاتم النبیین کا مطلب ہے سب نبیوں میں سے آخری نبی یعنی آپ کے بعد کسی کو نئے سرے سے نبوت عطا نہیں کی جائے گی۔'' (ج۲،ص۳۰۶)

۷۔تفسیر خازن میں ہے:

وخاتم النبیین ختم اللہ بہ النبوۃ فلا نبوۃ بعدہ ولا معہ قال ابن عباس، یرید لولم اختم بہ النبیین لجعلت لہ ابنا ویکون بعدہ نبیا وعنہ قال: ان اللہ لما حکم ان لا نبی بعدہ لم یعطہ ولدا ذکرا یصیر رجلا

''اللہ رب العزت نے آپ کے ذریعے نبوت کو یوں ختم فرما دیا ہے کہ نہ آپ کے ساتھ کوئی نبوت ہوئی اور نہ ہی آپ کے بعد ہو گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رب تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ اگر میں نے اپنے محبوب کے ذریعے انبیاء کو ختم نہ کرنا ہوتا تو میں ضرور آپ کو ایسا بیٹا عطا کرتا جو آپ کے بعد نبی ہوتا، آپ سے یہ بھی مروی ہے فرمایا کرتے کہ بے شک جب رب تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرما لیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا تو اس نے آپ کو ایسا بیٹا ہی عطا نہیں کیا جو کہ بالغ مرد بنتا۔'' (ج۳،ص۴۷۰)

۸۔ تفسیر نیشاپوری میں ہے:

وخاتم النبیین... لان النبی اذا علم ان بعدہ نبیًا فقد یترك بعض البیان والارشاد الیه بخلاف مالو علم ان ختم النبوۃ علیه... لا نبی بعد محمد ﷺ

''اگر کسی نبی کو یہ معلوم ہو کہ اس کے بعد بھی کوئی نبی ہوگا تو وہ نصیحت وارشاد میں سے کچھ چھوڑ بھی دیتا ہے۔ برخلاف اس کے کہ جسے یہ معلوم ہو کہ نبوت اس پر ختم کر دی گئی ہے (تو وہ دین وشریعت کو کلی طور پر بیان کر کے جاتا ہے) پس اس لحاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (ج۸،ص۱۵)

۹۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے:

فهذه الایة نص فی انه لا نبی بعدہ و اذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بعدہ بالطریق الاولی والاخریٰ لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوۃ

''یہ آیت کریمہ اس بارے نص ہے کہ بے شک آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جب آپ کے بعد نبی نہیں ہوسکتا تو رسول بدرجۂ اولیٰ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ مقام نبوت کی نسبت مقام رسالت خاص ہے۔'' (ج۳،ص۱۰۰)

۱۰۔ تفسیر درمنثور میں ہے:

عن قتادہ فی ''ولکن رسول الله و خاتم النبیین'' قال آخر نبی... عن الحسن فی قوله ''و

خاتم النبیین" قال: ختم اللہ النبیین بمحمد وکان آخر من بعث

"حضرت قتادہ فرمان باری تعالیٰ:"ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں! یعنی آخری نبی۔ حضرت حسن اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے! اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما دیا ہے اور آپ مبعوث ہونے والے انبیاء میں سے آخری نبی ہیں۔" (ج ۴، ص ۵۴۴)

۱۱۔ تفسیر جلالین میں ہے:

وکان اللہ بکل شیئ علیما منہ بان لا نبی بعدہ

"اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے اور یہ بھی اس کی معلومات سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔" (ص ۳۵۵)

۱۲۔ تفسیر ملا علی قاری میں ہے:

وخاتم النبیین آخر ھم الذی ختمھم او ختمھم بہ

"خاتم النبیین کا معنی ہے نبیوں میں سے ایسے آخری نبی کہ جنہوں نے انبیاء کو ختم کر دیا یا آپ کے ذریعے انبیاء کو ختم کیا گیا۔" (ج ۴، ص ۲۰۷)

۱۳۔ تفسیر مظہری میں ہے:

قرء عاصم بفتح التاء علی الاسم بمعنی الآخرو

الباقون بکسر التاء علی وزن فاعل یعنی الذی ختم النبیین حتی لا یکون بعدہ نبی

"امام عاصم نے اسم ہونے کی بنیاد پر تاء کے فتح کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی آخری ہونا ہے اور باقی مفسرین نے تاء کے کسرہ کے ساتھ فاعل کے وزن پر پڑھا ہے، یعنی وہ ذات جس نے اپنی آمد سے انبیاء کے سلسلے کو ختم کر دیا حتیٰ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔" (ج۵،ص۵۳۵)

۱۴۔ تفسیر کشاف میں ہے:

وخاتم النبیین یعنی انہ لو کان لہ ولد بالغ مبلغ الرجال لکان نبیا ولم یکن ھو خاتم الانبیاء

"یعنی اگر آپ کا کوئی ایسا بیٹا ہوتا جو رجالیت و بلوغت کی عمر کو پہنچتا تو ضرور وہ نبی ہوتا اور ایسا نہیں ہوا کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔" (ص ۱۰۶۳)

۱۵۔ تفسیر ابی سعود میں ہے:

وخاتم النبیین... ای کان آخر ھم الذین ختموا بہ...... لان معنی کونہ خاتم النبیین أنہ لا تنبئا بعدہ احد

"یعنی آپ ان سب انبیاء میں سے آخری ہیں نبی ہیں کہ جن کا سلسلہ آپ کے ذریعے ختم فرما دیا گیا ہے۔ کیونکہ آپ کے آخری نبی ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نئے سرے سے نبوت سے نہیں نوازا جائے گا۔" (ج۵،ص۲۲۹)

۱۶۔ تفسیر جمل میں ہے:

وکان اللہ بکل شیئ علیما ای من علمہ بکل شیئ بان لا نبی بعدہ

''اور رب تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے، یعنی وہ جو ہر چیز کا علم رکھتا ہے، یہ بھی اس کے علم سے ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (ج۴،ص۱۷۹)

۱۷۔ تفسیر صاوی میں ہے:

وخاتم النبیین... النفی فی الحقیقیۃ متوجہ للوصف الی کون ابنہ رجلا و کونہ نبیا بعد

''(وَمَا کَانَ میں جو نفی ہے) یہ نفی حقیقت میں وصف یعنی آپ کے بیٹے کا بالغ مرد ہونا اور آپ کے بعد اس کا نبی ہونا کی طرف متوجہ ہے۔ (تحت آیت: ماکان محمد ابآ احد......)

مطلب یہ ہے کہ نہ آپ کا بیٹا بلوغت کو پہنچا اور نہ ہی وہ نبی بنا تو جب آپ کا حقیقی بیٹا بھی نبی نہ بن سکا تو پھر کوئی اور کیونکر بن سکتا ہے؟

۱۸۔ تفسیر روح المعانی میں ہے:

فمعنیٰ خاتم النبیین الذی ختم النبیون بہٖ ومآلہ آخر النبیین

''خاتم النبیین کا معنی ہے ایسا نبی کہ جس کے ذریعے انبیاء کو ختم کر دیا گیا ہو۔ اس (یعنی خاتَم الانبیاء بفتح التاء) کا مآل بھی آخر النبیین ہونا ہے۔'' (ج۱۱، جزء۲۲،ص۴۹)

۱۹۔تفسیر روح البیان میں ہے:

قوله علیه الالسلام: لا نبی بعده۔ ومن قال بعدنبینا نبی یکفر لانه انکر النص وکذلك لوشك فیه لان الحجة تبین الحق من الباطل ومن ادعیٰ النبوة بعد محمد لایکون دعواه الا باطلًا

''آپ کا فرمان ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں جو کوئی ہمارے نبی کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا قائل ہو۔ اس کی تکفیر کی جائے گی کیونکہ اس نے نص کا انکار کیا ہے۔ یونہی اس کی بھی جو کوئی اس میں شک کرے کیونکہ دلیل قطعی نے حق کو باطل سے جدا کر دیا ہے اور جو کوئی بھی ہمارے نبی کے بعد دعویٰ نبوت کرے گا اس کا دعویٰ باطل و مردود ہوگا۔'' (ج۷،ص۱۸۸)

۲۰۔ حضرت امام ملاں جیون رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی دونوں قرأتوں کے لحاظ سے بڑا زبردست کلام فرمایا ہے ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

وخاتم النبیین ای لم یبعث بعده نبی قط...... والمقصود انه یفهم من الآیة ختم النبوة علی نبینا علیه السلام لان الخاتم بفتح التاء عند عام و بکسر التاء عند غیره و علیٰ الاول هو من الختام الذی یختم به الباب وانما یطلق ههُنا علی النبی لا نه یختم به ابواب النبوة ویغلق الی یوم القیامة و علی الثانی یکون منه ایضا ای یختم النبیین ویفعل الختم و تقویه قرأة ابن

مسعود لکن نبینا ختم النبیین او بمعنیٰ الآخر فثبت المدعیٰ والاول رأی صاحب الکشاف ولآخیر رأی الامام الزاھد والمال علی کل توجیه ھو معنی الاخیر ولذلك فسر صاحب المدارك قرأة عاصم بالآخر وصاحب البیضاوی کلا القرأتین بالآخر

''خاتم النبیین یعنی آپ کے بعد کبھی بھی کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ مقصود یہ ہے کہ اس آیت سے یہ سمجھا جائے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔ اس لئے کہ خاتَم تاء کے فتح کے ساتھ امام عاصم کے نزدیک ہے اور خاتِم تاء کے کسرہ کے ساتھ آپ کے سوا دیگر قراء کے نزدیک ہے۔ پہلی قرأت خاتَم کی بنیاد پر یہ ختام سے ہوگا۔ جس کا معنی ہوتا ہے وہ چیز جس کے ساتھ دروازہ بند کیا جائے (اس لحاظ سے) خاتَم کا لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس لئے بولا گیا ہے کہ آپ کے ذریعے نبوت کے سارے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں اور وہ دروازے قیامت تک بند ہی رہیں گے۔''

اور دوسری قرأۃ (خاتِم) کی بنیاد پر بھی یہی معنی ہوگا یعنی آپ نے سلسلۂ انبیاء کو ختم کر دیا اور ختم کا فعل فرمایا۔ اس معنی کو تقویت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ قدرت لَکِنَّ نَبِیَّنَا خَتَمَ النَّبِیِّیْن (یعنی ہمارے نبی نے انبیاء کو ختم کر دیا) بھی دے رہی ہے۔ یا پھر یہ آخر کے معنی میں ہے۔ پس ہر لحاظ سے مقصود ثابت (کہ آپ علیہ السلام آخری نبی ہیں)

پہلی توجیہ صاحب کشاف کی رائے کے مطابق ہے اور دوسری توجیہ امام زاہد کی رائے کے مطابق ہے لیکن دونوں توجیہات کا مقصود ایک ہی ہے اور وہ ہے آخر النبیین، اس وجہ سے صاحب مدارک نے قرأۃ عاصم کی تفسیر آخر سے کی ہے اور امام بیضاوی نے دونوں قرأتوں کی تفسیر آخر سے ہی کی ہے۔ (ص ۶۲۳)

قارئین کرام!

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہماری نقل کردہ چالیس (۴۰) سے زائد تفسیری شہادتوں میں سے ہر ایک میں خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کیا گیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی اس کا معنیٰ نبی تراش مہر وغیرہ نہیں کیا گیا۔ جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ صدر اسلام سے لے کر آج تک ہر دور کے مسلمان یہی سمجھتے آئے ہیں کہ اس کا معنی آخری نبی ہے۔ مزید برآں کہ زیر بحث آیت کریمہ میں کسی قسم کی نہ کوئی تاویل ہے اور نہ کوئی تخصیص ہے۔ مگر ایک یہ بدبخت مرزائی قوم ہے جو اس کی کبھی کوئی فاسد تاویل کرتی ہے اور کبھی کوئی۔

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۸ کہ:

جیسے خاتم المہاجرین میں آخری مہاجر ہونا مراد نہیں اسی طرح خاتم النبیین میں بھی آخری نبی ہونا مراد نہیں:

قوم مرزائیہ دھوکہ دینے کیلئے یہ عذر پیش کرتی ہیں جس طرح حدیث نبوی خاتم المہاجرین (جو سرکار علیہ السلام نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا) میں خاتم سے مراد آخری مہاجر نہیں ہوسکتا ویسے ہی خاتم النبیین میں بھی خاتم سے مراد آخری نبی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ہجرت ابھی تک جاری ہے۔ یونہی خاتم النبیین فرمانے کے باوجود نبوت بھی جاری وساری ہے۔

قاضی نذیر قادیانی لکھتا ہے:

”واضح ہو کہ خاتم المہاجرین کے یہ معنی ہیں کہ مکہ سے مدینہ کی طرف جو ہجرت مخصوصہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہوئی اس کے لحاظ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ ہجرت کرنے والوں میں سے آخری فرد ہیں نہ کہ آپ علی الاطلاق مہاجرین کے محض آخری فرد ہیں کیونکہ اس مخصوصہ ہجرت کے بعد بعض اور بھی ہجرتیں ہونے والی تھیں جیسا کہ ہمارے موجودہ زمانہ کی ہجرت ہے جو تقسیم ہند کے وقت کرنا پڑی ہے۔“

(شان خاتم النبیین ۲۴۹۔۲۵۰)

جواب الجواب:

اس حدیث میں آخری مہاجر ہونا ہی مراد ہے:

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ مکہ پاک سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا رہے تھے کہ ادھر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس (۱۰) ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر مکہ فتح کرنے کے لئے تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں ملاقات ہوگئی۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا:

”اے چچا جان! آپ ہمارے ساتھ مکہ شریف واپس چلیں۔ ان کے دل میں خیال آیا کہ اگر میں مدینہ طیبہ تک نہ پہنچ سکا تو شائد شرف ہجرت سے محروم رہ جاؤں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔“

فَاِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ

”بے شک آپ آخری مہاجر ہیں۔“

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ واقعتاً آخری مہاجر ہیں۔ کیونکہ ان کی ہجرت کے چند گھنٹوں بعد ہی مکہ شریف کی فتح کا عمل شروع ہو گیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد مکہ مکرمہ دارالکفر سے دارالاسلام بن گیا تھا۔ پھر دارالاسلام بننے کے بعد مکہ مکرمہ سے ہجرت کا فلسفہ بھی ختم ہو گیا۔

جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے:

لاھجرۃ بعد الفتح

''فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔'' (ج ۱، ص ۴۳۳)

ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جس ہجرت کے لحاظ سے خاتم المہاجرین فرمایا تھا آپ اس لحاظ سے حقیقتاً آخری مہاجر ہیں۔

لہٰذا مرزائیہ کا اس حدیث پر قیاس کرتے ہوئے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہونے سے انکار کرنا اور اس حدیث سے اجرائے نبوت پر دلیل لانا قطعاً باطل ہے۔

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۹ اور ۱۰ کہ:

جیسے خاتم الاولیاء اور خاتم المحدثین میں خاتم آخری ہونے کے معنی میں نہیں، ایسے ہی آیت میں آخری نبی ہونا مراد نہیں:

حدیث پاک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خاتم الاولیاء فرمایا گیا ہے یونہی محاورۃً شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کو خاتم المحدثین کہا جاتا ہے حالانکہ اولیاء حضرت علی کے بعد بھی ہوتے رہے ہیں۔ یونہی محدثین بھی شاہ عبدالعزیز کے بعد ہوتے رہے ہیں تو جس طرح ان دونوں مقامات پر خاتم کا معنی آخری نہیں۔ اس طرح آیت کے اندر بھی خاتم آخری کے معنی میں نہیں ہے۔

جواب الجواب نمبر ا

خاتم الاولیاء کے الفاظ اہلسنت کی کسی معتبر کتاب سے ثابت نہیں ہیں۔ لہٰذا انہیں دلیل بھی نہیں بنایا جا سکتا:

مرزائیہ کا یہ استدلال بھی مغالطہ آفرینی کے سوا کچھ نہیں، اس لئے کہ یہ الفاظ اہلسنت کی کسی بھی معتبر کتاب سے ثابت نہیں ہیں، البتہ اہل تشیع کی کتاب تفسیر صافی میں موجود ہیں جو کہ ہمارے نزدیک بے شک من گھڑت باتوں کا مجموعہ ہے تو جب یہ الفاظ ہی ثابت نہیں تو ان سے استدلال کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟

جواب الجواب نمبر ۲:

خاتم المحدثین کا جملہ مبالغہ اور مجاز پر محمول ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں ہے:

جہاں تک خاتم المحدثین اور اس جیسے دوسرے محاورات (جیسے خاتم المحققین اور خاتم المفسرین وغیرہ) کا تعلق ہے تو اس مقام پر یہ بھی نا قابلِ استدلال ہیں۔ اس لئے کہ یہ سب انسان کے کلام سے ہیں، جس کو آئندہ کل کی خبر نہیں ہوتی کہ کل کیا ہونے والا ہے؟ کتنے انسان پیدا ہوں گے، کتنے مریں گے، کتنے عالم ہوں گے اور کتنے جاہل ہوں گے؟

اس لئے کسی انسان کو کوئی حق نہیں کہ وہ خاتم المحدثین بول کر اس کا حقیقی معنی (یعنی محض آخری ہونا) مراد لے، کیونکہ یہ بات تو اس کے علم میں قطعاً نہیں ہے کہ وہ یہ الفاظ جس کے لئے بول رہا ہے اس کے ساتھ دنیا میں کوئی اور بھی محدث ہے یا نہیں؟ اور وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ اس کے بعد قیامت تک کوئی اور بھی محدث پیدا ہو گا یا نہیں؟

اس لئے اگر کسی پر یہ الفاظ بولے جائیں تو اس بات سے چارہ نہیں ہے کہ ان کو مجاز اور مبالغے پر محمول کیا جائے تا کہ الفاظ کو مہمل اور لغو ہونے سے بچایا جا سکے۔ اس لئے عالم الغیب ذات کے کلام کو کلام بشیر پر قیاس کرنا بالکل درست نہیں ہے۔

اس واسطے ہم کہتے ہیں کہ یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ یہ محاورہ بالاتفاق مجاز اور مبالغے پر محمول ہے جبکہ خاتم النبین بالاتفاق از جمیع مفسرین امت اپنے حقیقی معنی پر محمول ہے۔

جواب الجواب نمبر ۳:

خاتم المحدثین کے قائل کا ارادہ دوام نہیں ہوتا:

اس محاورے کے قائل کا خود بھی دوام اور تحقیق کا ارادہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ غیب میں چھپی چیزوں کو نہیں دیکھ سکتا۔ جبکہ رب تعالیٰ کی نگاہ میں ماضی، حال مستقبل سب برابر طور پر عیاں ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کا فرمان اس کے علم ازلی کی روشنی میں قیامت تک کے دوام پر محمول ہے۔ جیسا کہ مفسرین نے زیر بحث آیت کے اس حصے وکان اللہ بکل شیئ علیما کی تفسیر ہی یوں فرمائی ہے:

منہ بان لا نبی بعدہ

''اس کی معلومات سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (جلالین ص ۳۵۵)

جواب الجواب نمبر ۴:

یہ فقرہ ایک ہی زمانے میں کئی افراد کے لئے بولا جا سکتا ہے جبکہ خاتم النبیین کی مصداق صرف اور صرف ایک ہی ذات ہے:

یہ فقرہ ہر شخص اپنے گمان کے مطابق کہتا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ اپنے گمان

میں غلط ہو، نیز یہ فقرہ ایک زمانے میں متعدد افراد پر بولا جا سکتا ہے اور بولا بھی جاتا ہے کیونکہ اس میں مبالغہ اور کمال وصف ہوتا ہے۔ جبکہ خاتم النبیین الفاظ کی مصداق ازل تا ابد ایک ہی ذات ہے جسے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا ہے یہ مبارک نام ایک تو ہمیشہ اپنے حقیقی معنی میں بولا گیا ہے اور ہر دور اور جگہ میں صرف اور صرف ہمارے نبی کے لئے بولا گیا ہے۔ اس لئے یہ فقرہ اس مقام پر قابل استدلال ہونے کی حیثیت نہیں رکھتا۔

جواب الجواب نمبر ۵:

اگر مرزائیہ کی یہ بات درست ہو تو پھر آیت ہذا کا کوئی حاصل اور نتیجہ نہیں رہتا:

بفرض محال اگر مرزائیہ کی یہ بات درست ہو تو پھر ہر آنے والے نبی کو خاتم کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں حقیقی معنی آخری ہونا مراد نہ رہا تو کمال وصف ہوگا، درایں صورت آیت کا کوئی حاصل اور نتیجہ باقی نہیں رہتا اور یہ بات بداہۃً باطل ہے اس لئے کہ یہ طے شدہ ضابطہ ہے کہ:

"صفت جب مقامِ مدح میں واقع ہو تو تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔" (نور الانوار ص ۳)

اسی واسطے مفسرین فرماتے ہیں:

عطف صفة و "خاتم النبيين" على صفة "رسول الله" تكميل و زيادة في التنوية بمقامه ﷺ

(تفسیر التحریر والتنویر، زیر آیت ما کان محمد ابا احد......)

"اور خاتم النبیین میں ایک صفت عظیم ہے جو مقام مدح میں واقع

ہوئی ہے۔ اس واسطے یہ صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہی
بولی جائے گی، اور یہ تبھی ممکن ہے کہ جب یہ اپنے حقیقی معنیٰ میں
ہو۔''

ثابت ہوا کہ نہ آپ کے بعد کوئی نبی ہے اور نہ ہی یہ الفاظ کسی اور کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔

جواب الجواب نمبر ۶:

مرزائیہ کی بات درست ماننے کی صورت میں یہ بھی خرابی لازم آئے گی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت سے زائد اور خصوصی تعلق نہیں رہے گا، جس کا خیال بھی باطل ہے:

مرزائیہ کے مفروضے کی بنیاد درست مان لی جائے تو یہ بھی خرابی لازم آتی ہے کہ آیت ہذا نے خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت کے ساتھ جو مزید اور خاص تعلق بیان کیا وہ باقی نہیں رہتا اور ایسا خیال کرنا کرنا بھی ایک دم مردود ہے۔

اس لئے کہ سیاق آیت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو امت کے ساتھ ابوت (حقیقی ونسبی باپ ہونے) کی بجائے نبوت کا علاقہ ہے وہ بھی ایسی جو ختم نبوت کے تاج سے مزین ہو، اسی واسطے آپ کی اولاد نرینہ نہ رہی تا کہ آپ کے بعد نبوت کی طمع کلی طور پر ہی ختم ہو جائے۔

اگر آپ کے بعد نبوت کو جاری رہنا ہوتا تو نہ ہی آپ کو خاتم النبیین فرمایا جاتا اور نہ ہی آپ کی اولاد بلوغت سے قبل وصال پاتی، کیونکہ احادیث وتفسیری شواہد میں یہ صراحت کے ساتھ آچکا ہے کہ آپ کی مذکر اولاد کا حدِ بلوغت و رجالیت کو پہنچنے سے پہلے ہی وصال فرما جانا بوجہِ انقطاعِ نبوت کے ہے۔

جواب الجواب نمبر ۷:

یہ عامیانہ سا فقرہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے قطعی دلائل کا مقیس علیہ بننے کی ذرا بھر صلاحیت نہیں رکھتا:

پھر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ایک عامیانہ سا فقرہ ہے جو ختم نبوت کے سینکڑوں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کا مقیس علیہ بننے کی ذرا بھر بھی صلاحیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ تمام نصوص نے نبی کریم ﷺ کو حقیقی معنوں میں آخری نبی قرار دیا ہے۔ جبکہ یہ فقرہ جب بھی بولا جاتا ہے بطور مجاز اور مبالغے کے بولا جاتا ہے، اس لئے قرآنی الفاظ خاتم النبیین کو اس عامیانہ فقرے پر قیاس کرنا مرزائیہ کی حماقت و جہالت اور سفاہت وغوایت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۱۱ کہ:

کتب لغت و تفسیر قابل اعتبار نہیں ہیں:

شاطر اور ہٹ دھرم قوم مرزائیہ کے ترکش کا یہ آخری تیر ہوتا ہے کہ جب کتب تفسیر و حدیث، لغۃ و اصول وغیرہ ان کی تائید کرنے کی بجائے کھلم کھلا ان کی تغلیط و تردید کرتی ہیں تو یہ لوگ فوراً یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ کتابیں اور ان کے مفسرین قابل اعتبار نہیں ہیں۔

مرزا غلام قادیانی کا ایک چیلہ طفیل شاہ ایسی ہی یا وہ گوئی ہانکتے ہوئے کہتا ہے:

> ''خدا ان مولویوں سے بچائے یہ سخت دھوکہ دیتے ہیں اوپر بیان کردہ ان کی لغت کی کتابیں نہیں ہیں۔ بلکہ تفاسیر ہیں اور مفسرین کی تفسیر کی تو یہی غرض ہوتی ہے کہ وہ اپنے عقائد کی جس کو وہ صحیح سمجھتے ہیں اشاعت کرتے ہیں۔ بلکہ لغت کی کتابیں لکھنے والوں

میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے۔ تفسیر لکھنے والا اگر اس عقیدہ کا حامی ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت بند ہے تو وہ خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین ہی کرے گا۔ مثلاً مولویوں کے ہم خیال مفسروں کو ہی لے لو۔" (فیضان ختم نبوت فی خیر الامت ص ۴۲۔ ۴۳)

جواب الجواب نمبر ۱

مرزائیہ نے قرآن، صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور ساری امت کو ہی دھوکے باز قرار دے دیا (العیاذ باللہ):

قارئین کرام!

آپ غور کریں کہ مرزائیہ کتنی بدطینت و خبیث الفکر قوم ہے کہ قرآن، صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ساری امت کو ہی دھوکے باز قرار دے دیا ہے، العیاذ باللہ۔

اس لئے کہ خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین ہونا قرآن نے بھی بیان کیا ہے۔ صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی یہی تفسیر کی ہے جیسا کہ لا نبی بعدی جیسے سینکڑوں فرامین اس پہ شاہد ہیں، یونہی صحابہ و من بعدہم باحسان نے بھی یہی معنی بیان کیا ہے اور ساری امت نے بھی یہی سمجھا ہے، جیسا کہ ہمارے چالیس سے زائد تفاسیر کے نقل کردہ حوالاجات بآواز بلند اس کی گواہی دے رہے ہیں۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگوں پر رب تعالیٰ نے صدیوں قبل ہی یہ فتنہ مرزائیت آشکار فرما دیا تھا جس کا انہوں نے صدیوں قبل ہی سدِّ باب فرما دیا تھا۔

ملاحظہ ہو، علامہ ابن عاشور اس زیرِ بحث آیت کے تحت فرماتے ہیں:

وقد اجمع الصحابة على ان محمدا صلى الله عليه وسلم خاتم الرسل والانبياء و عرف ذلك و

تواتر بینهم وفی الاجیال من بعدهم ولذلك لم یترددوا فی تکفیر مسیلمة والاسود العنسی

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اجماع تھا کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الرسل والانبیاء ہیں اور یہ بات ان میں اور ان کے بعد والے سب اسلاف میں بھی بطور اجماع کے مشہور اور متواتر تھی۔ اسی وجہ سے انہوں نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو کافر قرار دینے میں ذرا بھر تردد نہیں کیا تھا۔"

جواب الجواب نمبر ۲:

ان مفسرین کے بغیر فہم قرآن کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے اس لئے ان کو چھوڑنا فہم قرآن سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے:

ہر ذی عقل یہ سمجھ سکتا ہے کہ آج جو امت کے پاس فہم وعلوم قرآن کا ذخیرہ موجود ہے یہ کسی اور طریقے سے حاصل نہیں ہوا بلکہ انہیں مفسرین کے ذریعے سے حاصل ہوا ہے۔ یعنی کلام الٰہی کی اولاً تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی پھر آپ سے سن کر اور آپ کی بارگاہ سے ملنے والے فیضان علم وعرفان کی بدولت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تفسیر کی پھر احادیث واقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں تابعین، تبع تابعین اور آج تک کے مفسرین نے تفسیر کی یوں اس سلسلۃ الذہب کے واسطے سے ہم تک قرآن اور اس کا فہم پہنچا۔ اب یہ تو نہیں ہے کہ ہر پیدا ہونے والا شخص پیدائشی عالم قرآن ہو کہ کسی کا سہارا لئے بغیر خود سے ہی کسی بھی آیت کا مطلب سمجھ لے!!!

اس لئے ہم کہتے ہیں ان مفسرین کو چھوڑنے کا دوسرا مطلب ہے قرآن فہمی سے محروم ہونا۔

جواب الجواب نمبر ۳:

اگر اپنے عقائد کی ترجمانی کرنا جرم ہے تو اس جرم کے مرزائیہ بھی مرتکب ہیں:

کتنی حماقت پر مبنی بات ہے کہ مفسرین اپنے عقائد کی ترجمانی کرتے ہوئے اس کی اعانت کرتے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں اعتراض والی کون سی بات ہے، ظاہر ہے جب وہ علماء ہی اسلام کے ہیں تو اسلامی عقائد کی روشنی میں ہی تفسیر کریں گے نا اور اسلامی عقائد ہی کی اشاعت کریں گے نا۔

اب یہ تھوڑی ہوگا کہ وہ علماء تو اسلام کے ہوں اور تفسیر قرآن یہود ونصاریٰ، مشرکین کے عقائد کے مطابق کریں گے اور اُن کے عقائد کی اشاعت کریں گے؟

اور اگر پھر بھی بقول تمہارے یہ بات قابل اعتراض و جرم ہو تو ہم کہتے ہیں یہ جرم تو تم بھی کر رہے ہو۔ تم بھی تو اپنی اس تحریر میں اپنے ہی باطل نظریات کی ترجمانی کر رہے ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام کتب لغت و حدیث اور کتب تفسیر کلی طور پر تمہارے عقائد و نظریات کا رد بلیغ کرتی ہیں اس لئے تم اپنی جاہل قوم کو جھوٹی تسلیاں دینے کے لئے اس طرح کی حیلہ سازیوں سے کام لیتے ہو۔

مرزائیوں کی تیسری فاسد تاویل کہ:

خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ آپ اپنی امت کے رسولوں کے سردار ہیں:

کسی نے سچ ہی کہا تھا کہ ایک جھوٹ چھپانے کے لئے ہزار جھوٹ بولنے پڑھتے ہیں۔ بالکل یہی حالت قوم مرزائیہ کی ہے کہ انہیں بھی خاتم النبیین کا حقیقی معنی آخری نبی چھوڑنے کے لئے ہزار جتن کرنے پڑتے ہیں مگر پھر بھی

انہیں ناکامی ہی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

ملاحظہ ہو ایک اور فاسد تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ اپنی امت کے رسولوں کے سردار ہیں۔

قاضی یوسف قادیانی لکھتا ہے:

''کیا خاتم النبیین بمعنی سید الرسل مانع نبوت ہے؟ ہر گز نہیں سید الرسل تو تب ہی ہوں گے جب آپ کی امت میں بھی رسول ہوں جن کے آپ مطاع اور سردار ہوں اور جو آپ کے مطیع اور متبع ہوں ورنہ سید الرسل کیسے؟ (النبوۃ فی القرآن ص ۲۳۷)

جواب نمبر ۱:

مرزائیہ کی یہ تاویل سراپا فاسد و مردود ہے:

قاضی یوسف کی اس عبارت میں دو باتیں بیان ہوئی ہیں۔

نمبر ۱:

سوال کہ کیا خاتم النبیین بمعنی سید الرسل ہونا مانع نبوت ہے؟

نمبر ۲:

یہ کافرانہ استدلال کہ آپ سید الرسل تبھی ہو سکتے ہیں کہ اگر آپ کی امت میں بھی رسول ہوں اور آپ کے مطیع ہوں۔ پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ خاتم النبیین اور سید الرسل یہ دونوں ہی ہمارے نبی محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بے مثال اوصاف ہیں، یہ دونوں نہ ایک دوسرے کی ضد ہیں اور نہ ہی مخالف ہیں اور نہ ہی دونوں کے اجتماع سے کوئی چیز مانع ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جس طرح دیگر بے شمار اوصاف حمیدہ مجتمع ہیں اسی طرح یہ دونوں بھی اکٹھے ہی پائے جاتے ہیں۔ اس لئے تمہارا یہ سوال قائم کرنا ہی بذات خود جہالت وحماقت ہے۔

لیکن خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی معنی چھوڑ کر یہ معنی کرنا قطعاً درست نہیں اور نہ ہی پوری تاریخ اسلامی نے ایسا انداز اختیار کیا ہے۔ مزید یہ کہ قاضی یوسف کا اپنے سوال پہ بغیر کوئی دلیل قائم کیئے گزر جانا ثابت کرتا ہے کہ مرزائیہ کا یہ خیال باطل وعاطل اور بے بنیاد ہے۔

جواب نمبر ۲:

مرزائیہ کی یہ تاویل فاسد اُن کے اپنے اعتقاد کے بھی مخالف ہے:

موصوف کی دوسری بات خود اس لئے بھی باطل ہے کہ یہ ان کے نظریے کے بھی خلاف ہے۔ اس لئے کہ ''رسل'' رسول کی جمع ہے۔ جس کا اطلاق کم از کم تین افراد پر ہوتا ہے، بفرض محال اگر مرزائیہ کا یہ استدلال درست ہو تو پھر لازم ٹھہرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں کم از کم تین رسول تو پائیں جائیں۔

حالانکہ یہ بات انہیں خود بھی تسلیم نہیں ہے کیونکہ سوائے مرزا غلام قادیانی کے کسی دوسرے کو رسول ماننے کے لئے وہ بھی تیار نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ان کا باپ مرزا غلام قادیانی خود لکھتا ہے:

''نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۳۹۱۔ ۳۹۲، روحانی ج ۲۲، ص ۴۰۶۔ ۴۰۷)

جواب نمبر ۳:

سید الرسل کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ آدم تا عیسیٰ تمام انبیاء و رسل کے سردار ہیں:

موصوف کا یہ کہنا کہ آپ سید الرسل تبھی ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ کی امت میں

بھی رسول ہوں جو آپ کے تابع و متبع ہوں۔ یہ بھی سراسر قرآن و صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب و تغلیط اور مرزائیہ کے باطل ہونے کی واضح ترین دلیل ہے۔ اس لئے کہ آپ کے سید الرسل ہونے کا انحصار اس بات پر ہرگز نہیں ہے کہ آپ کی امت میں بھی رسول ہوں، پھر وہ آپ کی پیروی کریں۔ بلکہ آپ کے سید الرسل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے بھی انبیاء و رسل ہوئے آپ ان سب کے سید و سردار ہیں۔ اس پر سینکڑوں دلائل موجود ہیں جن میں سے ایک مسجد اقصیٰ میں ان تمام انبیاء و رسل کا آپ کے پیچھے نماز پڑھنا ہے۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سرّ کہ عیاں ہو معنی اول و آخر
کہ دست بستہ پیچھے ہیں سب کھڑے جو سلطنت آگے کر گئے تھے

مرزائیہ کے اس استدلال کے بھی باطل و مردود ہونے کی یہ بھی بہت بڑی دلیل ہے کہ یہ مضمون نہ کسی آیت میں بیان ہوا ہے اور نہ ہی حدیث میں اور نہ ہی کسی مستند و معتبر امام کے قول میں۔

جواب نمبر ۴:

آپ صرف اپنے سے پہلے والے انبیاء کے ہی نہیں بلکہ تمام مخلوقات کے ہی سید و سردار ہیں:

پوری مرزائیہ پارٹی ایڑھی چوٹی کا زور بھی لگا لے تو بھی قرآن و حدیث سے اپنے موقف پہ کوئی ایک بھی دلیل صحیح نہیں پیش کر سکتی۔ جبکہ ہمارے پاس ہمارے اس موقف پر بے شمار دلائل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اپنے سے پہلے والے انبیاء و رسل کے ہی سردار نہیں بلکہ تمام مخلوقات کے ہی آقا و مولا اور سردار ہیں۔

ملاحظہ ہو سرکار علیہ السلام خود فرماتے ہیں:

انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر وبیدی لواء

الحمد ولا فخر وما نبی یومئذ آدم فمن سواہ الاتحت لوائی

''میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا اور میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور یہ برائے فخر نہیں کہتا اور اس دن آدم اور ان کے سوا (عیسیٰ علیہ السلام تک) جتنے نبی ہیں سب میرے زیر لواء ہوں گے۔

(مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، سنن دارمی ج ا، ص ۳۱)

ایک جگہ فرمایا:

انا سید العالمین

''میں تمام جہانوں کا سردار ہوں۔'' (تفسیر کبیر ج ۲، ص ۲۵۳)

جس کے زیر لواء آدم و من سوا
اس کی قاہر حکومت پہ لاکھوں سلام

جواب نمبر ۵:

مرزائیہ کی یہ تاویل فاسد ہی نہیں بلکہ کفر کا پلندہ ہے:

مرزائیہ کی یہ تاویل فاسد ہی نہیں بلکہ کفر کا پلندہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صدر اسلام سے لے کر آج تک ساری امت کا اجماع و اتفاق رہا ہے کہ اگر کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے کسی اور شخص کو نبی مان لے یا خود دعویٰ نبوت کر دے دونوں صورتوں میں کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ اس پر ائمہ اسلام کی بے شمار تصریحات پیش کی جا سکتی ہیں مگر اس بابت سردست مرزائیہ کے کذاب اور جھوٹے مدعیٔ نبوت کا اپنا فتویٰ ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتا ہے:

'میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج

سمجھتا ہوں۔" (آسمانی فیصلہ ص ۴، روحانی خزائن ج ۴، ص ۳۱۴)

تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک رسول ماننے والا کافر ہے تو پھر اندازہ لگائیے کہ قاضی یوسف کی بکواس کتنی بڑی کفر کا پلندہ ہوگی کہ جس نے ایک دو بھی نہیں بے شمار رسول مان لئے؟؟؟

مرزائیوں کی چوتھی فاسد تاویل کہ:

خاتم النبیین بمعنی مُصَدِّقُ النَّبِیِّیْنَ کے ہے:

قاضی یوسف قادیانی ایک اور فاسد تاویل کرتے ہوئے کہتا ہے:

"خاتم النبیین بمعنی مصدق النبیین ہے یعنی حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ جس قدر نبی ہوئے سب کے صادق ہونے کی شہادت آپ نے ادا کر کے تصدیق کی.......... الغرض آپ کی نبوت پر ایمان لانے سے جمیع انبیاء ما قبل کی تصدیق ہوتی ہے۔ پس آپ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیہ من الرُّسُل ہوئے۔"

(النبوۃ فی القرآن ص ۲۳۷)

جواب نمبر ۱

یہ تاویل اس لئے بھی مردود ہے کہ لغت و تفسیر کی کسی بھی معتبر کتاب میں خاتم النبیین کا معنیٰ مُصَدِّقُ النَّبِیِّیْنَ بیان نہیں کیا گیا:

اس تاویل کی مردود ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ آج تک لغت و تفسیر کی کسی بھی معتبر کتاب میں یہ معنیٰ بیان نہیں کیا گیا نہ ہی کسی حدیث میں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزائیہ کی یہ تفسیر تفسیر بالرائے ہے جو بذاتِ خود حرام و مردود ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۲:

مرزائیہ کی یہ تاویل ان کی گزشتہ تاویل کی تردید بھی کرتی ہے:

کسی نے ٹھیک کہا تھا اور شائد مرزائیہ جیسے لوگوں کے لئے ہی کہا تھا کہ دروغ گورا حافظہ نباشد (یعنی جھوٹے آدمی کا حافظہ نہیں ہوتا) مطلب یہ ہے کہ مرزائیہ کی یہ تاویل ان کی گزشتہ تاویل کی تردید و تغلیط کر رہی ہے۔ اس لئے کہ اُس میں یہ کہا گیا تھا کہ آپ سید الرسل تبھی ہو سکتے ہیں کہ جب آپ کی امت میں بھی رسول ہوں اور وہ آپ کی پیروی بھی کریں ورنہ سید الرسل نہیں ہو سکتے)

اور اِدھر یہ کہا کہ آپ "مصدق النبیین" اس معنیٰ میں ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جتنے بھی نبی ہوئے آپ نے سب کی تصدیق کی۔ جس پر دلیل یہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ "مصدق لمابین یدیہ من الرسل" جس کا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء و رسل جن کی تصدیق نبی پاک نے فرمائی تھی اور فرمائی وہ تمام وہی ہیں جو آپ سے پہلے ہوئے۔ بفرض محال اگر آپ کے بعد بھی انبیاء و رسل ہونے ہوتے تو لازم امر تھا کہ آپ اُن کی بھی تصدیق فرماتے اور آیت یوں ہوتی۔ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ بَعْدِهٖ جو کہ اس طرح نہیں ہے جس کا صاف نتیجہ یہ ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی رسول پیدا ہونا ہے نہ ہی کوئی نبی۔

نیز یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ جن انبیاء و رسل کے مصدق ہیں (یہ مرزائیہ کو بھی تسلیم کہ وہ آدم تا عیسیٰ ہیں) سید الرسل بھی انہیں کے ہیں۔

جواب نمبر ۳:

آپ کو مصدق النبیین ماننا بالکل عین ایمان ہے۔ مگر آپ کے آخری ہونے کے انکار کے ساتھ ماننا عین کفر ہے:

یہ بات تو بالکل عین ایمان اور بمطابق قرآن ہے کہ آپ کو مصدق النبیین

مانا جائے۔ مگر اس طور پر ہرگز نہیں کہ خاتم النبیین کا حقیقی معنی آخر النبیین کا انکار کیا جائے۔ اس لئے کہ ہم بار بار لکھ چکے کہ شروع اسلام سے لے کر آج تک ہر لغوی اور تفسیری مستند عالم نے اس کا یہی معنیٰ بیان کیا ہے کسی ایک نے بھی آخر النبیین کا انکار کرتے ہوئے اس کا معنی مصدق النبیین نہیں بیان کیا۔

مرزائیہ کی مت ماری گی ہے جو اس کا حقیقی معنی چھوڑ کر اس کو لینے پہ بضد ہیں۔ حالانکہ اگرچہ یہ دونوں الگ الگ وصف ہیں مگر ان میں تضاد ہرگز نہیں جو دونوں اکٹھے مراد نہیں ہو سکتے۔

جو ذات اپنے سے قبل انبیاء کی مصدق ہو سکتی ہے بغیر کسی شک وشبہ کے وہ ان کی خاتم بھی ہو سکتی ہے۔

جواب نمبر ۴:

بفرض محال اگر یہ تاویل درست ہو تو پھر اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا خصوصیت رہ جاتی ہے؟

بفرض محال اگر خاتم النبیین کا حقیقی معنی آخر النبیین ترک کر کے فقط مصدق النبیین ہی مراد لیا جائے تو پھر اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی کیا خصوصیت؟ اس لئے کہ اس طور پر تو یہ وصف ہر نبی میں بھی پایا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ تمام بھی ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے تھے۔ بلکہ یہ وصف تو ہر مسلمان میں بھی پایا جاتا ہے کیونکہ وہ امتی ہونے کی حیثیت سے بھی حضرت آدم علیہ السلام تا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے سچا ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

اس لئے لازمی ٹھہرا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخر النبیین مان کر مصدق النبین مانا جائے۔

جواب نمبر ۵:

ہمارے مؤقف کی تائید مرزائیہ کی زبانی:

مرزائیہ کی طرف سے یہ بالکل بجا کہا گیا ہے کہ:

''الغرض آپ کی نبوت پر ایمان لانے سے جمیع انبیاء ماقبل کی تصدیق ہوتی ہے۔''

اس سے یہ صراحتاً ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کا کلمہ پڑھنے سے جن انبیاء کی تصدیق کرنا فرض ہے اور آپ کا کلمہ پڑھنے سے جن انبیاء کی تصدیق ہو جاتی ہے وہ صرف اور صرف وہی ہیں جو آپ سے پہلے والے ہیں نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی و رسول نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اس کی تصدیق کرنا بھی ضروری ہوتا۔

یہ وہ سچ ہے جو نہ چاہتے ہوئے بھی مرزائیہ کے قلم سے نکل گیا۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے:

الکذوب قد یصدق (بخاری)

''جھوٹا آدمی کبھی کبھی سچ بھی بول دیتا ہے۔''

مرزائیوں کی پانچویں فاسد تاویل کہ خاتم النبیین بمعنیٰ ابوالانبیاء کے ہے:

مرزائی حضرات خاتم النبیین کے حقیقی معنیٰ کو ترک کرنے کی غرض سے ایک اور تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کا معنیٰ ہے ابوالانبیاء ہے۔ ملاحظہ ہو:

قاضی نذیر لکھتا ہے:

''آنحضرت ﷺ صرف عام افراد کے ہی باپ نہیں بلکہ آپ

نبیوں کے بھی باپ اور ان کو بھی روحانی زندگی بخشنے والے ہیں۔"

(القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین ص ۲۳، ۲۴)

جواب نمبر ۱:

مرزائیہ کا یہ موقف کسی تفسیر میں بیان نہیں کیا گیا:

مرزائی قوم میں اگر غیرت نام کی کوئی چیز ہے تو کتب حدیث اور تفسیر میں سے کوئی ایک حوالہ پیش کریں کہ جس میں خاتم النبیین کا حقیقی معنی ترک کر کے ابو الانبیاء کا معنی کیا گیا ہو۔ ان کے باطل ہونے کی یہ واضح ترین دلیل ہے کہ ان کا یہ مضمون کسی معتبر کتاب میں نہیں پایا جاتا۔

جواب نمبر ۲:

آپ کے ابوالانبیاء ہونے کا قطعاً یہ معنیٰ نہیں کہ آپ نبی تراش ہیں:

اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ ہر نبی اپنی امت کے لئے بمنزلہ روحانی باپ کے ہوتا ہے اور ہمارے نبی بھی اس امت کے لئے شفیق اور ناصح ہونے کے لحاظ سے ابو الامۃ یعنی امت کے روحانی باپ ہیں اسی بات کی وضاحت ہمارے مفسرین یوں کرتے ہیں:

وکل رسول ابو امته لا مطلقاً بل من حیث انه شفیق ناصح لهم واجب التوقیر والطاعه علیهم

"اور ہر رسول اپنی امت کا باپ ہوتا ہے لیکن مطلقاً نہیں بلکہ ان کے شفیق اور ناصح ہونے کی حیثیت سے اور اس اعتبار سے کہ ان پر اس نبی کی توقیر اور اطاعت کرنا واجب ہے۔"

(تفسیر بیضاوی تحت الآیۃ ما کان محمد ابا احد)

اور یہ بات بھی درست ہے کہ آدم علیہ السلام تا عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء کو نبوتیں آپ ہی کے صدقے سے ملی ہیں اور یہ سب آپ کے مدح خواں تھے۔ مگر یہ بات قطعاً درست نہیں نہ ہی قرآن و حدیث سے میل کھاتی ہے کہ خاتم النبیین کا حقیقی معنی سے انکار کر کے اس کا معنی ابو الانبیاء اس غرض سے اختراع کیا جائے کہ آپ کی امت میں بھی نبی پیدا ہوں گے۔ نہ ہی ابوالانبیاء کا یہ معنیٰ ہے کہ آپ نبی تراش یا نبیوں کو پیدا کرنے والے ہیں۔

مرزائیوں کی چھٹی فاسد تاویل کہ:

سیاق آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین ابو الانبیاء کے معنی میں ہے:

مرزائیہ کی یہ تاویل ان کی پچھلی تاویل ہی کا حصہ ہے اُسے الگ طور پر نقل کر کے اس کی تردید اس لئے کی گئی ہے تا کہ پیشگی ہی ہمارے قارئین کرام اِس تاویل کا جواب اجمالاً اور علیٰ وجہ البصیرت سمجھ جائیں۔

قادیانی مناظر قاضی نذیر دھوکہ دینے اور علمی الجھاؤ پیدا کرنے کے لئے لکھتا ہے:

''خاتم النبیین کا مفہوم بلحاظ سیاق آیت۔''

اس سلسلہ میں اس کی لغوی تحقیق سے پہلے سیاق آیت سے اس مفہوم پر روشنی ڈالتا ہوں۔

واضح ہو کہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبین الایہ کا شان نزول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بعد منشاء الٰہی کے مطابق حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی دلجوئی اور متبنیٰ کی رسم کو مٹانے کے لئے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تو مخالفین

نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ آپ نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا ہے۔ کیونکہ آپ نے زید کو متبنیٰ بنا رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کے جواب میں فرمایا: ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم'' کہ محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ ہی نہیں۔ لہٰذا نہ زید آپ کا بیٹا ہے اور نہ زینب رضی اللہ عنہا آپ کی بہو تھیں۔ جن سے زید کے طلاق دینے پر آپ نے اپنا نکاح کیا ہے۔ گویا آیت کے اس حصے میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ابوت جسمانی کی بلحاظ بالغ نرینہ اولاد رکھنے کی نفی کی گئی ہے۔

اس کے کے بعد خدا تعالیٰ نے حرف لکن استدراک کرتے ہوئے فرمایا ہے، ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ حرف لکن استعمال کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی پچھلے کلام میں اگر کوئی شبہ یا وہم پیدا ہوتا ہو تو اس کے بعد لکن کا لفظ ذکر کر کے جو کلام لایا جاتا ہے اس سے اس پیدا ہونے والے شبہ یا وہم کو دور کرنا مقصود ہوتا ہے چنانچہ شرح جامی میں جو عربی علم نحو کی مستند کتاب میں لکھا ہے:

ولکن للاستدارك فمعنى الاستدراك دفع توهم من كلام المقدم بين كلامين متغايرين نفيا واثباتا معنى

''کہ لکن کا لفظ استدراک کے لئے (بمعنی تدارک مافات کے لئے) استعمال ہوتا ہے اور استدراک کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ کلام مقدم سے جو وہم پیدا ہوتا ہے اس وہم کو دور کرنا مقصود ہوتا ہے اور لکن سے مقدم اور ما بعد کلام آپس میں ایک دوسرے سے نفی اور اثبات کی صورت میں معنی مختلف ہوتے ہیں۔''

اب اس جگہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم منفی کلام سے شبہ پیدا ہوتا تھا کہ معاذ اللہ خدا تعالیٰ نے انحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رہبر ہونا اور لاوارث ہونا تسلیم فرما لیا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے ان شانئک ھو الابتر کے قول میں کفار کے اس اعتراض

کی خود تردید کر چکا تھا کہ (معاذ اللہ) آپ ابتر ہیں اور بتا چکا کہ آپ کا دشمن ابتر ہے نہ یہ کہ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں یا آپ لاوارث ہیں۔ اس جگہ اس شبہ کا ازالہ لکن کے منتخب کلام رسول اللہ و خاتم النبیین کے الفاظ سے کیا گیا۔

رسول اللہ کے الفاظ سے تو اس شبہ کا ازالہ کیا گیا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور رسول اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ اس لئے گو آپ کی جسمانی بالغ اولاد موجود نہیں لیکن آپ کی روحانی اولاد آپ کی امت کی صورت میں ضرور موجود ہے۔ لہٰذا آپ ابتر اور مقطوع النسل اور لاوراث نہیں۔ آپ کے وارث آپ کی امت کی صورت میں آپ کے روحانی فرزند موجود ہیں۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ پر خاتم النبیین کا عطف کیا گیا ہے اور عطف کرنے کے لئے ضروری ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف میں ایک پہلو سے مناسبت ہو اور دوسرے پہلو سے مغایرت ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے الفاظ سے ابوت روحانی ہی ثابت کرنا متصور ہے۔ ورنہ معطوف علیہ اور معطوف میں مناسبت نہ رہے گی۔ اب مغایرت یوں ہی مقصود ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ میں تو آپ کی ابوت روحانی بلحاظ عمومیت مراد ہو اور خاتم النبیین کے الفاظ میں بلحاظ خصوصیت ابوت روحانی مراد ہوتا تغایر کا پہلو بھی موجود ہو اور مناسبت کا پہلو بھی پایا جائے۔

اور چونکہ معطوف، معطوف علیہ پر معنوں کی زیادتی پیدا کرتا ہے۔ اس لئے بلاغت کلام مقتضی ہے کہ اس جگہ خاتم النبیین کا عطف رسول اللہ پر بطور تاسیس مع تاکید کے ہو (یعنی ابوت روحانی کے معنوں میں بھی زیادتی پیدا کرے اور رسول اللہ کے الفاظ میں جو ابوت روحانی ہے اس کی تاکید بھی کرے) پس ماحصل رسول اللہ و خاتم النبیین کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظوں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

امت کا روحانی باپ قرار دیا گیا اور خاتم النبیین کے الفاظ میں اس ابوت روحانی کو اس سے بڑی شان میں یوں پیش کیا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے بھی باپ ہیں پس آپ کے وارث ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی سیاق کلام کو مدنظر رکھتے ہوئے ویویو بر مباحثہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی و مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی میں اس آیت کی ایسی ہی تفسیر بیان فرمائی ہے۔'' (شان خاتم النبیین ص ۱۵۶ تا ۱۶۰)

یہ مضمون مرزائیہ کی درج ذیل کتب میں بھی پایا جاتا ہے۔

القول المبین ۲۰ تا ۲۶ از قاضی نذیر

علمی تبصرہ ص ۳۵ تا ۳۸ از قاضی نذیر

مقام خاتم النبیین ص ۳۶۔ ۹۰ از قاضی نذیر

ازالۂ شبہات ص ۲۱۲ تا ۲۱۴ از قاضی نذیر

حقانیت احمدیت ص از محمد صادق سماٹری

شان محمد ص ۵ تا ۸، از مولوی عبدالغفور

تفسیر خاتم النبیین ص ۶، تا ۶۰ قاضی نزیر

جواب نمبر ا تا ۷:

زیر بحث آیت کریمہ کا سیاق و سباق بھی مرزائیہ کے نظریے کی تائید نہیں کرتا:

قارئین کرام!

مرزائیوں کے درج بالا استدلال سے درج ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

نمبر ا: آیت کریمہ کا شان نزول۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بعد منشاء الٰہی کے مطابق متبنیٰ کی رسم مٹانے کو جو (یہ تھی کہ منہ بولے بیٹے سے کی مطلقہ بیوی سے شادی نہیں ہوسکتی) کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا اور آپ کے اس فعل مبارک پر اعتراض کرنے والے کفار و منافقین کو جواب دینے کے لئے آیت نازل ہوئی۔

نمبر ۲: کلمہ لٰکِن استدراک کے لئے آتا ہے یعنی پچھلے کلام میں پیدا ہونے والے وہم یا شبہ کو دور کرنے کے لئے۔

نمبر ۳:

لَکِنۡ کا ماقبل اور مابعد نفی اور اثبات کی صورت میں ایک دوسرے سے معنیً مختلف ہوتے ہیں۔

نمبر ۴:

''ما کان محمد ابا احد'' سے یہ شبہ پیدا ہوا تھا کہ رب تعالیٰ نے کفار کا یہ اعتراض کہ محمد ابتر ہیں تسلیم کر لیا ہے تو اس کا ازالہ لٰکِن کے ذریعے کلام مثبت رسول اللہ و خاتم النبیین کے الفاظ سے کیا گیا۔

نمبر ۵:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ سے تو اس شبہ کا یوں ازالہ کیا گیا ہے کہ آپ امت کے لئے بمنزلہ روحانی باپ ہیں، لہٰذا ابتر نہیں۔

نمبر ۶:

پھر رسول اللہ پر خاتم النبیین کا عطف کیا گیا ہے۔

نمبر ۷:

عطف کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ایک لحاظ سے مناسبت ہو اور ایک لحاظ سے مغایرت ہو۔

نمبر ۸:

خاتم النبیین سے اگر ابوت روحانی مراد نہ ہو تو معطوف علیہ اور معطوف میں مناسبت نہیں رہتی۔

نمبر ۹:

یہ مناسب تبھی متصور ہو سکتی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوت روحانی بلحاظ عموم ہو اور خاتم النبیین سے ابوت روحانی بلحاظ خصوص ہو۔

نمبر ۱۰:

معطوف، معطوف علیہ کے معنوں میں زیادتی پیدا کرتا ہے۔

نمبر ۱۱:

رسول اللہ پر خاتم النبیین کا معنی عطف برائے تاسیس مع تاکید ہے۔

نمبر ۱۲:

خلاصہ کلام یہ کہ رسول اللہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آپ اپنی امت کے روحانی باپ ہیں اور خاتم النبیین سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آپ اپنی امت کے نبیوں کے روحانی باپ ہیں۔

اب آئیں سلسلۂ وار ان امور کے جوابات ملاحظہ کریں۔

نمبر ۱ سے لے کر ۳ تک ہمیں اتفاق۔

نمبر ۴ میں مرزائیہ نے جس شبہ کی تعیین کی ہے اس کے تفسیر بالرائے ہونے پر یہی دلیل کافی ہے کہ ان کا یہ مضمون کسی بھی معتبر تفسیر میں نہیں پایا جاتا یہی وجہ ہے کہ مرزائی مناظر اس سے آنکھ چراتے ہوئے خاموشی سے گزر گیا۔

آیئے ہم بتاتے ہیں کہ وہ کون سا شبہ تھا جس کا لٰکِنْ کے ذریعے ازالہ کیا گیا ہے۔

تفسیر جمل میں ہے:

وجہ الاستدراك أنه لما نفي كونه ابالهم كان ذلك مظنة ان يتوهم أنه ليس بينه و بينهم مايوجب تعظيم واتقيادهم له فدفعه ببيان ان حقه من حق الاب الحقيقي من حيث رسولهم

”استدراک کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ سے آپ کی امت کے مردوں کے باپ ہونے کی نفی کی گئی تو یہ وہم پیدا ہوا کہ (اب) ان کے اور آپ علیہ السلام کے درمیان ایسا واسطہ نہیں جو امت پر آپ کی تعظیم اور پیروی کو واجب کرنے والا ہو تو اس وہم کو اس بیان کے ذریعے دور کیا گیا ہے کہ آپ کا حق حقیقی و نسبی باپ سے بھی کہیں زیادہ ہے کیونکہ آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔“

(جمل ج ۴، ص ۱۷۸)

اس شبہ کی تعین اور اس کے ازالے کی یوں بھی وضاحت کی گئی ہے:

”کہ جب آپ سے ابوت جسمانی کی نفی کی گئی تو یہ وہم پیدا ہوا کہ شائد محبت و شفقت پدری کی بھی نفی ہوگئی جو کہ ابوت کا خاصہ لازمہ ہے تو اس کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا گیا۔ ”ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین“ یعنی اگرچہ محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تم سے ابوت جسمانی کا علاقہ نہیں ہے لیکن نبوت و رسالت کا علاقہ ضرور ہے اور ایک رسول اپنی امت پر لاکھوں باپوں سے بھی زیادہ شفیق و مہربان ہوتا ہے۔“

تفسیر روح المعانی میں اسی مضمون کی وضاحت کی گئی ہے:

استدرك من نفي كونه عليه السلام ابا احد من

رجالهم علی وجه یقتضی حرمة المصاهرة ونحوها الی اثبات کونه علیه اسلام اما لکل واحد من الامة فیما یرجع ابی وجوب التوقیرو التعظیم لهووجوب الشفقةو النصیحة لهم

(ملاحظہ ہو جزء ۲۲ ج ۱۱، ص ۴۶)

استدراک کی یوں بھی تقریر کی گئی ہے کہ جب آپ سے ابوت جسمانی کی نفی کی گئی تو اس سے آپ کی ذات سے نفیٔ رسالت کا وہم پیدا ہوا کیونکہ ابوت و رسالت کے مابین تلازم معروف ومشہور تھا تو اس کے ازالہ کے لئے فرمایا کہ اگرچہ وہ تمہارے مردوں کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور رسول کئی باپوں سے زیادہ مہربان ہوتا ہے۔'' (خلاصہ عبارت بمرجع سابق)

نمبر ۵ سے ہم اس حد تک متفق ہیں کہ ہمارے نقل کردہ شبہات کا ازالہ ''رسول اللہ'' سے فرمایا گیا ہے۔

نمبر ۶ سے مکمل اتفاق:

نمبر ۷ کے بارے ہمارا مطالبہ ہے کہ قوم مرزائیہ اس پر اصول و بلاغت اور کتب تفسیر میں سے کوئی مستند شہادت پیش کریں، اس لئے کہ بغیر کسی دلیل صحیح کی تائید کے قرآن کے کسی لفظ کی تفسیر کرنا تفسیر بالرائے کہلاتا ہے۔ جو حرام اور ممنوع ہے، ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزائیہ نے اس مقام پر بھی تفسیر بالرائے سے کام لیا ہے۔

نمبر ۸ بالکل ہی مردود ہے اس لئے کہ اس میں خاتم النبیین کے حقیقی معنی سے انحراف لازم آتا ہے۔ جہاں تک عطف بالواؤ کا تعلق ہے تو یہ بھی مطلقاً جمع کے لئے آتا ہے، جہاں تک معطوف علیہ اور معطوف میں مناسبت کا تعلق ہے تو وہ بھی واضح ہے کہ جب ''ماکان محمد ابا احد'' سے منفی شدہ ابوت جسمانی کا

استدراک ''لکن رسول اللہ'' سے ابوت روحانی کے ذریعے قائم کیا گیا تو پھر ایک اور وہم پیدا ہوا کہ جس طرح پہلے رسولوں کے بعد دوسرے رسول آجاتے تھے پہلے رسولوں کی ابوت روحانی منقطع ہو جاتی تھی تو کیا ادھر بھی یوں ہی ہو گا؟ یعنی کیا ان کے بعد بھی کوئی رسول یا نبی ہو گا؟ تو اس کا ازالہ یوں فرمایا گیا کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ آپ رسول اللہ کے ساتھ ساتھ خاتم النبیین بھی ہیں اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اس لئے کہ آپ کی ابوت روحانی قیامت تک منقطع نہیں ہو گی۔

تفسیر روح المعانی میں اس کی یوں صراحت کی گئی ہے۔

جئی به (یعنی و خاتم النبیین) للاشارة الی امتداد تلك الابوة المشار الیه بما قبل الی یوم القیامة

''خاتم النبیین کے الفاظ اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے لائے گئے ہیں کہ آپ کی وہ ابوت روحانی جو رسول اللہ کے ذریعے قائم کی گئی ہے۔ اس کا امتداد قیامت تک کے لئے ہے۔

(ج ۱۱، ص ۴۶)

تفسیر جمل میں ہے:

ولما کان قوله ''من رجالکم'' مظنة ان یتوهم انه ابو احد من رجال نفسه الذین ولدوا منه دفعه بقوله و خاتم النبیین فانه یدل علی أنه لا یکون بالواحد من رجال نفسه ایضًا. لانه لو بقی الابن بالغ بعده لکان اللائق به ان یکون نبیًا بعده فلا یکون هو خاتم النبیین

''فرمان باری ''من رجالکم'' سے جب یہ وہم پیدا ہوا کہ شائد آپ اپنی حقیقی بالغ اولاد کے باپ ہوں تو اس وہم کو ''خاتم النبیین'' کہہ کر دور کیا گیا۔ کیونکہ یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ (آپ جس طرح اپنی امت کے مردوں کے باپ نہیں ہیں ویسے ہی) اپنی حقیقی اولاد کے بالغ مردوں کے بھی باپ نہیں ہیں۔ اس لئے کہ اگر آپ کے بعد آپ کا کوئی بالغ بیٹا ہوتا تو وہ ضرور اس لائق تھا کہ آپ کے بعد وہ نبی ہوتا، (بفرض محال) اگر ایسا ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین نہ رہتے۔''

(ج ۴، ص ۱۷۸)

اس کی یوں بھی وضاحت کی گئی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ابوت روحانی قائم کر کے آپ کی امت کو آپ کے روحانی فرزند قرار دیا گیا تو اس سے یہ وہم پیدا ہوا کہ چونکہ بیٹا اپنے باپ کی وراثت کا وارث ہوتا ہے تو کیا آپ کی امت بھی آپ کی نبوت کے وارث ہو گی؟ یعنی کیا نبوت ان میں بھی جاری رہے گی؟

تو خاتم النبیین کے ذریعے اس شبہ کا ازالہ کر دیا گیا کہ آپ کی امت اگرچہ آپ کی روحانی اولاد ہے مگر منصب نبوت کی وارث نہ ہو گی، منصب نبوت آپ پر ختم ہو چکا ہے اب آپ کے بعد کسی کو بھی نبوت نہیں ملے گی۔ البتہ آپ کی امت نبوت و رسالت کے ثمرات یعنی علم و عرفان کی ضرور وارث ہو گی، اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا:

العلماء ورثة الانبياء

''علماء نبیوں کے وارث ہیں۔''

(ترمذی: ۲۶۷۲، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان وغیرہ)

حضرت امام آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذیل کی عبارت میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے:

والمراد بالابوۃ المنفية ھھنا الابوۃ الحقيقة الشرعية التی يترتب عليها احكام الابوۃ الحقيقة اللغوية من الارث... فحيث نفی كونه ابا احد من رجالهم بای طريق كانت الابوۃ... تحقق نفی كونه ابا له مطلقاً (روح المعانی ج۱۱، ص ۴۶۳)

نمبر۹ کا جواب یہ ہے کہ اگر یہاں مغایرت معلوم کرنی ہو تو یوں بھی کی جائے گی کہ رسول بمعنی صاحب کتاب نبی اور نبی سے مراد وہ پیغمبر جو پہلے والے ہی کی شریعت پر عمل پیرا ہو اور خاتم النبیین بمعنی حقیقی آخر النبیین تو گویا یہاں نسبت عموم خصوص کے لحاظ سے مغایرت اعتباری ہے نہ کہ اس طور جو مرزائیہ نے اپنے گھر سے تیار کر لی۔

نمبر۱۰ کے جواب میں اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ لاف زنی اور لغت و اصول اور بلاغت و تفسیر سے بے علمی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بلاغت و اصول وغیرہ کی کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ معطوف، اپنے معطوف علیہ کے معنوں میں زیادتی پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ بات درست ہو تو پھر جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (آیات میرے پاس زیاد اور عمرو) کا یہ معنی بنے گا کہ زید عمرو کی نسبت زیادہ آنے والا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ لغت و اصول کی ہر کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ واؤ مطلقاً جمع کے لئے آتی ہے۔ ملاحظہ ہو مرزائی مناظر کی محولہ کتاب شرح جامی میں بھی لکھا ہوا ہے کہ:

فالواؤ للجمع مطلقًا (ص ۴۰۴، مکتبہ علوم اسلامیہ)

نمبر ۱۱ سے اس حد تک تو اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کا عطف رسول اللہ پر بطور تاسیس مع تاکید ہو۔ مگر مرزائیہ کا اس سے اخذ شدہ مردود نتیجہ قابل قبول نہیں ہے، اس لئے کہ وہ خود قرآن اور احادیث کے صریح مخالف ہے۔

تاسیس مع تاکید کی ایسے انداز سے وضاحت کی جائے کہ نصوص قاطعہ کے ساتھ ساتھ تفاسیر معتبرہ بھی اس کی حمایت و تائید کرتی ہوں تو مقبول ہوگئی اور وہ ایسے ہے کہ یوں کہا جائے کہ:

''محمد تمہارے مردوں کے باپ نہیں ہیں لیکن ان کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور اس سے بھی بڑی شان یہ ہے کہ وہ آخر النبیین ہیں۔''

تفسیر التنویر والتحریر میں اسی طرح اشارہ فرمایا گیا ہے:

وعطف صفة ''وخاتم النبيين'' على صفة ''رسول الله'' تكميل و زيادة في التنويه بمقامه صلى الله عليه وسلم

''صفت خاتم النبیین کا جو عطف صفت رسول اللہ پر عطف کیا گیا ہے یہ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلندی کی تکمیل اور اضافے کے لئے کیا گیا ہے۔'' (تحت الایۃ، ما کان محمد ابا احد......)

نمبر ۱۲ سے بھی صرف اس حد تک اتفاق ہے کہ آپ اپنی امت کے لئے بمنزلہ روحانی باپ کے ضرور ہیں مگر اس کا ہرگز یہ معنی نہیں ہے آپ کی امت میں بھی نبی پیدا ہونے والے ہیں جن کی وجہ سے آپ کو ابو الامۃ کہا جائے گا۔ اس لئے کہ یہ معنی سراسر قرآن و حدیث کی سینکڑوں نصوص اور اجماع امت کے مخالف ہے۔

جواب نمبر ۸:

مرزائیہ کے استدلال کے باطل ہونے کی یہ بھی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی ابوالامۃ فرمایا ہے:

ہم کہتے ہیں مرزائیہ کے استدلال کی تردید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اس امت کا روحانی باپ قرار دیا گیا ہے۔

ملاحظہ ہو وہ روایت تفسیر روح المعانی میں یوں منقول ہے:

روی أنه علیه الصلوٰة والسلام قال: لعلی کرم الله وجهه انا وانت ابو هذه الامة

''روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ (اے علی!) میں اور تو اس امت کے روحانی باپ ہیں۔'' (تحت الآیۃ، ما کان محمد ابا احد............)

اب ہم قوم مرزائیہ سے پوچھتے ہیں بتایئے اگر تمہارے نزدیک ابوالامۃ سے مراد امت میں پیدا ہونے والے نبیوں کا باپ ہونا ہے تو تمہارے استدلال کی روشنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ابوالانبیاء قرار پاتے ہیں اس کا کیا جواب ہے؟؟؟

بحمد للہ!

ہماری اس تحقیق انیق کی روشنی میں ہمارا عقیدہ مزید نکھر کر سامنے آ گیا کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حقیقی طور پر آخری نبی مان کر ابوالامۃ یا سابقین انبیاء کے لحاظ سے ابوالانبیاء بمعنی اصل و اصول نبوت مانا جائے تو سر آنکھوں پر، ورنہ خاتم النبیین کے حقیقی معنی کا انکار کرتے ہوئے یہ معنیٰ کرنا سراسر مردود باطل۔

اُن کی نبوت، ان کی ابوت ہے سب کو عام
ام البشر عروس انہی کے پسر کی ہے

ظاہر میں میرے پھول ہیں حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صدا ابو البشر کی ہے
(حدائق بخشش)

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۱۲ کہ:

نبی کریم ﷺ خاتم ہیں مگر مستقل اور صاحب شریعت انبیاء کے نہ کہ غیر مستقل وغیر صاحبِ کتاب انبیاء کے:

مرزا غلام قادیانی اور اس کے ماننے والے اس بات پر بہت زور دیتے ہیں کہ دیکھیں جی ہم بھی نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں مگر اس معنیٰ میں کہ آپ صرف اور صرف مستقل و صاحب شریعت انبیاء کو ختم کرنے والے ہیں لہٰذا آپ کے بعد غیر مستقل وغیر تشریعی، غیر صاحب کتاب نبی آسکتے ہیں یونہی ظلی اور بروزی نبی بھی آسکتے ہیں۔ چونکہ مرزا صاحب بھی غیر مستقل وغیر تشریعی نبی ہیں اس لئے وہ بھی صف انبیاء میں شامل ہیں۔

اس سلسلہ میں مرزا غلام قادیانی کی اپنی عبارت پڑھیے۔

وہ لکھتا ہے:

''اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔'' (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن ج ۲۰، ص ۴۱۲)

قاضی نذیر قادیانی لکھتا ہے:

''جماعت احمدیہ............ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد کو............ امتی نبی ہی مانتی ہے نہ کہ نئی شریعت لانے والا یا

مستقل نبی تشریعی اور مستقل انبیاء میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے آخری مرد ہیں۔(الحق المبین ص ۲)

جواب الجواب نمبرا

خاتم النبیین میں کسی بھی قسم کی تخصیص وتاویل اور استثناء نہیں ہے:

مرزائیہ کی اس تاویل کے بھی فاسد وعاطل ہونے کی یہ بہت واضح دلیل ہے کہ اس آیت کریمہ میں کسی بھی قسم کی نہ تخصیص وتاویل ہے نہ ہی کوئی استثناء ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستقل وغیر مستقل اور تشریعی وغیر تشریعی سبھی انبیاء کے خاتم ہیں۔ اس کی تفصیل مزید دھوکہ دہی نمبر ۵ کے جواب الجواب نمبر ۲ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔اس میں ہم ائمہ اسلام کی تصریحات نقل کر چکے ہیں۔

جواب الجواب نمبر ۲:

اس آیت کا غیر مؤول وغیر مخصص اور غیر مستثنیٰ ہونا مرزا غلام قادیانی کو بھی تسلیم ہے:

مرزائیہ کی اس تاویل کے مردود ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ اس آیت کا غیر مؤول وغیر مخصص اور غیر مستثنیٰ ہونا خود مرزائیہ کے باپ مرزا غلام قادیانی کو بھی تسلیم ہے، اس کی عبارت ملاحظہ ہو وہ لکھتا ہے:

الاتعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمیٰ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰، روحانی خزائن ج ۷ ص ۲۰۰)

ترجمہ: ”تم جانتے نہیں کہ رب رحیم ومتفضل نے بغیر کسی استثناء کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے“

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے جال میں صیاد آ گیا

جواب الجواب نمبر ۳:

جب مرزا خود بھی صاحب شریعت ہونے کا مدعی ہے تو مرزائی یہ تاویل کس منہ سے پیش کرتے ہیں:

پھر کمال حیرت کی بات ہے کہ مرزائی حضرات جس بندے کے دفاع میں اتنے پاپڑ بیلتے ہیں ان کا وہ باپ خود بھی صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویدار ہے۔

اس کی عبارت یہ ہے:

''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی مثلاً یہ الہام قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظ فروجھم ذلك اذکیٰ لھم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔''

(اربعین نمبر ۴، ص ٦، روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۴۳۵)

قارئین کرام!

آپ غور فرمائیں کہ مرزائی حضرات جس نبوت کے اجراء کے قائل ہیں وہ غیر تشریعی وغیر مستقل نبوت ہے۔ جس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

بعد مستقل وتشریعی نبوت کا مدعی کافر ومرتد ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی مرزائیہ کے نظریات کی روشنی میں کافر ومرتد ہے۔

جواب الجواب نمبر ۴:

لفظ خاتم عام ہے جس کو خاص معنی میں محدود کرنا قطعاً غلط ہے:

مرزائیہ کی اس تاویل کے باطل ہونے پر وہ قانون بھی صریح دلالت کرتا ہے جو خود مرزا غلام قادیانی نے بھی بیان کیا ہے کہ ایک عام لفظ کو خاص معنیٰ میں محدود کرنا مردود ہے، اس کی عبارت ذیل میں ہے:

''ایک عام لفظ کو خاص معنی میں محدود کرنا صریح شرارت ہے

(نور القرآن نمبر ۲، ص ۴۴، روحانی خزائن ج۹، ص ۴۴۴)

ثابت ہوا کہ مرزائی حضرات بقول اپنے باپ کے شرارتی لوگ ہیں۔ کیونکہ یہ بھی لفظ ''خاتم'' جو کہ عام ہے کو مستقل وصاحب شریعت نبی معنی خاص میں محدود کرتے ہیں۔

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۱۳ کہ:

تم کہتے ہو کہ سرکار کے بعد نبی کوئی نہیں ہو سکتا جبکہ اس حدیث سے تو اس کا ثبوت ملتا: لَا نَبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ:

مرزائی حضرت دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں دیکھو جی تم کہتے ہو کہ نبی پاک کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جبکہ اس حدیث سے تو اجرائے نبوت کا ثبوت ملتا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ:

لا نبوۃ بعدی الا ما شاء اللہ

میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے مگر وہی جیسے رب چاہے۔

جواب الجواب نمبر ا: یہاں کلمہ ''ما'' سے مراد خواب ہیں:

مرزائیہ کا اس حدیث سے استدلال کرنا قطعاً مردود ہے اس لئے کہ اس میں کلمہ ''ما'' سے مراد نبوت نہیں ہے بلکہ ''خواب'' ہیں۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر قرطبی ج ۱۴، ۱۷۴)

جواب الجواب نمبر ۲:

تفسیر قرطبی کے محقق علامہ عبدالرزاق مہدی اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

لاحاجة للتاويل خبر موضوع مفتر

''اس روایت کی تاویل کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ یہ موضوع اور نبی پاک پہ افتراء ہے۔''

(تفسیر قرطبی ج ۱۴، ص ۱۷۴، حاشیہ نمبر ا)

مرزائیوں کی تمام فاسد تاویلات کے مشترکہ جوابات

جواب نمبر ۱:

خاتم النبیین کا معنی خود صاحب قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آخری نبی ہی کیا ہے:

تمام امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کی وہ تفسیر جو صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے وہ ایک ایسی تفسیر ہے جس میں قطعاً کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا اور ایسی تفسیر، تفسیر القرآن بالقرآن کے بعد سب سے بہتر تفسیر قرار دی جاتی ہے۔ اس واسطے قرآن مجید کی جو تفسیر خود صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے اس کے برخلاف کسی اور کی تفسیر ہرگز معتبر ومقبول نہیں ہو سکتی۔

اس بات کو مرزا غلام قادیانی بھی تسلیم کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''ملھم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح وتفسیر ہرگز معتبر نہیں۔''

(اشتہار مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۸۷، مندرجہ تبلیغ رسالت ج۱، ص۱۲۱)

اس اصول کے مطابق ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہو گا کہ صاحب قرآن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن پر یہ آیت نازل ہوئی انہوں نے اس کی کیا تفسیر فرمائی ہے؟

تو ملاحظہ ہو آپ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی

''یقیناً میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم

النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

(ترمذی ج ۲، ص ۵۵، ابواب الفتن ابوداؤد ج ۲، ص ۲۲۱، مشکوٰۃ ۴۶۵)

معلوم ہوا صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک خاتم النبیین سے مراد وہ ذات ہے جو آخری نبی ہو (یعنی اس کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو)

جواب نمبر ۲:

ساری امت کے مفسرین نے بھی اس کا معنی آخری نبی ہی کیا ہے:

صدر اسلام سے لے کر آج تک جتنی بھی معتبر تفاسیر لکھی گئی ان سب میں بھی اس کا معنیٰ آخری نبی ہی کیا گیا ہے۔ مزید براں کہ یہ معنی چونسٹھ (۶۴) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے تفصیل کے لئے دھوکہ دہی نمبر ۳ کے جواب الجواب نمبر ۸ تا ۱۲ ملاحظہ ہوں۔

جواب نمبر ۳:

خاتم بمعنی آخری ہونا نص سے ثابت ہے:

خاتم بمعنی آخری ہونا نص قرآنی کے ظاہر سے ثابت ہے جیسا کہ ہم تفصیلاً بیان کر چکے اور ریہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ''حمل النصوص علی ظاہر ہا واجبۃ'' (یعنی نصوص کو ان کے ظاہر پر محمول کرنا واجب ہے) لہٰذا لازم ٹھہرا کہ یہاں بھی خاتم کا معنی آخری نبی ہی ہو۔

جواب نمبر ۴:

خاتم بمعنی آخری ہونا صریحی معنی ہے جو اختلاف لغات سے نہیں بدلتا:

خاتم کا معنی آخری ہونا اس کا صریحی معنی ہے اور معنئ صریح کے حوالے سے یہ مسلمہ ضابطہ ہے کہ اِنَّ الصَّرِیحَ لَا یَخْتَلِفُ بِاِخْتِلَافِ اللُّغَاتِ (یعنی لغات کے اختلاف سے صریح نہیں بدلتا) اس لئے قوم مرزائیہ کا اس حقیقی و صریح معنی کو ترک کر

کے اور معنی اختیار کرنا قطعاً غلط و بے بنیاد ہے۔

جواب نمبر ۵:

اس کا معنی آخری ہونا صریح ہے، صریح میں تاویل نہیں کی جاسکتی:

ہم کثیر دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خاتم النبیین کلام صریح ہے جس کا معنی آخر النبیین ہے اور یہ بھی طے شدہ قانون ہے کہ اِدِّعَاءُ التَّاوِیلِ فِی لَفْظِ الصَّرِیحِ لایُقْبَلُ (یعنی لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ کرنا قابل قبول نہیں ہوتا) اس وجہ کر کے مرزائیہ اس صریح لفظ کی تاویل میں جتنے بھی جتن کرتے ہیں وہ سب کے سب مردود و نامسموع ہیں۔

جواب نمبر ٦:

مرزائیہ کے بیان کردہ تمام معانی زیادہ سے زیادہ مجازی ہوسکتے ہیں جو حقیقی کو ترک کر کے مراد نہیں ہوسکتے:

پھر یہ بات بھی غور طلب ہے کہ قوم مرزائیہ اس کے جتنے بھی معانی بیان کرتے ہیں وہ سب زیادہ سے زیادہ مجازی ہی بن سکتے ہیں، جب کہ آخری ہونا اس کا حقیقی معنی ہے، جس سے انکار کرتے ہوئے وہ معانی مراد نہیں ہوسکتے۔

جواب نمبر ۷:

خاتم کا معنی آخری ہونا مدلول مطابقی ہے جو کسی ضمنی یا التزامی معنیٰ کی وجہ سے ترک نہیں کیا جاسکتا:

اگر غور کیا جائے تو مرزائیہ کی طرف سے بیان کردہ تمام معانی یا تو ضمناً ثابت ہوتے ہیں یا التزاماً جبکہ آخری ہونا اس کا حقیقی معنی اور مدلول مطابقی ہے تو

بلا وجہ وجیز اور برخلاف منشاءِ قرآن کے مدلول مطابقی سے اعراض کرتے ہوئے ضمنی یا التزامی معنی لینا سوائے حماقت وغویت کے کچھ نہیں ہوسکتا۔

جواب نمبر ۸:

خاتم بمعنی آخری ہونا عبارۃ النص سے ثابت ہے جو کسی اشارۃ النص سے ثابت ہونے والے معنی کی وجہ سے ترک نہیں کیا جا سکتا:

پھر یہ بات بھی اصولی حیثیت رکھتی ہے کہ اگر کوئی معنی عبارۃ النص سے ثابت ہو تو اسے ایسے کسی دوسرے معنی کی وجہ سے ترک نہیں کیا جا سکتا جو اشارۃ النص وغیرہ سے ثابت ہو بلکہ عبارۃ النص کی قوت کا یہ عالم ہے کہ اگر کسی مقام پر یہ دونوں استدلال متعارض ہو جائیں تو بھی پھر ترجیح عبارۃ النص کو حاصل ہوتی ہے، نور الانوار میں ہے:

ترجح العبارة على الاشارة وقت التعارض

''یعنی تعارض کے وقت عبارۃ النص کو اشارۃ النص پر ترجیح حاصل ہوتی ہے۔'' (ص ۱۴۷)

اور خاتم بمعنی آخری ہونا عبارۃ النص سے ثابت ہے، جو کسی اور استدلال سے ثابت شدہ معنی سے ہرگز نہیں چھوڑا جا سکتا مرزائیہ جتنے بھی معانی بیان کرتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ اشارۃ النص سے ثابت ہوتے ہیں جن کی وجہ سے عبارۃ النص سے ماخوذ معنی کا نہ انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے ترک کیا جا سکتا ہے۔

جواب نمبر ۹:

خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین ہونے پہ اجماع امت قائم ہے:

گزشتہ صفحات پہ ہم بالدلائل بیان کر چکے ہیں کہ خاتم النبیین بمعنی آخر

النبیین ہونے پہ ساری امت کا اجماع ہے اور اس کے معنی کا انکار کرتے ہوئے کوئی اور معنی نکالنا خرق اجماع ہے جس کا مرتکب وقائل بلاریب گمراہ ہوتا ہے۔

جواب نمبر ۱۰:

آپ کے بیٹوں کا بلوغت سے قبل وصال فرمانا بھی خاتم کے معنیٰ کی عملی تفسیر ہے:

زیر بحث آیت کی تفسیر اور خاتم کے معنی آخری ہونے پر استدلال کرتے ہوئے مفسرین نے صاف صاف لکھا ہے کہ آپ کے بیٹوں کا بلوغت سے قبل وصال فرما جانا بھی بوجہ انقطاع نبوت کے تھے، گویا یہ کہہ لیجئے کہ ان کا وصال فرمانا خاتم بمعنی آخری ہونے کی عملی تفسیر ہے کہ جب آپ کے بعد آپ کے حقیقی بیٹوں کو نبوت نہ مل سکی تو مرزا غلام قادیانی جیسا ناکس باغ کی مولی ہے؟

اس آیت کے تحت تفسیر التحریر والتنویر میں اسی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

علامہ ابن عاشور فرماتے ہیں:

قد کان الرسل لم یخل عمود ابناء ھم من نبیٔ کان کونه خاتم النبیین مقتضیا ان لایکون الانبیاء بعد وفاته لانھم لو کانوا احیاء بعد وفاته ولم تخلع علیھم خلعة النبوة لاجل ختم النبوة به کان ذلك غضا فیه دون سائر الرسل وذلك مالا یریده الله به الا تری ان الله لما اراد قطع النبوة من بنی اسرائیل بعد عیسیٰ علیه السلام صرف عیسیٰ عن التزوج

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل کتنے ہی ایسے نبی ہوئے ہیں جن کے بیٹے بھی نبی تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اس بات کا تقاضا کرتا تھا کہ آپ کے بعد آپ کے بیٹے حیات نہ رہیں اس لئے کہ اگر وہ آپ کے وصال کے بعد بھی زندہ رہتے اور بوجہ آپ کی ختم نبوت کے انہیں تاج نبوت عطا نہ کیا جاتا تو یہ آپ کی شان میں نقص کا باعث ہوتا برخلاف دیگر رسل کے اور یہ (یعنی آپ کی شان میں نقص کا ہونا) ایسی بات ہے جو رب تعالیٰ کا مقصود نہیں ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب رب تعالیٰ نے نبوت کو بنی اسرائیل سے ختم کرنا چاہا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شادی سے پھیر دیا (یعنی ان کی شادی ہی نہیں ہونے دی)''

مزید دیکھئے تفسیر سمرقندی، تفسیر زاد المسیر ،تفسیر نظم الدرر، تفسیر ثعلبی، تفسیر بیضاوی، تفسیر الصراط المستقیم، تفسیر صفوۃ التفاسر، تفسیر ماوردی، تفسیر بغوی، تفسیر جمالین، تفسیر خازن، تفسیر اللباب فی علوم الکتاب وغیرہ)

جواب نمبر ۱۱:

آپ کی نبوت و رسالت کا عام ہونا اور اس کے ساتھ اعجاز قرآن کا ہونا خاتم بمعنیٰ آخری ہونے کی دلیل عظمیٰ ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کا عام ہونا اور ان کے ساتھ اعجاز قرآنی کا ہونا خاتم بمعنیٰ آخری نبی ہونے کی اعلیٰ ترین دلیل ہے۔ تفسیر نظم الدرر اسی کی وضاحت فرمائی گئی ملاحظہ ہو:

وخاتم النبیین لان رسالته عامه و نبوتها معها اعجاز القرآن فلا حاجة مع ذلك الی استنباء ولا ارسال فلا یولد بعدہ من یکون نبیا

''اور آپ خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے کہ آپ کی رسالت عام ہے اور نبوت کو اعجاز قرآنی کی معیت حاصل ہے، لہٰذا ان سب کے ہوتے ہوئے آپ کے بعد نہ ہی کسی نئی نبوت کی ضرورت ہے اور نہ ہی نئی رسالت کی اور نہ ہی آپ کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا ہوگا جو نبی ہو۔'' (تحت الایۃ، ماکان محمد ابا احد......)

جواب نمبر ۱۲:

آپ کی شریعت کا کافی و وافی ہونا بھی دلالت کرتا ہے کہ خاتم بمعنیٰ آخری نبی کے ہے:

آپ کو ملنے والی شریعت بھی اس کی برہان قطعی ہے کہ خاتم بمعنی آخری کے ہے، کیونکہ وہ قیامت تک کے ہر زمانے اور ہر جگہ کے لئے کافی و افی ہے۔ لہٰذا کسی نئی نبوت کی چنداں ضرورت نہیں رہ جاتی ہے۔

تفسیر محاسن التاویل میں لکھا ہے:

انما ختمت النبوۃ به لانه شرع له من الشرائع ماینطبق علی مصالح الناس فی کل زمان و کل مکان لان القرآن الکریم لم یدع اُماً من امهات المصالح الا جلاها ولامکرمة من اصول الفضائل الا احیاها، ختمت الرسالات برسالته

الی الناس اجمعین

''سوائے اس کے نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے نبوت کو ختم کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ آپ کو ایسی کامل شریعت عطا فرمائی گئی ہے۔ جو ہر زمان و مکان کے لوگوں کی خیر خواہیوں کی ضامن ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے خیر کے تمام اصول واضح کر دیئے ہیں اور فضائل کے تمام قوانین زندہ کر دیئے ہیں۔ پس (ثابت ہوا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے ذریعے لوگوں کی طرف آنے والی تمام رسالتیں مکمل ہو چکی ہیں۔'' (تحت الایۃ: ماکان محمد ابا احد......)

جواب نمبر ۱۳:

آپ کو نبوت و ولائت کے دونوروں کا عطا ہونا بھی ثابت کرتا ہے کہ خاتم بمعنیٰ آخر کے ہے:

حضرت امام اسمٰعیل حقی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت و ولایت کے دونوروں کا عطا ہونا بھی دلیل ختم نبوت ہے۔ بالفاظ دیگر خاتم بمعنیٰ آخر کے ہے۔ ملاحظہ ہو:

یقول الفقیر کان لہ علیہ السلام نوران نور النبوۃ و نور الولایۃ فلما انتقل من ھذا الموطن بقی نور النبوۃ فی الشریعۃ المطھرۃ وھی باقیۃ فکانّ صاحب الشریعۃ حی بیننا لم یمت و انتقل نور الولایۃ الی باطن قطب الاقطاب یعنی ظھر فیہ ظھورا تاما فکان لہ مرآہ وھو واحد فی کل

عصر و یقال له قطب الوجود وهو مظهر التجلی الحقی وهم مظاهر التجلی العینی

فقیر (مراد امام اسمٰعیل حقی خود ہیں) کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونور ہیں، ایک نور نبوت اور دوسرا نور ولایت، اس مرکز و محور سے نور ولایت (آپ کی امت کی طرف) منتقل ہو گیا لیکن نور نبوت شریعت مطہرہ میں باقی رہا، درانحالیکہ وہ شریعت باقی رہنے والی ہے تو گویا صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں حیات ہیں وصال نہیں فرمایا۔ (لہٰذا کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے) اور نور ولایت قطب الاقطاب کے باطن کی طرف منتقل ہو گیا یعنی اس میں یوں کامل طور پر ظہور پذیر ہوا کہ گویا کہ آپ اس کا آئینہ ہیں جو ہر زمانے میں یکتا و تنہا ہے جسے قطب الوجود کہا جاتا ہے اور وہ تجلی حقانی کے مظہر ہیں اور (آپ سے روشن ہونے والے اولیاء) تجلی مشاہدہ کے مظاہر ہیں۔" (تفسیر روح البیان تحت الآیۃ: ما کان محمد ابا احد......)

جواب نمبر ۱۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کا نبی نہ ہونا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ خاتم بمعنیٰ آخر کے ہے:

غور کرنے کی جا ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی جامع الصفات ہستی بھی نبی نہ ہو سکی تو پھر مرزا غلام قادیانی جیسے کانے کو نبوت کیسے مل سکتی ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نبی نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ خاتم بمعنیٰ آخر کے ہے۔

علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لو جاء بعدہ نبی لجاء علی رضی اللہ عنہ لانہ کان

منه علیه السلام بمنزلة هارون من موسیٰ

''یعنی اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نے نبی بن کر آنا ہوتا تو وہ حضرت علی ہوتے، اس لئے کہ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک وہ مقام حاصل ہے جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حاصل تھا۔'' (بمرجع سابق)

فقیر فیضی کہتا ہے اسی نہج پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جیسے زعماء ملت اسلامیہ کی شخصیات سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے۔

جواب نمبر ۱۵-۱۶:

آپ کا دائرہ نبوت اور کتاب رسالت کو مکمل کرنا بھی اس کی دلیل ہے کہ خاتم بمعنی آخر کے ہے:

محبوب سبحانی قطب ربانی شہباز لا مکانی شہنشاہ بغداد حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کو خاتم النبین اس لئے فرمایا گیا ہے کہ آپ نے دائرۂ نبوت اور کتاب رسالت کو مکمل کر دیا ہے بالفاظ دیگر خاتم بمعنیٰ آخر کے ہے:

آپ رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ عبارت یہ ہے:

خاتم النبیین والمرسلین اذ ببعثته صلی اللہ علیه وسلم کملت دائرة النبوة وتمت جریدة الرسالة کما قال بعثت لاتمم مکارم الاخلاق وقال تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم ای ببعثته صلی اللہ وعلیه وسلم۔

(تفسیر جیلانی، ج ۴، ص ۹۲، تحت الایۃ ما کان محمد ابا احدہ)

جواب نمبر ۱۷:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توحید ذاتی کے ساتھ مبعوث ہونا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ خاتم بمعنی آخر کے ہے:

حضور غوث پاک مزید فرماتے ہیں:

"انه صلى الله عليه وآله وسلم بعث على التوحيد الذاتي، وسائر الانبياء انما بعثوا على التوحيد الوصفي والفعلي و بعد مابعث صلى الله عليه وسلم على توحيد الذات ختم به امر البعثة والرسالة و كمل امر الدين اذليس وراء الذات مرمى ومنتهىٰ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توحید ذاتی کے ساتھ مبعوث کئے گئے ہیں اور دوسرے تمام نبی فقط توحید فعلی اور وصفی کے ساتھ مبعوث کئے گئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توحید ذاتی کے ساتھ مبعوث ہو جانے کے بعد بعثت و رسالت کا معاملہ ختم کر دیا گیا اور امر دین مکمل کر دیا گیا کیونکہ ذات کے بعد تو کوئی منزل اور انتہاء رہ ہی نہیں جاتی۔" (تفسیر جیلانی، ج ۴، ص ۹۳)

جواب نمبر ۱۸:

آپ کے بعد آپ کی نسل میں سے کسی فرد کو بھی نبوت کا نہ ملنا اس کی دلیل ہے کہ خاتم بمعنی آخر کے ہے:

شروع اسلام سے لے کر آج تک ہر دور میں دنیا بھر کے اندر بے شمار حسنی

حسینی سید ہوئے ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک ہوتے رہیں، مگر ان میں سے کسی سید کو بھی نبوۃ نہیں ملی، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جب کوئی سَچا سُچا سید بھی نبی نا ہو سکا تو پھر مرزا غلام قادیانی جیسا مغلیہ اور کانا بچہ کیونکر نبی ہوسکتا ہے؟؟؟

تفسیر نظم الدرر میں اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

ولو قضی ان یکون بعدہ نبی لما کان الا من نسله اکرامًا له لانه اعلیٰ النبیین رتبة واعظم شرفا لیس لاحد من الانبیاء کرامة الاوله مثلها او اعظم منها ولو صار احد من ولدہ رجلا لکان نبیا بعد ظهور نبوته، وقد قضی الله ان لایکون بعدہ نبی اکراما له

''اور اگر رب تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبی بنانے کا فیصلہ فرمایا ہوتا تو وہ آپ علیہ السلام کی عزت افزائی کے لئے ضرور آپ کی نسل ہی سے بناتا، اس لئے کہ آپ مقام ومرتبے کے اعتبار سے سب سے عظیم نبی ہیں اور انبیاء میں سے کوئی نبی ایسا نہیں ہوا ہے کہ جس کی تمام صفات یا ان سے بھی افضل صفات آپ کو عطا نہ فرمائی گئی ہوں اور اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی بچہ بلوغت و رجالیت کو پہنچتا تو وہ آپ کی نبوت کے ظہور کے بعد ضرور نبی ہوتا، حالانکہ رب تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان بڑھانے کے لئے یہ فیصلہ ازل میں ہی فرما دیا تھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

(تحت الآیۃ! ما کان محمد ابا احد......)

جواب نمبر ۱۹:

خاتم بمعنی آخر کا انکار کرنا علم باری تعالیٰ کا انکار ہے:

تفاسیر کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیر بحث آیت کریمہ کا یہ جملہ ''وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا'' بھی مستقل طور پر دلیل ختم نبوت ہے۔

ملاحظہ ہو تفسیر اللباب فی علوم القرآن میں ہے:

''وكان الله بكل شيئ عليما'' اى علم بكل شيئ دخل فيه ان لا نبي بعده

''یعنی یہ بھی اللہ کے علم میں داخل ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (تحت الایۃ، الاحزاب:۴۰)

تفسیر روح البیان میں ہے:

''وكان الله بكل شيئ عليما'' فيعلم من يليق بان يختم به النبوة و كيف ينبغي لشانه ولا يعلم احد سواه ذلك

''پس رب تعالیٰ جانتا ہے کہ اس لائق کون ہے کہ اس کے ذریعے نبوت کو ختم کیا جائے اور یہ کہ یہ اس کی شان کے کیسے مناسب ہے۔ اس معاملے کو رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

(ج ۷، ص ۲۲۳)

ان تفسیری شہادتوں سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص خاتم کا معنیٰ آخری نبی نہیں کرتا، یا پھر وہ سرکار علیہ السلام کے بعد اجرائے نبوت کا قائل ہو تو گویا وہ علم الٰہی کا انکار کرتا ہے۔ کیونکہ یہ بات رب تعالیٰ کے علم مبارک میں داخل ہے کہ سرکار علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

جواب نمبر ۲۰:

خاتم بمعنی آخر کا انکار کرنا رب تعالیٰ پہ اعتراض کرنا ہے:

جو شخص خاتم بمعنی آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے گویا وہ رب تعالیٰ کی ذات پر اعتراض کرتا ہے اور رب تعالیٰ کی ذات پر اعتراض کرنے والا ملحد و کافر ہوتا ہے۔

تفسیر خواطر میں اسی جانب اشارہ کیا گیا ہے ملاحظہ ہو:

''وکان اللہ بکل شیئ علیما'' ومادام ان اللہ تعالیٰ علیھم بکل شیئ فلیس لا حد ان یعترض، لانہ سبحانہ ھو الذی یضع الرسول المناسب فی المکان المناسب والزمان المناسب و قد علم سبحانہ ان رسالۃ محمد تستوعب کل الزمان وکل المکان

''اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے اور بلاشبہ رب تعالیٰ جب تک ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے (اور اس کا علم ازلی و ابدی ہے) کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کی ذات پر یا اس کے کسی فعل پر اعتراض کرے۔ اس لئے کہ رب تعالیٰ ہی ہے جو مناسب کسی رسول کو مناسب جگہ اور مناسب وقت میں بھیجتا ہے اور بے شک رب تعالیٰ اس چیز سے بھی آگاہ ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت تمام زمانوں اور تمام مکانوں کو گھیرنے والی ہے۔'' (تحت الایۃ، ما کان محمد ابا احد......)

اس وضاحت کی روشنی میں ثابت ہوا کہ مرزائی حضرات خاتم بمعنی آخری نبی ہونے کا انکار کر کے رب تعالیٰ کی ذات پر گویا اعتراض کرتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۱:

خاتم بمعنی آخری نبی ہونے کا انکار کرنا اس امت کی خیریّت و اشرفیّت کا انکار کرنا ہے:

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رب تعالیٰ نے اس امت کو خیرا الامم قرار دیا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اس نبی کی امت ہے جن کے سرانور پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرنا اس امت کی خیریت اور اشرفیت کے انکار کرنے کو مستلزم ہے اور اس امت کی خیریت و اشرفیت کا انکار کرنا ''کنتم خیر امة'' آیت قرآنی کے انکار کو مستلزم اور آیت قرآنی کا انکار کرنا کفر وارتداد ہے۔

تفسیر روح البیان میں اسی جانب اشارہ کیا گیا ہے ملاحظہ ہو:

فمن رحمة الله بالعباد ارسال محمد الیهم ثم من تشریفه له ختم الانبیاء والمرسلین به واکمال الدین الحنیف له

''پس یہ رب تعالیٰ کی بہت بڑی مہربانی ہے کہ اس نے بندوں کی طرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارسال فرمایا پھر (یہ کرم کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے نبیوں اور رسولوں کو ختم کر کے اور آپ ہی کے ذریعے اپنے دین حنیف کو مکمل کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظمت عطا فرمائی۔'' (تفسیر روح البیان ج ۷، ص ۲۲۴)

جواب نمبر ۲۲:

خاتم بمعنی آخری نبی ہونے کا انکار کرنا اللہ کی رحمت اور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا انکار کرنا ہے:

درج بالا تفسیری شہادت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے یا خاتم بمعنیٰ آخری ہونے کا انکار کرتا ہے وہ رب تعالیٰ کی رحمت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور دین کے مکمل ہونے کا انکار کرتا ہے اور ان امور میں سے کسی ایک چیز کا انکار بھی کفر ہے۔

جواب نمبر ۲۳:

مرزا غلام قادیانی نے خود بھی خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کیا ہے:

قارئین کرام!

آپ کو یہ پڑھ کر حیرت ہوگی کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا خود مرزا غلام قادیانی نے بھی لکھا ہے، یوں کہہ لیں کہ نہ چاہتے ہوئے بھی کذاب کے قلم سے یہ بہت بڑا سچ نکل گیا ہے۔

وہ لکھتا ہے:

> ''(ترجمہ آیت از مرزا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ختم کرنے والا ہے۔ نبیوں کا یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔''
>
> (ازالہ اوہام میں ۶۱۴ طبع اول، روحانی خزائن ج ۳، ص ۴۳۱)

پھر چند سطور کے بعد لکھا:

> ''اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا با قیامت منقطع ہے۔'' (بحوالہ مذکور، خزائن ج ۳، ص ۴۳۲)

پھر ایک اور مقام پہ لکھا:

''کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں؟''
(حاشیہ انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱، ص ۲۷)

ایک اور مقام پر تو فیصلہ ہی کر دیا لکھتا ہے:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت نبوت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔ (کتاب البریہ ص ۱۹۹، خزائن ج ۱۳، ص ۲۱۷)

یونہی ضمیمہ حقیقت الوحی میں لکھا ہے:

والنبوۃ قد انقطعت بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہو گئی ہے۔''
(حقیقت الوحی ص ۶۵، خزائن ج ۲۲، ص ۶۸۸)

ایک اور مقام پر تو مدعی نبوت کو خود لعنتی قرار دیا:

لکھتا ہے:

''واضح ہو کہ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر

ایمان رکھتے ہیں۔'' (اشتہار ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ بحوالہ مسیح موعود و ختم نبوت ص ۱، از مرزا محمد علی)

پھر نشانِ آسمانی میں لکھا:

''نہ مجھے دعویٰ نبوت و خروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائکہ اور نہ لیلۃ القدر کا انکاری ہوں اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آں جناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (نشانی آسمانی ص ۳۰، روحانی خزائن ج ۶، ص ۳۹۰)

سراج منیر میں لکھا:

ہست او خیرالرسل خیرالانام
ہر نبوۃ را بر او شد تمام

(سراج منیر ص ۹۳، روحانی خزائن، ج ۱۲، ص ۹۵)

ترجمہ: ''آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب رسولوں سے بہتر ہیں اور ساری مخلوق سے افضل ہیں، ہر نبوت (تشریعی وغیر تشریعی) ان پر ختم ہوگئی ہے۔''

ایک اور جگہ لکھا:

''الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل یسمی نبینا خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح لطالبین ولو جوزنا ظھور نبی بعد نبینا لجوزنا انفتاح باب وحی نبوت بعد تغلیقھا وھذا خلف کما لا یخفی

علی المسلمین و کیف یجئ نبی بعد رسولنا وقد انقطعت وحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبیین''

(حمامۃ البشریٰ ص ۲۰، روحانی خزائن ج ۷، ص ۲۰۰)

ترجمہ: ''کیا تو نہیں جانتا کہ رب رحیم متفضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام خاتم الانبیاء بغیر کسی استثناء کے رکھا ہے اور اس کی تفسیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طالبین کے لئے واضح بیان کے ساتھ اپنے فرمان لا نبی بعدی میں کر دی ہے۔ اگر ہم یہ جائز رکھیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی ظاہر ہو گا تو گویا ہم نے وحی نبوت کے دروازے کو بند ہو جانے کے بعد دوبارہ کھلنا تسلیم کر لیا ہے اور یہ خلاف حقیقت ہے، جیسے کہ تمام مسلمانوں پر مخفی نہیں ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ بھی کیسے سکتا ہے جبکہ ان کی وفات کے بعد وحی بند ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے نبیوں کے سلسلہ کو ہی ختم کر دیا ہے۔''

جواب نمبر ۲۴:

مرزا غلام قادیانی نے لغتہً اور محاورۃً بھی خاتم کا معنی آخری کیا ہے:

اگر مرزا غلام قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ اس نے لغتہً اور محاورۃً بھی کئی جگہ پر خاتم کا معنیٰ آخری کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

وہ لکھتا ہے:

''خدا کی کتابوں میں مسیح موعود (میرے) کئی نام ہیں من جملہ ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۳۱۸، طبع اوّل، خزائن ج ۲۳، ص ۳۳۳)

ایک اور جگہ لکھا:

’’اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ سے نکلی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا پیدا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔‘‘

(تریاق القلوب ص ۱۵۷، روحانی خزائن، ج ۱۵، ص ۴۷۹)

ایک اور جگہ لکھا:

’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بارہ موسوی خلیفوں کا ذکر فرمایا جن میں سے ہر ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا اور تیرواں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جو موسیٰ کی قوم کا خاتم الانبیاء تھا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۲۲، روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۱۲۳)

ایک اور جگہ لکھا:

’’یہ ماننا ضروری ہے کہ وہ (خود مرزا) اس امت کا خاتم الاولیاء ہے۔ جیسا کہ سلسلۂ موسویہ کے خلیفوں میں حضرت عیسیٰ خاتم الانبیاء ہے۔‘‘ (بحوالہ مذکور، روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۱۲۷)

قارئین کرام!

آپ مرزا کی ان نقل کردہ بارہ (۱۲) عبارات کو بغور پڑھیں تو ان سے درج ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ ’’آیت ختم میں صاف یہ تصریح موجود ہے کہ نبی پاک کے بعد کوئی رسول پیدا نہیں ہوگا۔‘‘

۲۔ وحی نبوت تا صبح قیامت منقطع ہو چکی ہے۔

۳۔ اب جو رسالت کا دعویٰ کرے وہ مفتری ہے۔
۴۔ ایسا شخص قرآن کا منکر ہے۔
۵۔ حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور ہے کہ اس کی صحت کا کسی کو انکار نہیں۔
۶۔ فی الحقیقت نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔
۷۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اس مضمون کو قطعیت سے بیان کرتا ہے۔
۸۔ ہمارے نبی کے بعد نبوت منقطع ہو چکی ہے۔
۹۔ مدعی نبوت ملعون ہوتا ہے۔
۱۰۔ بقول مرزا کے اس کا اس بات پر یقین محکم تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔
۱۱۔ مدعی نبوت منکر معجزات و منکر ملائکہ اور منکر لیلۃ القدر ہوتا ہے۔
۱۲۔ بقول مرزا کے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو چکی ہے۔
۱۳۔ بغیر کسی استثناء کے رب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء فرمایا ہے۔
۱۴۔ اب اگر کوئی اجرائے نبوت کو ممکن مانتا ہے تو گویا وہ باب نبوت کو بند ہو جانے کے بعد کھولتا ہے جو کہ برخلاف حقیقت ہے۔
۱۵۔ ہر زمانے کے مسلمان یہ بخوبی جانتے رہے ہیں کہ باب نبوت بند ہو چکا ہے۔
۱۶۔ وصال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وحی منقطع ہو چکی ہے۔
۱۷۔ جس طرح شرعی اور اصطلاحی طور پر خاتم کا معنی آخری ہوتا ہے اسی طرح لغوی اور محاورتی طور پر بھی اس کا معنیٰ آخری ہوتا ہے۔

مرزا غلام قادیانی کی ہی عبارات سے ثابت شدہ ان حقائق کے بعد خود مرزا اور اس کی ذریت کی طرف سے اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھنا اور خاتم کا حقیقی معنیٰ آخری نبی ہونے سے انکار کرنا نہ صرف یہ کہ قرآن و حدیث کی تکذیب و تردید ہے بلکہ ان کے لئے اپنا سر اپنا جوتا ہونے کے مترادف ہے۔

جواب نمبر ۲۵:

مرزائیہ کا خاتم بمعنی آخری ہونے کا انکار بذاتِ خود مرزا غلام قادیانی کے بیان کردہ معیار تفسیر کے بھی خلاف ہے:

ہم کہتے ہیں مرزائی حضرات جو خاتم کے حقیقی معنی کا انکار کرتے ہیں یہ ان کے باپ مرزا غلام قادیانی کے بیان کردہ معیار تفسیر کے بھی خلاف ہے۔اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ مرزا نے جو معیار تفسیر بیان کئے اس کی درج ذیل سات اقسام ہیں۔

نمبر ا: تفسیر القرآن بالقرآن

نمبر ۲: تفسیر القرآن بالحدیث

نمبر ۳: تفسیر القرآن باقوال الصحابہ

نمبر ۴: خود اپنے نفس مطہر کی تفسیر

نمبر ۵: لغت عرب سے تفسیر

نمبر ۶: روحانی سلسلہ سے تفسیر

نمبر ۷: وحی ولایت ومکاشفات سے تفسیر

(خلاصہ عبارت برکات الدعاء عاص ۱۵ تا ۱۷ روحانی خزائن ج ۶، ص ۱۷ تا ۱۹)

چونکہ پہلے تین معیار اور پانچواں ان کی مطابقت کے لحاظ سے ہمارے ہاں بھی مسلم ہیں، بایں وجہ باقیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے فریقین کے مسلمہ معیاروں کی روشنی میں گفتگو کی جاتی ہے۔

سوان کے بارے مرزا بھی بذاتِ خود لکھتا ہے:

پہلا معیار:

''اوّل معیار تفسیر صحیح کے شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح

نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا
محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی مناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک
اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔''

اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اس میں موجود نہ ہوں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے معنی کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنوں کے دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ وہ معنی بالکل باطل ہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں اسے ایک لشکر شواہد بینہ کا اس کا مصداق ہو۔

دوسرا معیار:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفسیر: اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے، نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہو گی۔

تیسرا معیار:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تفسیر ہے: اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی۔ کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

پانچواں معیار:

لغت عرب بھی ہے لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر

دیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں، ہاں موجب زیادت بصیرت بے شک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

(برکات الدعاء ص ۱۵ تا ۱۷، روحانی خزائن ج ۶ ص ۱۷ تا ۱۹)

مرزا غلام قادیانی کے بیان کردہ معیار تفسیر و بیان حقائق وردِ مرزائیت:

مرزا کے بیان کردہ ان معیاراتِ تفسیر (یعنی پہلے تین اور پانچواں) سے ہم مکمل طور پر اتفاق کرتے ہوئے پوری دنیائے مرزائیت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم جو خاتم النبیین کے معنیٰ آخر النبیین کا انکار کرتے ہوئے اس کا کبھی یہ معنیٰ بیان کرتے ہو:

''نبی تراش مہر''

اور کبھی یہ کہ

''آپ صرف صاحب شریعت انبیاء کے خاتم ہیں''

اور کبھی انگشتری یا نگینہ بمعنیٰ زینۃ الانبیاء

کبھی یہ کہ آپ فقط اپنی امت کے رسولوں کے خاتم ہیں''

اور کبھی ''مصدق النبیین''

اور کبھی ''ابوالانبیاء''

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان معانی کو اپنے باپ کے بیان کردہ ان معیارات تفسیر کی روشنی میں ثابت کرو!!!!

ہمارا دعویٰ ہے کہ تم یہ قیامت تک نہیں کر پاؤ گے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مرزائیہ کا اپنے بیان کردہ معانی کی تائید میں دس یا بیس آیات کا لشکر پیش

کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ یہ ایسی ایک آیت بھی پیش نہیں کر سکتے، اس لئے کہ ان کا موقف ہی سرے سے قرآن کے مخالف ہے۔

یونہی مرزائیہ کے یہ من گھڑت معانی و باطل نظریہ ان کے باپ کے دوسرے معیار تفسیر کے بھی مخالف ہے۔ کیونکہ ہماری تائید اور مرزائیہ کی مخالفت میں ایک دو نہیں بلکہ پورا ایک ذخیرہ حدیث موجود ہے۔ جن میں سے ایک حدیث لا نبی بعدی ہے جو بقول مرزا کے بھی مشہور اور صحیح ہے اور خاتم بمعنیٰ آخر کو پوری قطعیت و صراحت سے بیان کرتی ہے۔

یونہی معیار نمبر تین بھی مکمل طور پر مرزائیوں کی تردید کرتا ہے کیونکہ کسی ایک صحابی نے بھی خاتم کے حقیقی معنی سے انکار نہیں کیا نہ ہی مرزائیہ کے بیان کردہ معانی میں سے کوئی معنیٰ بیان کیا ہے۔ بلکہ جس نے بھی اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے اس نے اس کا معنی صرف آخر النبیین ہی بیان کیا ہے۔

جہاں تک پانچویں معیار کا تعلق ہے تو وہ بھی کلیتاً ہماری ہی تائید کرتا ہے کیونکہ لغت کی ہر کتاب میں خاتم کا معنی آخری نبی ہی کیا گیا ہے۔

بحمد للہ! پوری تحقیق سے ثابت ہو چکا کہ مرزائیہ کا موقف و استدلال ان کے باپ کے بیان کردہ معیارات تفسیر کی روشنی میں بھی باطل و مردود ہے۔

جواب نمبر ۲۶:

مرزا غلام قادیانی کے بیان کردہ ایک اور اصول سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خاتم بمعنیٰ آخری ہونا ہے:

مرزا نے جو مختلف اصول بیان کئے وہ بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنیٰ آخر النبین ہے۔ ان اصولوں میں سے ایک یہ اصول ہے جو وہ بایں الفاظ بیان کرتا ہے۔

''ہر ایک فن میں اسی شخص کی شہادت معتبر سمجھی جاتی ہے جو اس فن کا محقق ہوتا ہے۔''

(برکات الدعاء ص ۱۲، حاشیہ، روحانی خزائن ج ۶، ص ۱۵)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک یوں تو فن تفسیر کے ماہرین کے ہزاروں نام گنوائے جا سکتے ہیں۔ مگر آیئے ہم ایک ایسی ہستی کا نام پیش کرتے ہیں کہ جن کے ماہر القرآن، ترجمان القرآن اور حبر الامۃ ہونے کی گواہیاں دی گئی ہیں۔ بلکہ ان کی کی گئی تفسیر پر مرزا غلام قادیانی کو بھی اعتماد ہے۔ یعنی حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جن کے لیئے دعائے نبوی یوں کی گئی:

اللھم علمہ الحکمۃ و تاویل الکتاب

''اے اللہ! اسے حکمت اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا فرما۔'' (ابن ماجہ ص)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے:

نعم ترجمان القرآن ابن عباس

''یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کے بہت اچھے ترجمان ہیں۔''

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج ۲، ص ۱۰۷۰، معجم کبیر حدیث: ۱۱۱۰۸)

جن کے فن تفسیر کی مہارت کا یہ عالم ہے آیئے دیکھتے ہیں ان ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خاتم النبیین کا معنی کیا بیان فرمایا ہے۔

تفسیر ابن عباس میں ہے:

ختم اللہ بہ النبیین قبلہ فلا یکون بعدہ نبی

''رب تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے آپ سے پہلے والے انبیاء کو ختم فرما دیا ہے (اب) آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

(ص ۵۳۵)

تفسیر بغوی میں ہے:

قال ابن عباس: یرید لو لم اختم به النبیین لجعلت له ابنا یکون بعده نبیا

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رب تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ اگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے سلسلۂ انبیاء کو ختم نہ فرمانا ہوتا تو پھر میں ضرور آپ کو ایسا بیٹا عطا کرتا جو آپ کے بعد نبی ہوتا۔'' (ج ۳،ص ۵۷۰)

جب ثابت ہو چکا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین ہی کیا ہے تو پھر مرزا غلام قادیانی کے مسلمہ قانون کی روشنی میں یہ بھی ثابت ہوا کہ اس کا معنی یہ ہی ہے۔ لہٰذا مرزائیہ کو اپنی ملحدانہ و کافرانہ ضد سے باز آجانا چاہئے اور مرزے پہ لعنت بھیج کر سچی توبہ کر کے مسلمان ہو جانا چاہئے۔

جواب نمبر ۲۶:

خاتم کا حقیقی معنیٰ آخر النبیین چھوڑنا بقول مرزا کے حماقت ہے:

قارئین کرام!

جس طرح صوم، صلوٰۃ اور حج وغیرہ شرعاً خاص اصطلاحات ہیں اور خاص شرعی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان کو ان کی اصطلاحات سے پھیر کر اور معانی میں استعمال کرنا درست نہیں جیسے کوئی ان اصطلاحات کا انکار کرتے ہوئے یہ کہے کہ صوم کا معنی رک جانا اور صلوٰۃ کا معنی دعا کرنا ہے تو اس کی یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں ہوگی، اگرچہ لغتہً یہی معنی ہوں۔ بالکل اسی طرح خاتم النبیین بمعنی آخری نبی ہونا یہ بھی شرعاً ایک خاص اصطلاح ہے جس کو اس معنی سے پھیرنا ہرگز ہرگز درست اور قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ایسا کرنے والوں کو مرزا غلام قادیانی پاگل اور احمق قرار

دیتا ہے۔اس کی عبارت یہ ہے:

''سو اصطلاحی امر میں لغت کی طرف رجوع کرنا حماقت ہے۔''

(ازالۃ اوہام ص ۵۳۸، روحانی خزائن ج ۳، ص ۳۸۹)

ثابت ہوا کہ ساری مرزائی قوم اپنے باپ کے فتوئے کی روشنی میں پاگل اور احمق ہے۔ کیونکہ وہ بھی خاتم النبیین کے اصطلاحی وشرعی معنی آخر النبیین معین ہونے کے باوجود بے جا طور پر لغت کی طرف رجوع کرتے ہیں حالانکہ لغت بھی ان کی مخالفت ہی کرتی ہے۔

جواب نمبر ۲۷:

مرزائیوں کے مشہور مفسر محمد علی کے نزدیک بھی اس کا معنی آخر النبیین ہے:

مرزائیوں کے مشہور مفسر محمد علی نے بھی اس کا معنی آخری نبی کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتا ہے:

''کسی قوم کے خاتَم اور خاتِم سے مراد ان میں سے آخری ہونا ہے۔ خِتَامُ الْقَوْمِ اور خَاتَمُهُمْ وَخَاتِمُهُمْ آخِرُهُمْ اور خاتم اور خاتم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء میں سے ہیں اور خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی اور آپ کو خاتم النبیین کہا اس لئے کہ نبوت کو آپ کے ساتھ ختم کر دیا۔

(بیان القرآن ج ۳، ص ۱۱۰۳)

مزید لکھا:

''اور دس حدیثوں میں ہے ''لا نبی بعدی'' یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں اور ایسی حدیثیں جن میں آپ کو آخری نبی کیا گیا ہے چھ

ہیں۔ اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بینات اور اصول دین سے انکار ہے۔'' (بمرجع سابق)

مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۱۴ کہ:

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ آنا ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین کیسے رہے؟

بارہا دیکھا گیا ہے کہ مرزائی حضرات جب ہمارے دندان شکن دلائل کا جواب نہیں دے پاتے تو خلط بحث اور بے جا الجھاؤ پیدا کرنے کے لئے یہ سوال اٹھا دیتے ہیں کہ:

''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود دوبارہ دنیا میں تشریف لانا ہے تو ان کے آنے کے باوجود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کس طرح آخری نبی رہ سکتے ہیں؟''

جواب الجواب:

ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نئے سرے سے نبوت نہیں ملے گی جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت پہلے کی مل چکی ہے:

تفصیلی جواب سے قبل یہ سمجھیں کہ ختم نبوت کا مطلب کیا ہے؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نئے سرے سے کسی کو نبوت نہیں ملے گی، یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ جب کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کونبوت پہلے کی مل چکی ہے۔ جب آپ دوبارہ تشریف لائیں گے تو آپ نئی نبوت کے ساتھ نہیں بلکہ اسی پہلی نبوت کے ساتھ تشریف لائیں گے اور شریعت مصطفوی پر عمل پیرا ہوں گے۔ اس بات کی کئی مفسرین نے باقاعدہ وضاحت فرمائی ہے:

تفسیر البحر المحیط میں ہے:

خاتم...... والمعنی ان لا یتنبأ احد بعده ولا یرد نزول عیسیٰ آخر الزمان لانه ممن نبئ قبله وینزل عاملا علی شریعة محمد ﷺ

''خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا، اور آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی وجہ سے اس پر اعتراض نہیں ہوسکتا اس لئے کہ اُن کو نبوت پہلے کی مل چکی ہے، اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہوں گے۔'' (ج ۷، ص ۲۱۴)

یہ وضاحت ان تفاسیر میں بھی موجود ہے:

تفسیر مدارک، ابی مسعود، غرائب القرآن، نظم الدرر، التسہیل، روح البیان، البحر المدید اور کشاف وغیرہ۔

مشترکہ جواب نمبر ۲۸:

سرکار کے بعد بابِ نبوت کے بند ہونے کو عجیب جاننا طریقہ کفار ہے:

قرآن وسنت اور سیرۃ نبوی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد باب نبوت کے بند ہونے کو عجیب سمجھنا کفار کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان میں ہے:

لما نزل قوله تعالٰی ''وخاتم النبیین'' استغرب الکفار کون باب النبوۃ مسدودا فضرب النبی علیه السلام لهذا مثلًا لیتقدر فی نفوسهم و قال: ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة فجعل الناس یطوفون به و یتعجبون له و یقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین

''جب فرمان باری تعالیٰ ''و خاتم النبیین'' نازل ہوا تو کفار نے باب نبوت کے مسدود ہو جانے کو بڑا عجیب جانا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ختم نبوت کے لئے ایک مثال بیان فرمائی تا کہ اس کا مطلب ان کے دل میں جم جائے آپ نے فرمایا، میری اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی عمارت بنائی اور اسے خوب تر خوبصورت بنایا، سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے (یعنی ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی) تو لوگ اس عمارت کے ارد گرد سے دیکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی۔ پس وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی سب نبیوں میں سے آخری نبی ہوں۔'' (روح البیان ج ۷، ص ۲۲۴)

اس سے چند امور ثابت ہوئے۔

۱۔ عدم اجرائے نبوت اور باب نبوت کے بند ہو جانے پہ تعجب کرنا اور نہ ماننا کفار کا

طریقہ ہے۔

۲۔ مرزائی حضرات کفار عرب سے بھی زیادہ بدتر ہیں کیونکہ وہ تو کافر ہو کر باب نبوت کے بند ہونے کو مستغرب جانتے اور مرزائی ظاہراً کلمہ پڑھ کے اس کا انکار کرتے ہیں۔

۳۔ اگر آپ کے بعد کسی قسم کی کوئی نبوت جاری ہونا کفار سمجھتے تو یہ نہ ہی وہ مستغرب جانتے نہ ہی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الاطلاق ان کا رد کرتے، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔

۴۔ نقل کردہ حدیث اور اس مضمون کی دیگر نصوص جہاں اور اسرار و رموز اور فوائد پہ مشتمل ہیں اس کے ساتھ ساتھ تخصیص کے ساتھ ان کا مقصد یہ بھی ہے کہ منکرین ختم نبوت کا رد کیا جائے اور ان کے دل و دماغ میں ختم نبوت کا مضمون اچھی طرح سے بٹھا دیا جائے۔

جواب نمبر ۲۹:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تشریعی وغیر تشریعی ہر قسم کی نبوت منقطع ہو چکی ہے:

اگر مرزائی کتب کا مطالعہ کریں تو ان میں اس طرح کی دھوکہ دہی کی کئی عبارات مل جاتی ہیں کہ بلکہ مرزا سے لے کر اس کی ذریت کے تمام مصنفین کی کتب اس سے بھری پڑی ہے کہ جی ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی تشریعی اور صاحب کتاب نبی نہیں ہوسکتا۔ ہاں غیر تشریعی وغیر صاحب کتاب اور آپ کا تابع نہیں ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ہم مرزا صاحب کو اس معنیٰ کر کے نبی مانتے ہیں کہ آپ تابع اور غیر تشریعی نبی ہیں۔

مگر ہم کہتے ہیں کہ مرزائیہ کا یہ عذر بھی ''عذر بد از بدتر گناہ'' کا مصداق

اور نا قابل قبول ہے۔ اس کی ایک وجہ تو قرآن وسنت کی ایسی تمام نصوص ہیں جنہوں نے ختم نبوت اور عدم اجرائے نبوت کو علی الاطلاق و بالعموم بیان کیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ امت کے ائمہ کبار نے بھی صاف طور پر اس کی تصریح فرما دی ہے۔

جیسا کہ فصوص الحکم اس کی شرح للجامی میں منقول ہے کہ:

لا نبی بعدہ مشرعا او مشرعا له هو الآتی بالاحکام الشرعیة من غیر متابعة لنبی آخر قبله کموسیٰ و عیسیٰ و محمد علیهم السلام و الثانی هوا المتبع لما شرعه له النبی المقدم کانبیاء بنی اسرائیل اذ کلهم کانوا داعین الی شریعة موسیٰ فالنبوة والرسالة منقطعان عن هذا الموطن بانقطاع الرسول الخاتم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نیا غیر تشریعی نبی ہے اور نہ ہی تشریعی نبی ہے۔ تشریعی نبی سے مراد وہ ہے جو اپنے سے پہلے والے کسی نبی کی اتباع کے بغیر شرعی احکام لے کر آتا ہے جیسے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہ السلام اور غیر تشریعی (یعنی تابع) سے مراد وہ نبی ہے جو اپنے سے پہلے والے کسی نبی کا پیروکار ہو جیسے انبیاء بنی اسرائیل۔ اس لئے کہ وہ سب کے سب شریعت موسوی ہی کی طرف بلانے والے تھے۔ پس رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد (ہر قسم کی) نبوت و رسالت بھی منقطع ہو چکی ہے۔

(شرح فصوص الحکم للجامی ص ۳۱۸، وتفسیر روح البیان ج ۷، ص ۲۲۵، ۲۲۴)

جواب نمبر ۳۰:

خاتم النبیین فرمانے کی وجہ ہی جھوٹے مدعیان نبوت کی تردید و تکذیب کرنا ہے:

رب تعالیٰ ہمارے اسلاف کے مزارات پہ بے انتہاء رحمتیں نازل فرمائے، جنہوں نے ختم نبوت کے مسئلے کی خصوصاً زیر بحث آیت کریمہ کی ایسے ایسے زبردست انداز سے وضاحت کی اور تفسیر فرمائی ہے کہ قیامت تک کے مرزائیت جیسے فتنوں کو دفن کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک ایسی ہی تفسیر مزید ملاحظہ فرمائیں:

''امام اہلسنّت، رأس المفسرین، رئیس المتکلمین حضرت ابو محمد بن محمد بن محمود ماتری علیہ الرحمۃ متوفی ۳۳۳ فرماتے ہیں:

وخاتم النبیین... لما علم جل جلاله انه یسمی غیرہ بعدہ نبیا علی ماقالته الباطنیة!ان قائم الزمان هو نبی، فاخبر بهذا ان من ادعی ذلك لایطالب بالحجة والدلالة ولکنه یکذب

''رب تعالیٰ نے جب اپنے علم ازلی سے یہ جانا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کچھ لوگ اپنا نام نبی رکھیں گے جیسا کہ گمراہ فرقہ باطنیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ قائم الزمان بھی نبی ہے تو رب تعالیٰ نے یہ خبر دے دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر النبیین ہیں۔ اب جو کوئی بھی نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا اس سے کوئی دلیل یا حجت طلب نہیں کی جائے گی بلکہ اس کی تکذیب وتکفیر کی جائے گی۔''

(تفسیر ماتریدی ج۸،ص۳۹۶)

جواب نمبر ۱۳:

خاتم النبیین میں تخصیص وتاویل کا قائل باجماعِ امت کافر ومرتد ہوتا ہے:

گزشتہ سطور میں ہم حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی کی یہ تصریح نقل کر چکے ہیں کہ خاتم النبیین میں تخصیص وتاویل کرنے والا باجماعِ امت کافر ومرتد ہوتا ہے وہ تصریح یہ ہے:

ان الامة فهمت بهذا اللفظ انه افهم عدم نبي بعده ابدا وعدم رسول بعده ابدا وأنه ليس فيه تاويل ولا تخصيص ومن اوّله بتخصيص فكلامه من انواع الهذيان لايمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذا النص الذى اجمعت الامة على انه غير ماؤل ولا مخصوص

''ساری امت لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھی ہے کہ یہ آیت سمجھا رہی ہے کہ آپ کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ ہی رسول ہو گا اور یہ کہ اس میں نہ کسی قسم کی کوئی تاویل ہے اور نہ ہی تخصیص ہے اور جو کوئی اس میں تاویل کرے گا اس کا کلام بکواسیات سے ہوگا۔ اس کو کافر قرار دینے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس نے ایسی نص کی تکذیب کی ہے جس پہ ساری امت کا اتفاق ہے کہ یہ غیر ماؤل وغیر مخصص ہے۔''

(الاقتصاد صادق ۱۱۲)

جواب نمبر ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴

جو نبوت کو کسبی مانے یا اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھے یا کسی ولی کو نبی سے افضل کہے وہ زندیق اور واجب القتل ہے:

مفسرین نے یہ مسئلہ بھی صراحتاً بیان کر دیا ہے کہ اگر کوئی شخص نبوت کو کسبی مانے یا اجرائے نبوت کا قائل ہو یا کسی ولی کو نبی سے افضل کہے وہ زندیق اور واجب القتل ہے۔

امام محمد بن یوسف المعروف ابوحیان اندلسی متوفی ۷۴۵ھ زید بحث آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ومن ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولى افضل من النبى فهو زنديق يجب قتله

(تفسیر البحر المحیط ج ۷، ص ۲۱۴)

یاد رہے مرزائی حضرات ان تینوں باتوں کے قائل ہیں، تفصیل کے لئے راقم کی تصنیفات ''امیر کاذباں مرزائے قادیاں'' مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق اور ''سورۃ کوثر اور ردمرزائیت'' ملاحظہ ہوں۔

جواب نمبر ۳۵:

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے:

اس مسئلے کی کتب فقہ و فتاویٰ جات میں درجنوں تصریحات نقل کی جا سکتی ہیں، مگر ہم تفسیری التزام کے پیش نظر اس پہ خاص کر کے ایک تفسیری شہادت پیش کرتے ہیں۔

تفسیر روح البیان میں ہے:

من قال بعد نبينا نبي يكفر لانه انكر النص وكذلك لوشك فيه لان الحجة تبين الحق من الباطل

''جو یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی (نیا) نبی ہے تو اس کی تکفیر کی جائے گی، اس لئے کہ اس نے نص قرآنی کا انکار کیا ہے، اسی طرح اس میں شک کرنے والے کو بھی کافر قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ دلیل قطعی نے حق کو باطل سے جدا کر دیتا ہے۔''

(ج ۷، ص ۲۲۴)

جواب نمبر ۳۶:

جو آپ کو نبی مانے لیکن آخری نبی نہ مانے وہ بھی کافر ہوتا ہے:

اگر کوئی شخص آپ کو نبی ماننے کے باوجود آخری نہ مانے وہ مومن نہیں ہوتا۔

تفسیر روح البیان میں بحوالہ ہدیۃ المہدیین ہے کہ:

اما الایمان بسیدنا محمد علیه السلام فانه یجب بانه رسولنا فی الحال و خاتم الانبیاء والرسل فاذا آمن أنه رسول ولم یؤمن بأنه خاتم الرسل لانسخ لدینه الی یوم القیامة لایکون مؤمنا

''بہر حال ہمارے آقا و مولا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لانا تو وہ یوں عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ (ہر زمانہ کی طرح) اب بھی ہمارے رسول اور خاتم الانبیاء و الرسل ہیں اور اگر کوئی شخص یہ تو ایمان رکھتا ہو کہ آپ رسول ہیں لیکن اس بات پہ ایمان نہ رکھتا ہو کہ

آپ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کا دین قیامت تک منسوخ نہیں ہوگا تو ایسا شخص مومن نہیں ہوگا۔" (ج ۷ ص ۲۲۵)

جواب نمبر ۷۳:

آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا گمراہ، گمراہ کرنے والا، کذاب، افتراء پرداز اور کافر ہوتا ہے:

امت کے تمام سلف وخلف ائمہ تفسیر وفتویٰ نے دوٹوک انداز میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والا ہر وہ شخص جو دعویٰ نبوت کرے گا وہ گمراہ، گمراہ کرنے والا، کذاب، بہتان تراش اور کافر ومرتد ہوگا۔

تفسیر روح البیان وغیرہ میں:

ان کل من ادعیٰ هذا المقام بعده کذاب افاك دجال ضال مضل ولو تخرق و شعبذ واتی بانواع السحر والطلاسم واالنیرنجیات فکلها محال وضلال عند اولی الالباب

"بے شک ہر وہ شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) کے حاصل ہونے کا مدعی ہو، وہ بہت بڑا جھوٹا، بہتان تراش، دجال، گمراہ اور گمراہ کنندہ ہوگا، اگرچہ خرق عادت اور شعبدہ بازی کے کام دکھائے اور مختلف قسم کے جادو کا اظہار کرے، اس لئے کہ عقل مندوں کے نزدیک یہ سب محال و گمراہی ہے۔" (ج ۷، ص ۲۲۴، تحت آیت مبعوث عنہا مزید دیکھئے، تفسیر الوسیط اور تفسیر مختصر ابن کثیر)

علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

کونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب

وصدعت به السنة و اجمعت عليه الامة فيكفر مدعی خلافه ويقتل

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا، قرآن و حدیث نے واضح اور ٹھوس انداز میں بیان فرمایا ہے اور ساری امت کا اس پر اجماع ہے۔ لہٰذا جو کوئی اس کے برخلاف کا مدعی ہو اس کی تکفیر کی جائے گی اور اسے قتل کیا جائے گا۔'' (تفسیر روح المعانی)

جواب نمبر ۲۸ سے لے کر ۳۷ تک تمام جوابات کی روشنی میں مرزا غلام قادیانی اور اس کی ذریت کا فرو مرتد قرار پاتی ہے، اس لئے کہ ان تصریحات میں بیان کردہ جتنی بھی کفریہ وجوہ ذکر کی گئی ہیں، ان میں مرکزی وجہ (یعنی دعویٰ نبوت) کا مرزا مرتکب ہوا ہے اور اس کے ماننے والے اسے نبی ماننے کے ساتھ ساتھ باقی بھی تمام وجوہ کے مرتکب ہیں۔

مرزائیوں قادیانیوں کے بارے

علماءِ عرب وعجم کا شرعی فیصلہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۲۰ھ میں سیف اللہ المسلول حضرت شاہ فضل رسول بدیوانی رحمۃ اللہ علیہ کی نامور عربی تصنیف ''المعتقد المنتقد کی عربی زبان میں ایک مختصر شرح لکھی۔ جس کے آخر میں کچھ علماء دیابنہ کے ساتھ ساتھ مرزا غلام قادیانی کے کفریہ و ارتدایہ اقوال بھی بحث فرمائی اور ان کا کفر صریحی وقطعی ہونا ثابت فرما کر ان پر اور ان کے اتباع پر ان الفاظ میں کافر ومرتد ہونے کا شرعی حکم صادر فرمایا:

وبالجمله هؤلاء الطائفة كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال فى البزازية والدرر والغرر والفتاوىٰ الخيرية ومجمع الانهر والدر المختار وغيرهما من معتمدات الاسفار فى مثل هؤلاء الكفار من شك فى كفره وعذاب فقد كفر

''اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ سب گروہ کافر ومرتد ہیں اور اجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بے شک ''بزازیہ'' اور ''درر'' و ''غرر'' اور ''فتاویٰ خیریہ'' اور ''مجمع الانہر'' اور ''درمختار'' وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔''

(حسام الحرمین ص ۵۱، امام احمد رضا اکیڈمی انڈیا)

پھر جب آپ دوسری بار حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے تو آپ نے تصدیق و تائید کے لئے مرزائیہ وغیرہ کی وہ کفریہ عبارات علماء حرمین شریفین کی خدمات میں پیش کرتے ہوئے اُن سے بھی اِس بابت شرعی فیصلہ طلب کیا۔

اس وقت کے ۳۳ علماء حرمین نے آپ کے اس فتویٰ کو حرف بحرف حق و صواب قرار دیتے ہوئے تقریظات رقم فرمائیں۔ اس فتویٰ اور اس پر تقریظات و تصدیقات کے مجموعہ کا نام ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' قرار پایا۔ پھر اس کے بعد غیر منقسم ہندوستان کے ۲۶۸ علماء ربانیین نے بھی اس فتویٰ کی تائید و تصدیق کی۔ یوں کہہ لیجئے کہ اس وقت کے عرب و عجم کے کم و بیش چوٹی کے تین سو (۳۰۰) علماء و مفتیان کرام نے اس فتویٰ کی تصدیق کی۔

ہم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس استفتاء اور علماء عرب کی چند ایک جوابی عبارات پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

> ''اے ہمارے سردارانِ حرمین شریفین، اے اشراف مکہ و مدینہ آپ اپنے اللہ کی دین کی امداد کریں۔ ہم ایسے لوگوں کے ناموں کی فہرست پیش کر رہے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کی کتابوں کو سامنے لا رہے ہیں۔ ہم ان کی وہ عبارات نقل کر رہے ہیں۔ جہاں جہاں انہوں نے اپنے کفریہ نظریات کا اظہار کیا ہے۔ ہم مرزا قادیانی کی کتاب ''اعجاز احمدی'' اور ''ازالہ اوہام'' پیش کرتے ہیں...... آپ کتابوں کو سامنے رکھئے اور ان خط کشیدہ عبارات کو غور سے پڑھئے جہاں جہاں انہوں نے اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے کیا یہ لوگ اپنی ان عبارات اور باتوں سے دین کی

بنیادی ضروریات کو مسخ نہیں کر رہے؟ کیا دین کے اصولی نظریات سے انکار نہیں کر رہے؟ اگر یہ لوگ انکار کر رہے ہیں اور منکر ہیں تو یہ مرتد ہیں کافر ہیں۔ کیا مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کھلے کافروں کو کافر کہیں؟ جیسا کہ تمام ضروریات دین کے منکرین کو کافر کہا جاتا ہے؟''

(حسام الحرمین مترجم ص ۱۵، ترجمہ پیرزادا اقبال احمد فاروقی)

''ہم نے اوپر جن فرقوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے۔ ہم نے اس کا نام فرقہ غلامیہ رکھا ہے اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی سے نسبت رکھتے ہیں۔ مرزائی اسے اپنا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک دجال ہے جو ہمارے زمانے میں پیدا ہوا ہے۔ پہلے تو اس نے اپنے آپ کو مثیل مسیح قرار دیا۔ ہم اسے اس دعویٰ میں سچا نہیں جانتے کہ وہ تو مسیح کذاب دجال کا مثیل ہے۔ پھر وہ مزید بڑھا تو اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی آنے لگی ہے۔ وہ اس بات پر بھی سچا تھا کیونکہ شیاطین بھی اپنے پیروکاروں کو وحی کرتے ہیں۔ وہ دھوکے کی وحی اور گمراہ کن احکامات کی وحی کرتے رہتے ہیں۔ اب اس نے اور قدم بڑھائے اور رسالت و نبوت کا دعویٰ کر دیا اور لکھ دیا کہ ''اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں اتارا۔''

(ایضاً ص ۱۷)

پھر اس کے اس طرح کے کئی اور دعوے نقل کیے اور آخر میں لکھا:

''اے علمائے کرام! ہم نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ ہم آپ سے خیر و برکت کی امید لے کر حاضر ہوئے

ہیں، آپ کا فیصلہ ہماری لئے قابل قبول ہوگا۔'' آپ کو اللہ تعالیٰ بے پناہ ثواب سے نوازے گا، ہم درود و سلام پیش کرتے ہیں اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ان کی آل واصحاب پر روز جزا تک۔

(یوم پنجشنبہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ۔'' (ایضاً ص:۲۹)

ہم شروع میں لکھ چکے ہیں کہ مکہ و مدینہ کے ۳۳ علماء نے اس فتویٰ کی نہ صرف تائید و تصدیق کی بلکہ اس بابت اپنا شرعی فیصلہ بھی صادر کیا، آیئے ان میں سے چند ایک بزرگوں کی عبارات ملاحظہ کرتے ہیں:

محافظ کتب حرم مولانا سید اسماعیل خلیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان هولاء الفرق الواقعين فى السوال، غلام احمد القاديانى... لا شبهة فى كفر هم بلامجال، بل لاشبهة فيمن شك بل فيمن توقف فى كفر هم بحال من الاحوال

''یہ طائفے جن کا ذکر سوال میں ہوا ہے غلام احمد قادیانی (وغیرہ)...... ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح، کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے۔ اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔'' (حسام الحرمین ص ۶۸، امام احمد رضا اکیڈمی انڈیا)

حضرت فاضل ادیب الشیخ عبدالرحمٰن دہان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فلاشك ان القوم المسئول عنهم اهل الحمية الجاهلية مارقون من الدين كما يمرقون السهم من الرمية، مستحقون فى الدنيا ضرب الرقاب

ویوم العرض والحساب اشد العذاب فلعنهم الله واخزاهم وجعل النار مثواهم

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ لوگ جن کے بارے سوال ہوا ہے۔ وہ زمانہ کفر صریح والے ہیں۔ دین سے نکل گئے ہیں، جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ یہ دنیا میں اس کے حقدار ہیں کہ ان کی گردنیں ماری جائیں اور رب کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے۔ ان پر اللہ لعنت کرے اور انکو رسوا کرے۔'' (ایضاً ۱۰۰)

مدرس حرم شریف الشیخ احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لاریب ان ھوءلاء مکذبون للادلۃ صریحاً فیحکم علیھم بالکفر

''اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ صراحتاً دلائل کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ اس وجہ سے انہیں کافر قرار دیا جائے گا۔''

(ایضاً ص ۱۰۷)

فاضل کامل الشیخ محمد بن یوسف الخیاط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لاشك انھم ضالون مضلون کفار یخشی منھم الخطر العظیم علی عوام المسلمین... ویجب علی کل مسلم التباعد عنھم کما تباعد من الوقوع فی النار وعن الاسود الفاتکۃ

''کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ گمراہ، گمراہ گر اور کافر ہیں۔ عوام مسلمانوں پر ان سے سخت خطرے کا خوف ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ان سے یوں دور بھاگے جیسے آگ میں گرنے سے

اور خونخوار درندوں سے دور بھاگتا ہے۔" (ایضاً ص ۱۱۰)

فاضل عقول الشیخ عمر بن حمدان محرسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهم الخبيث اللعين، غلام احمد القادياني الدجال الكذاب مسليمة آخر الزمان

"یہ لوگ اخبیث اور لعنتی ہیں اور غلام قادیانی دجال کذاب اور آخری زمانے کا مسیلمہ ہے۔" (ایضاً ص ۱۴۱)

مفتی مدینۃ الشیخ سید احمد برزنجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اما ما ذكر عن غلام احمد القادياني من دعواه مماثلة المسيح ودعواه الوحي اليه، والنبوة وتفضيله على كثير من الانبياء و غير ذلك من الاباطيل التي تمجها الاسماع و ينفر عنها مستقيم الطباع فهوفي ذلك اخو مسيلمة الكذاب واحد الدجالين۔

"وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال ذکر کے گئے ہیں کہ وہ مثیل مسیح ہونے اور اپنی طرف وحی آنے اور نبی ہونے اور کثیر انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کے ان کے علاوہ بھی باطل دعوے، وہ تمام ایسی باتیں ہیں۔ جنہیں سنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں اور درست طبیعتیں ان سے نفرت کرتی ہیں۔ یہ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔" (ایضاً ص ۱۴۸)

پھر فرمایا:

لانه قد مرق عن دين الاسلام مروق السهم عن

الرمية و كفر الله و رسوله و آياته الجلية فيجب
على كل مومن يخشى الله و عذابه و يرجو رحمته و
ثوابه ان يتجنبه و احزابه وان يفر منه فراره من
الاسد والمجذوم. لان قربه داء سار و بلاء جار و
شوم .وكل من رضى شيئ من مقالاته الباطلة او
استحسنه او اتبعه عليها، فهو كافر فى ضلال
مبين ...اولئك حزب الشيطان الا ان حزب
الشطن هم الخاسرون (المجادلہ:۱۹)

''اس لئے کہ وہ دین اسلام سے نکل چکا ہے جیسے تیر نشانے
سے نکل جاتا ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور
اس کی روشن آیات کا انکار کیا ہے۔ اس لئے ہر وہ مسلمان جو اللہ
تعالیٰ اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہے اور اس کی رحمت اور
ثواب کی امید رکھتا ہے اس پر فرض ہے کہ وہ اس کے اور اس
کے گروہ سے دور رہے اور اس سے اس سے یوں بھاگے جیسے شیر
اور جزامی سے بھاگتا ے۔ اس لئے کہ اس کی قربت سرایت
کرنے والی مرض اور چلتی پھرتی بلا ونحوست ہے اور جو کوئی بھی
اس کی باطل باتوں میں سے کسی بات پر راضی ہو، یا اسے اچھا
جانے یا اس میں اس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر، کھلی گمراہی
میں ہے۔ یہی لوگ شیطان کا گروہ ہیں اور بلاشبہ شیطان کا گروہ
خسارے والا ہے۔'' (ایضاً ص:۱۴۸)

پھر فرمایا:

لانه قد علم بالضرورة من الدين، ووقع الاجماع

من اول الامة الی آخرھا بین المسلمین علیٰ ان نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین و آخر ھم، لایجوز فی زمانہ ولا بعدہ نبوۃ جدیدۃ لاحد من البشر و ان من ادعیٰ ذلك فقد کفر

''اس لئے کہ یہ دین سے ضروری طور پر معلوم ہو چکا ہے اور اس پر تمام امت کا اول سے لے کر آخر تک اس بات پر اجماع قائم ہو چکا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء کے خاتم اور ان میں سے سب سے آخری ہیں۔ نہ ہی آپ کے ظاہری زمانہ میں کسی شخص کے لئے نئی نبوت ممکن ہے اور نہ ہی آپ کے بعد اور جو کوئی اس کا دعویدار ہو، وہ بلاشبہ کافر ہے۔''

(ایضاً، ص ۱۴۸، ۱۴۹)

ماخذ و مراجع

❁ قرآن مجید، کلام الٰہی

۱۔ کنز الایمان، امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ تفسیر طبری، امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ تفسیر ابن عباس، ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروزی آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ تفسیر قرطبی، امام محمد احمد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ تفسیر بیضاوی، امام ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ تفسیر مدارک، امام ابو البرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ تفسیر خازن، امام علی محمد بن خازن رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ تفسیر نیشا پوری، امام عبدالرحمٰن سلمی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ تفسیر سمرقندی، امام نصر بن محمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ تفسیر عبدالرزاق، امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ تفسیر ماتریدی، امام ابو منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ تفسیر تاویلات نجمیہ، امام احمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ تفسیر کبیر، امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ تفسیر ابن کثیر، حافظ ابو الفدا ءعماد الدین بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ تفسیر جلالین، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، امام جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ تفسیر درمنثور، امام جلال الدین سیوطی، رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ تفسیر مظہری، امام قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ تفسیر روح المعانی، امام ابو الفضل شہاب الدین محمو آلوسی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ تفسیر روح البیان، حضرت امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ تفسیر ملا علی قاری، امام نور الدین علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ تفسیر ابی سعود، امام ابو سعود بن محمد عمادی رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ تفسیرات احمدیہ، حضرت امام ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ تفسیر صاوی، امام احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ تفسیر جمل، امام سلیمان بن جمل رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ تفسیر ماوردی، امام علی بن محمد حبیب ماوردی البصری رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر جمالین، حضرت امام علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ تفسیر البحر المحیط، امام اثیر الدین محمد بن یوسف ابوحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ تفسیر المحرر الوجیز، قاضی ابو محمد عبدالحق بن غالب اندلسی رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ تفسیر الوسیط، علماء جامعہ ازہر

۳۰۔ تفسیر شیخ زادہ، شیخ زادہ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ تفسیر جیلانی،، شہنشاہ بغداد حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔تفسیر التسہیل، علامہ ابن جزی غرناطی رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔تفسیر البحر المدید، علامہ احمد بن مہدی بن عجیبہ

۳۴۔تفسیر ثعلبی، امام ابو اسحاق احمد بن محمد ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔تفسیر زاد المسیر، امام ابو الفتح جمال الدین عبدالرحمٰن بن علی جوزی رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۔تفسیر الدر المصون، علامہ احمد بن یوسف سمین حلبی

۳۷۔تفسیر صفوۃ التفاسیر، علامہ محمد صابونی

۳۸۔تفسیر ابن عبدالسلام، امام عبدالعزیز بن عبدالسلام سلمی رحمۃ اللہ علیہ

۳۹۔تفسیر مقاتل، امام ابو الحسن مقاتل ابن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

۴۰۔تفسیر الہدایہ، علامہ مکی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۔تفسیر الوجیز، علامہ ابوالحسن علی بن احمد واحدی رحمۃ اللہ علیہ

۴۲۔تفسیر الصراط المستقیم، علامہ کازونی

۴۳۔تفسیر التحریر التنویر، علامہ طاہر بن عاشور رحمۃ اللہ علیہ

۴۴۔تفسیر الخواطر، علامہ محمد شعراوی، رحمۃ اللہ علیہ

۴۵۔تفسیر اللباب، علامہ عمر بن علی المعروف ابن عادل رحمۃ اللہ علیہ

۴۶۔تفسیر کبیر، امام سلیمان بن احمد طبرانی،

۴۷۔تفسیر کشاف، جار اللہ زمخشری

۴۹۔تفسیر محاسن التاویل جمال الدین قاسمی،

۴۸۔حاشیہ تفسیر جلالین، مفتی محمد ریاست علی حنفی شاگرد مفتی ارشاد حسین رام پوری رحمۃ اللہ علیہ

۴۹ تفسیر خزائن العرفان، صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی

۵۰۔ بخاری شریف، امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۵۷۔صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ

۵۱۔سنن ترمذی، امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

۵۲۔سنن دارمی، حافظ ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ

۵۳۔مستدرک، امام ابوعبد اللہ محمد بن عبداللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ

۵۴۔ترغیب و ترہیب، امام عبدالعظیم بن عبدالقویٰ زکی الدین منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۵۔صحیح ابن حبان، امام امیر علاء الدین فارسی رحمۃ اللہ علیہ

۵۶۔معجم کبیر، امام ابو القاسم ،سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۵۶۔فصوص الحکم، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ

۵۶۔شرح فصوص الحکم، امام عبدالرحمٰن احمد جامی رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۔مشکوۃ، شیخ ولی الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

۵۹۔الیواقیت و الجواہر، حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

۶۰۔ابن ماجہ، امام محمد بن یزید بن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

۶۱۔ ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان اشعث رحمۃ اللہ علیہ

۶۲۔ الاعلام بقواطع الاسلام، امام احمد بن محمد بن علی حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ

۶۳۔ میزان الاعتدال، امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

۶۴۔ تدریب الراوی، حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۶۵۔ شرح علل الترمذی، امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

۶۶۔ الایضاح فی علوم الحدیث والاصطلاح، مصطفیٰ سعید، بدیع السید للحام

۶۸۔ تفسیر مصطلح الحدیث، ڈاکٹر محمود طحان

۶۹۔ مفردات القرآن، حضرت امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

۷۰۔ لسان العرب، امام ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم افریقی رحمۃ اللہ علیہ

۷۱۔ القاموس، امام مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۷۲۔ تجلی الیقین، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۳۔ بدایۃ المجتہد، امام ابن رشید رحمۃ اللہ علیہ

۷۴۔ حدائق بخشش، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

۷۵۔ فتاویٰ رضویہ شریف، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

۷۶۔ الاصابہ، امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

۷۷۔ توضیح تلویح، حضرت امام سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ

۷۸۔ نورالانوار، حضرت امام ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ

۷۹۔ اصول الشاشی، امام نظام الدین شاشی رحمۃ اللہ علیہ

۸۰۔ حاشیہ دسوقی، امام محمد عرفہ دسوقی رحمۃ اللہ علیہ

۸۱۔ دروس البلاغہ، محمد حفنی ناصف بن شیخ اسماعیل

۸۲۔ شموس البراعہ، علامہ فضل حق رام پوری رحمۃ اللہ علیہ

۸۳۔ شرح ابن عقیل، علامہ بہاء الدین عبداللہ بن عقیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۔ شرح جامی، امام عبدالرحمٰن احمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

۸۵۔ معجم النحو والصرف، علامہ عبدالغنی دقر رحمۃ اللہ علیہ

۸۶۔ مختصر المعانی، حضرت امام سعدالدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ

۸۷۔ حاشیہ مختصر المعانی

۸۸۔ نحو میر، سید علی بن محمد بن علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ

۸۹۔ امیر کاذباں مرزائے قادیاں، سجاد علی فیضی

۸۹۔ مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق، سجاد علی فیضی

سورۃ کوثر اور ردّ مرزائیت، سجاد علی فیضی

مرزائی کتب

۱۔ حمامۃ البشریٰ، مرزا غلام قادیانی

۲۔ حقیقت الوحی، مرزا غلام قادیانی

۳۔ ازالہ اوہام، مرزا غلام قادیانی

۴۔ شہادت القرآن، مرزا غلام قادیانی
۵۔ تبلیغ رسالت، مرزا غلام قادیانی
۶۔ کتاب البریہ، مرزا غلام قادیانی
۷۔ انجام آتھم، مرزا غلام قادیانی
۸۔ سراج منیر، مرزا غلام قادیانی
۹۔ چشمہ معرفت، مرزا غلام قادیانی
۱۰۔ تریاق القلوب، مرزا غلام قادیانی
۱۱۔ تحفہ گولڑویہ، مرزا غلام قادیانی
۱۲۔ برکات الدعاء، مرزا غلام قادیانی
۱۳۔ تجلیات الٰہیہ، مرزا غلام قادیانی
۱۴۔ اربعین نمبر ۴، مرزا غلام قادیانی
۱۵۔ نور القرآن نمبر ۲، مرزا غلام قادیانی
۱۶۔ روحانی خزائن ج ۷، مرزا غلام قادیانی
۱۷۔ روحانی خزائن ج ۲۶، مرزا غلام قادیانی
۱۸۔ روحانی خزائن ج ۲۱، مرزا غلام قادیانی
۱۹۔ روحانی خزائن ج ۳، مرزا غلام قادیانی
۲۰۔ روحانی خزائن ج ۵، مرزا غلام قادیانی
۲۱۔ روحانی خزائن ج ۴، مرزا غلام قادیانی
۲۲۔ روحانی خزائن ج ۱۱، مرزا غلام قادیانی
۲۳۔ روحانی خزائن ج ۴، مرزا غلام قادیانی
۲۴۔ روحانی خزائن ج ۲۳، مرزا غلام قادیانی
۲۵۔ روحانی خزائن ج ۱۵، مرزا غلام قادیانی
۲۶۔ روحانی خزائن ج ۱۷، مرزا غلام قادیانی
۲۷۔ روحانی خزائن ج ۶، مرزا غلام قادیانی
۲۸۔ روحانی خزائن ج ۲۰، مرزا غلام قادیانی
۲۹۔ روحانی خزائن ج ۱۱، مرزا غلام قادیانی
۳۰۔ اشتہار ۱۷ اگست ۱۳۱۴ھ بمطابق ۱۸۸۷
۳۱۔ اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۴، مرزا غلام قادیانی
۳۲۔ مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق، اسلامی نظریہ، مرزا البشیر الدین
۳۴۔ انوار العلوم ج ۲۳، مرزا بشیر الدین
۳۵۔ احمدیہ پاکٹ بک، عبدالرحمٰن خادم
۳۶۔ قول بلیغ، قاضی نذیر
۳۷۔ علمی تبصرہ، قاضی نذیر
۳۹۔ الحق المبین، قاضی نذیر
۴۰۔ شان خاتم النبیین، قاضی نذیر
۴۱۔ مقام خاتم النبیین، قاضی نذیر
۴۲۔ تفسیر خاتم النبیین، قاضی نذیر
۴۳۔ بیان القرآن، محمد علی
۴۴۔ النبوہ فی القرآن، قاضی یوسف
۴۵۔ شان محمد، مولوی عبدالغفور
۴۶۔ فیضان نبوت، طفیل شاہ
۴۷۔ تین مسلے، عزیز الرحمٰن
۴۸۔ حقانیت احمدیت، صادق سماٹری
۴۹۔ ختم نبوت اور تحریک احمدیت پر تبصرہ، ابو قیصر آدم خاں
۵۰۔ ختم نبوت اور بانی سلسلہ احمدیہ، مجلس خدام احمدیہ
۵۱۔ مسیح موعود و ختم نبوت، محمد علی

مصنف کی دیگر کتب

رجم القاصر فی رد الیواقیت الواضحہ معروف بہ منکرین بعد از نماز جنازہ کا رد بلیغ ــــــــــــ (مطبوعہ)

سراپائے مصطفیٰ از کلام رضا ــــــــــــ (مطبوعہ)

اسیر کا زوال مرزائے قادیاں ــــــــــــ (مطبوعہ)

مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق ــــــــــــ (مطبوعہ)

صنعتِ تجنیس اور اعلیٰ حضرت کی قادر الکلامی ــــــــــــ (مطبوعہ)

آیت ختم نبوت و رد مرزائیت ــــــــــــ (مطبوعہ)

تنویر الظلام اردو ترجمہ مصباح الظلام ــــــــــــ (زیر طبع)

لیلیٰ عشق (نعتیہ دیوان) ــــــــــــ (زیر طبع)

الفرقان فی رد فتنہ قادیان {۴ جلد} ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

معیار نبوت و رد مرزائیت ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

علامہ اقبال اور رد مرزائیت ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

حقانیت اہلسنت ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

صحابیات رسول کی علمی و فقہی خدمات ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

لیلیٰ اور اسلام ترجمہ در منثور (تاریخ مدینہ) ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

شرف صحابیت اردو ترجمہ تحقیق منیف الرتبہ ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

البیان المقبول فی نسب الرسول ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

الدقائق فی الحقائق معروف بہ "حقائق گلشن عمر بالخت ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

مقالات مقالیہ مدح امیر معاویہ ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)

تمام صحابہ کرام اللہ جنتی ہیں ــــــــــــ (غیر مطبوعہ)